

روزمرہ زندگی سے متعلق انتہائی ضروری مسائل کا مرقع

عرفانِ شریعت

تصنیف لطیف: اعلیٰ حضرت، مجددِ امام احمد رضا



ALHAZRAT NETWORK

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

نحمدہ نصلی علی رسولہ الکریم ؐ

مسئلہ ۱ :

شوہر اپنی بیوی کو غسل میت دے سکتا ہے یا نہیں اور بعد مرنے کے شوہر اپنی بیوی کے جنازہ کو ہاتھ لگا سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب :

جنازہ کو ہاتھ لگا سکتا ہے۔ قبر میں اتار سکتا ہے۔ اس کے بدن کو ہاتھ نہیں لگا سکتا اسی واسطے غسل نہیں دے سکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲ :

میت کے سوم کے پنے کا کس قدر وزن ہونا چاہیئے اگر چھوڑوں پر قاتحہ دلا دی جائے تو ان کا کس قدر وزن ہو؟

الجواب :

کوئی وزن شرعاً مقرر نہیں۔ اتنے ہوں جس میں ستر ہزار عدد پورا ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳ :

اگر ایک عورت کو طلاق دی جاوے تو وہ عورت طلاق دینے سے کتنی مدت بعد نکاح کر سکتی ہے؟

الجواب :

طلاق کے بعد تین حیض شروع ہو کر ختم ہو جائیں اور حیض والی نہ ہو تو تین مہینے اور حاملہ ہو تو جب بچہ پیدا ہو جائے اگرچہ سال بھر بعد یا طلاق سے ایک ہی منٹ بعد۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴ :

تہبند کا بیچ کھول کر نماز کیوں پڑھتے ہیں؟

الجواب :

رسول اللہ (ﷺ) نے نماز میں کپڑا سمیٹنے اور گھرنے سے منع فرمایا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵ :

اگر تہبند کے نیچے لنگوٹ بندھا ہو تو نماز درست ہوگی یا نہیں؟

الجواب :

درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶ :

بجلی کیا شے ہے؟

الجواب :

اللہ تعالیٰ نے بادلوں کے چلانے پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے جس کا نام رعد ہے۔ اس کا قد بہت چھوٹا ہے اور اس کے ہاتھ میں بہت بڑا کوڑا ہے جب وہ کوڑا بادل کو مارتا ہے۔ اس کی تری سے آگ جھڑتی ہے۔ اس کا نام بجلی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷ :

اگر مقتدی عمامہ باندھے ہوں اور امام کے سر پر عمامہ نہ ہو تو نماز درست ہوگی یا نہیں؟

الجواب :

نماز بلا تکلف درست ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸ :

ایک شخص تنہا نماز پڑھتا ہے اگر اس کو سہو ہو جائے تو سجدہ سہو ایک ہی طرف سلام پھیرنے سے درست ہوگا یا دونوں طرف؟

الجواب :

ایک ہی طرف سلام پھیرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹ :

قاضی کو نکاح پڑھانے کا روپیہ لینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب :

حسب مرضی اہل معاملہ بلا جبر و کراہ پہلے سے مقرر کر کے لے سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰ :

کفار سے سود اور رشوت لینا مسلمان کو جائز ہے یا نہیں اور ہندوستان دارالحرب یا دارالسلام؟

الجواب :

سود اور رشوت مطلقاً حرام ہیں۔ ہندوستان دارالحرب نہیں دارالسلام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۱ :

کافر کے ہمراہ مسلمانوں کو کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب :

ممانعت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۲ :

ہندو کے یہاں شیرینی پر قاتحہ دینا جائز ہے یا نہیں اور اس کے گھر کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب :

اولیٰ یہ ہے کہ قاتحہ کے لئے شیرینی مسلمانوں کے یہاں کی ہو اور ہندو کے یہاں کا گوشت حرام ہے۔ باقی کھانوں میں مضائقہ نہیں اگر کوئی وجہ شرعی مانع نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۳ :

شرعاً لڑکا اور لڑکی کتنی عمر میں بلوغ کو پہنچتے ہیں؟

الجواب :

لڑکا کم سے کم بارہ برس میں اور لڑکی نو برس میں اور زیادہ سے زیادہ دونوں پندرہ برس میں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۴ :

اگر حالت جنابت میں عورت مر جائے تو ایک ہی غسل کفایت کرتا ہے یا دو؟

الجواب :

ایک ہی غسل کافی ہے اگرچہ تین جمع ہو جائیں۔ مثلاً عورت کو حیض آیا ابھی نہ نہائی تھی کہ جماع کیا۔ ابھی غسل کرنے نہ پائی کہ مر گئی۔ ایک ہی غسل دیا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۵ :

اولیاء میں سب سے زیادہ کس کا مرتبہ ہے؟

الجواب :

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۶ :

موزہ پہننے سے جو منحنے بند ہو جاتے ہیں۔ اس سے نماز میں تو کوئی فتور نہیں آتا؟

الجواب :

نماز میں اس سے اصلاً کوئی حرج یا کراہت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۷ :

بید کی لکڑی ہاتھ میں رکھنا چاہیے یا نہیں؟

الجواب:

خود اس میں حرج نہیں مگر پتلا بید ٹیڑھے سر کا حصہ لمبا پائیں ہاتھ میں لے کر ہلاتے ہوئے چلنا شیاطین کا وضع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۸ :

اہل بیت میں کون کون سے ہیں؟

الجواب:

حضرت جلول زہرا کی اولاد امجد اہل بیت ہیں۔ پھر علی و عقیل و جعفر و عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اولاد اہل بیت ہیں۔ ازواج مطہرات رضوان اللہ تعالیٰ علیہن اہل بیت ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۹ :

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فاتحہ کا کھانا مردوں کو کھانا چاہیے یا نہیں؟

الجواب:

چاہیے کوئی ممانعت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۰ :

اولیاء کے مزار پر چادر چڑھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۱ :

کھانے کے ساتھ پانی رکھنا فاتحہ کے واسطے درست ہے یا نہیں؟

الجواب:

درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۲ :

واڑھی میں ڈھانڈ باندھ کر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

منع ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے نماز میں بالوں کے روکنے سے منع فرمایا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۳ :

ضرورت کو حرام چیز میں لانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

اگر بھوک یا پیاس سے مرتا ہو اور کوئی حلال شے پاس نہیں اور جانے کہ اگر اس وقت کچھ کھائے پے گا نہیں تو مر جائے گا۔ ایسی صورت میں حرام چیز کھانا پینا اور اس قدر جس سے اس وقت جان بچ جائے جائز ہے یونہی اگر سردی بہت سخت ہے اور پینے کو حرام کپڑے کے سوا کچھ نہیں اور نہ پینے تو مر جائے گا یا ضرر پائے گا تو اتنی دیر پہن لینا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۴ :

ہندو فقیر اللہ کی منزل تک پہنچتے ہیں یا نہیں؟

الجواب:

ہندو ہو خواہ کوئی کافروہ اللہ تعالیٰ کے غضب و لعنت تک پہنچتے ہیں جو یہ گمان کرے کہ کافر بغیر اسلام لائے اللہ تک پہنچ سکتا ہے وہ خود کافر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۵ :

وضو کے پانی سے استنجا کرنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب:

درست ہے بہتر نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۶:

دنیوی شے کو دینی شے سے نسبت دینا جائز ہے یا نہیں۔ مثلاً کوئی یوں کہے فلاں عورت مثل حور کے ہے؟

الجواب:

اس مثال میں حرج نہیں۔ ہاں جہاں دینی شے کی بے حرمتی لازم آئے وہ ناجائز ہے بلکہ کبھی کفر تک پہنچے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۷:

یار و وفات یعنی ماہ ربیع الاول میں اگر عورتیں مسی سرمہ لگائیں یا رنگ کر کپڑا پہنیں تو کچھ حرج نہیں؟

الجواب:

کوئی حرج نہیں اگر سوگ کی نیت سے چھوڑیں تو حرام ہے اسی طرح محرم شریف میں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۸:

اگر بیوی کا مذہب شوہر کے خلاف ہو تو اولاد حرام ہوگی یا حلال؟

الجواب:

اگر ان میں سے کسی ایک کی بد مذہبی حد کفر تک پہنچتی ہو تو اولاد ولد الزنا ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۹:

شراب پینا خدا کے راستے سے روکتی ہے یا نہیں؟

الجواب:

بے شک ضرور روکتی ہے اور اس کے پینے والے پر اللہ لعنت کرتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۰:

کمر میں ٹپکا باندھ کر نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب:

درست ہے مگر دامن اس کے نیچے نہ دب جائے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۱:

داڑھی کو دسمہ یا مہندی لگانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

دسمہ لگانا حرام ہے۔ مہندی لگانا جائز بلکہ سنت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۲:

بعد نماز فجر اور آفتاب طلوع ہونے سے قبل قرآن شریف کی تلاوت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

بے شک جائز ہے بلکہ وہ بہت اعلیٰ وقت ہے جب تک آفتاب طلوع نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۳:

ہلسنت والجماعت قرآن شریف میں ضاد کو دواد کیوں پڑھتے ہیں اور رافضی لوگ دواد کیوں نہیں پڑھتے؟

الجواب:

خطاد ، دواد دونوں غلط ہیں۔ مخرج سیکھنا اور اس کا استعمال کرنا فرض ہے۔ رافضیوں سے جب نہ نکل سکا انہوں نے قرآن مجید کے حرف کو قصداً بدل

دیا یہ کفر ہے۔

مسئلہ ۳۴:

طلاق کتنی مرتبہ دینے سے عورت نکاح سے باہر ہو سکتی ہے؟

الجواب:

سجدہ سہو صرف واجب ترک سے ہے سنت سے نہیں ہاں نماز مکروہ ہوگی پھیرنا بہتر ہے اور بلا وجہ شرعی ترک کی عادت کر لے تو گنہگار ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۳:

ان پانچ روز میں جو روزہ رکھنا یعنی ایک عید الفطر اور چار عید النضی کے تو اس کی کیا وجہ ہے؟

الجواب:

یہ دن اللہ عزوجل کی طرف سے بندوں کی طرف سے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۴:

اس میں کیا حکمت ہے کہ فرضوں میں دو رکعت خالی اور دو بھری پڑھی جاتی ہیں اور سنت اور نفلوں میں چاروں بھری؟

الجواب:

نماز میں صرف دو ہی رکعتوں میں تلاوت قرآن مجید ضرور ہے۔ سنت و نفل کی ہر دو رکعت جدا گانہ ہیں لہذا دو رکعتوں میں قرأت لازم ہو تو چاروں بھری ہوں گی واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۵:

حقہ پینا فیون کھانا یا کوئی دوسرا نشہ والی چیز کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

فیون وغیرہ کوئی نشہ کی چیز کھانا پینا مطلق حرام ہے۔ حقہ کا دم لگانا جس سے حواس میں خلل آجائے جیسا بعض جاہل رمضان شریف میں کرتے ہیں۔ حرام ہے۔ بغیر اس کے حقہ مباح ہے۔ ہاں بودار کشیف ہو تو خلاف اولیٰ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۶:

سجدہ میں مٹی کا تیل جلانا چاہیے یا نہیں؟

الجواب:

یہ کی وجہ سے حرام ہے اگر ایسی ترکیب کریں کہ اس میں بواصلہ نہ رہے تو جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۷:

کسی چیز کی صورت اگر جیب میں رکھے تو نماز درست ہوگی یا نہیں؟

الجواب:

نماز درست ہوگی مگر یہ فعل مکروہ و نا پسندیدہ ہے جبکہ کوئی ضرورت نہ ہو روپیہ یا شرفی میں ضرورت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۸:

عورت کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

مسلمان عورت کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز ہے جبکہ وہ ذبح کرنا جانتی ہو اور ٹھیک ذبح کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۹:

وہابی الحمد شریف کے بعد آمین کیوں جبر سے پڑھتے ہیں؟

الجواب:

ان کا مقصود صرف مسلمانوں کی مخالفت ظاہر کر کے اپنا ایک گروہ جدا قائم کرنا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۰:

علاوہ چاقو چھری کے کسی دوسرے اوزار سے ذبح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

جائز ہے جبکہ وہ دھاردار اور تیز ہو اور جانور کو زیادہ آزار نہ پہنچے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۱:

زید نے کچھ روپے قرض واسطے تجارت عمرو کو دیئے اور آپس میں یہ ٹھہرا لیا کہ علاوہ قرض کے روپیوں کے جس قدر منافع تجارت میں ہو اس میں سے نصف ہمارا اور نصف تمہارا تو یہ سودا ہوا یا نہیں؟

الجواب:

یہ سودا اور حرام قطعی ہے۔ ہاں اگر روپیہ اسے قرض نہ دے بلکہ تجارت کے واسطے دے کہ روپیہ میرا اور محنت تیری اور منافع نصف نصف تو جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۲:

حقیقہ اور قربانی کی ہڈی توڑنا چاہیئے یا نہیں؟

الجواب:

کوئی حرج نہیں اور حقیقہ میں نہ توڑیں تو زیادہ اچھا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۳:

جس شخص نے صبح کی نماز نہ پڑھی ہو تو اس کی جمعہ اور عید کی نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب:

عید کی مطلقاً ہو جائے گی اور جمعہ کی بھی اگر صاحب ترتیب نہ ہو یعنی اس کے ذمہ پانچ نمازوں سے زیادہ قضا جمع ہوگئی ہوں اگرچہ ادا کرتے کرتے اب کم باقی ہوں اگر صاحب ترتیب ہے تو جب تک صبح کی نماز نہ پڑھ لے جمعہ نہ ہوگا۔ اگر صبح کی نماز اسے یاد ہے اور وقت اتنا تنگ نہ ہو گیا ہو کہ صبح کی پڑھے تو ظہر کا وقت ہی نکل جائے اور یہ جمعہ میں متوقع نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۴:

عورت کو قاتحہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۵:

لڑکے کے حقیقہ کا گوشت لڑکے کے والدین اور دادی اور نانا، نانی کو کھانا چاہیئے یا نہیں؟

الجواب:

سب کو درست ہے اور یہی صحیح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۶:

شادی میں دف یا نوبت بخوانا درست ہے یا نہیں؟

الجواب:

دف کی اجازت ہے جبکہ اس میں چانچھ نہ ہوں اور مرد یا عزت دار عورتیں نہ بجا سکیں نہ لہو لعب کے طور پر بجا یا جائے بلکہ اعلان نکاح کی نیت ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۷:

اگر عورتیں مردوں کو سلام کریں تو کس طرح کریں؟

الجواب:

اپنے محارم مردوں کو سلام کریں۔ السلام علیکم کہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۸:

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں قسم کیوں کھائی ہے؟

الجواب:

قرآن عظیم محاورہ عرب پر اترا۔ عرب کی عادت تھی کہ جس امر کا اہتمام منظور ہوتا اسے موکدہ بقسم کرتے معہ ہذا کفار مکہ کو حضور سید المرسلین (ﷺ) کے صدق پر یقین کامل تھا۔ بعثت سے پہلے حضور (ﷺ) کا نام ہی صادق اور امین کہا کرتے اور ایسا کامل الصدق کہ جس بات کو قسم سے موکدہ کر کے ذکر

فرمائے۔ خواہی نخواستہ اس پر اعتبار آئے گا تو ان پر اتمام حجت کے لئے قسم ذکر فرمائی گئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۹:

کا فر کو سلام کرنا چاہیے یا نہیں؟

الجواب:

حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۰:

سید الاضحیٰ کے روز عقیقہ چائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

چائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۱:

اگر امام نماز پڑھتا ہوا اور وہ کسی سورت میں درمیان میں دو ایک الفاظ چھوڑ کر آگے کو پڑھے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب:

اگر انکے ترک سے معنی نہ بگڑے تو نماز ہوگی ورنہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۲:

مچھلی اور مڈی ذبح کیوں نہیں کی جاتی؟

الجواب:

ذبح کرنے سے خون نکلنا مقصود ہوتا ہے اور مچھلی و مڈی میں خون نہیں ہوتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۳:

مرد میت کے قبر کے تختے کس طرف سے رکھنا چاہئیں؟

الجواب:

سر کی طرف انب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۴:

کیا قرآن شریف میں داڑھی رکھنے یا نہ رکھنے کا حکم ہے۔ اگر ہے تو کس جگہ ہے اگر نہیں ہے تو حدیث شریف میں کس جگہ سے سند لی گئی؟

الجواب:

رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں۔

اخفوا الشراب واعفوا اللحی خالفوا المجوس

ترجمہ: لہیں پست کرو اور داڑھیاں ہڑھاؤ۔ آتش پرستوں کا خلاف کرو۔

فقیر نے اپنے رسالہ لمعة الفح فی اعفاء اللح۔۔۔ میں پانچ آیتوں اور چالیس سے زیادہ حدیثوں سے داڑھی رکھنے کا ثبوت دیا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۵:

نمازی لوگ مسجدوں کے دروں اور امام صاحب کے برابر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آیا ان کی نماز ہوتی ہے یا نہیں۔ اگر نہیں ہوتی ہے تو دہرانا چاہیے یا نہیں؟

الجواب:

مقتدیوں کو دروں میں کھڑا ہونا منع ہے۔ مگر نماز ہو جائے گی۔ گنہگار ہوں گے۔ امام کے برابر دو مقتدی کھڑے ہو جائیں تو نماز مکروہ تنزیہی ہے، یعنی خلاف اولیٰ اور دو سے زیادہ کھڑے ہو جائیں تو نماز مکروہ تحریمی۔ اس کا پھیرنا واجب ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

قربانی تیل بھینے فریب کی جائز ہے یا نہیں۔ زید کہتا ہے ہمارے شہر یا گاؤں یا قصبہ میں تیل کی قربانی نہیں کی جاتی ہے اور جو نہیں کی جاتی ہے وہ مکروہ کے برابر ہے ایسے شخص کے کہنے میں کچھ ایمان میں تو نقصان نہیں۔ اگر بھینے کے دو برس یا زائد عمر کی قربانی کی جاوے محلہ والے اس کو برا سمجھ کر نہ لیں تو گنہگار ہوں گے یا نہ شہر بریلی میں تیل کی قربانی ہوتی ہے یا نہیں؟ عمر و کہتا ہے اسی ۸۰ برس سے دیکھتا ہوں کہ بریلی میں تیل کی قربانی نہیں ہوتی اس کا کہنا غلط ہے یا صحیح؟

الجواب:

تیل بھینے کی قربانی بلاشبہ جائز ہے اس میں اصلاً کراہت نہیں۔ زید کا کہنا غلط ہے مگر اس کے کہنے سے ایمان میں کچھ فرق نہیں آتا۔ عالمگیری میں ہے۔

يكون من الاجناس الثلاثة الغنم والابل والبقر ويدخل في كل جنس نوعه والذكر والانثى معه والجاموس نوع من البقر۔

محلہ والے اگر بھینے کا گوشت کہ سخت ہوتا ہے پسند نہ کریں۔ اس وجہ سے نہ لیا تو برا کیا کہ مسلمان کی دل شکنی کی رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں

لا تحرقون معروفًا

اور اگر اسی خیال سے نہ لیا کہ وہ بھینے کی قربانی نا جائز جانتے ہیں تو سخت جہالت میں ہیں انہیں حکم شرعی تعلیم کیا جائے۔ تیل کی قربانی لوگ اس خیال سے نہیں کرتے کہ وہ گائے سے زیادہ قیمتی ہوتا ہے اور گائے کا گوشت بھی تیل سے بہتر ہوتا ہے اسی واسطے شرعاً بھی گائے کی قربانی تیل سے افضل ہے جب کہ قیمت میں یکساں ہو عالمگیری میں ہے۔

الانثى من البقر افضل من الذكر اذا استويا لان لحم الانثى اطيب كذا في فتاوى قاضی مخاں واللہ تعالیٰ اعلم۔

تعزیہ یہ بنانا سنت ہے جس کا یہ عقیدہ ہو یا قرآن شریف کی کسی آیت یا حدیث سے سند پکڑے ایسا شخص علماً اہلسنت والجماعت کے نزدیک خارج از اسلام تو نہ سمجھا جائے گا۔ اس پر کفر کا اطلاق جائز ہے یا نہیں اور یہ کیسے شروع ہوا ہے اگر سامنے آ جاوے بہ نظر تحقیر یا تعظیم سے دیکھنا چاہیے یا نہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجواب:

وہ جاہل خطا وار مجرم ہے مگر کافر نہ کہیں۔ تعزیہ آتا دیکھ کر اعراض و گردانی کریں اس کی جانب دیکھنا ہی نہ چاہیے۔ اس کی ابتداء سنا جاتا ہے کہ امیر تیمور یا دشاہ دہلی کے وقت سے ہوئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت سیدہ بنت امام حسین رضی اللہ عنہ کا نکاح معصب بن زبیر اور ان کے بعد کس کس کے ساتھ ہوا؟

الجواب:

متعدد نکاح ہوئے جن کی تفصیل نور الابصار وغیرہ کتب سیر میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا مثنوی شریف میں کوئی شعر ایسا ہے جس سے معلوم ہو کہ تمین دن تک لاش حضور سرور کائنات (ﷺ) بے چہیزر و تکلفین رکھی رہی جس کا یہ عقیدہ ہو اس کو کافر سمجھیں یا مسلمان؟

الجواب:

یہ محض جھوٹ ہے۔ مثنوی شریف میں ایسا شعر نہیں یہ تا پاک خیال رافضیوں کا ہے ایسا شخص بدوین ہے مگر کافر نہ کہیں گے۔ ہاں حضور اقدس (ﷺ) کی توہین شان کریم کے لئے ایسا بکلتا ہے تو کافر و مرتد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

محرم شریف میں مرثیہ خوانی میں شرکت جائز ہے یا نہیں؟

الجواب :

جائز ہے کہ وہ منافی و منکرات سے مملو ہوتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسلمانوں کو اللہ کا دیدار نصیب ہوگا یا نہیں جس کا یہ اعتقاد ہو اس کو کیا کہیں گے؟

الجواب :

ہلسنت کا اعتقاد ہے کہ بے شک اللہ سبحانہ تعالیٰ مسلمانوں کو اپنا دیدار کریم آخرت میں نصیب فرمائے گا اس کا منکر گمراہ بدوین ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

زید مقتدی ہے۔ بکر امام، مغرب کی نماز ہو رہی ہے۔ درمیانی قعدہ میں بکر نے التحیات پڑھ کر اللہ اکبر کہا اور کھڑا ہو گیا مگر زید نے ابھی پوری التحیات نہیں پڑھی ہے پس زید کو التحیات پوری پڑھ کر کھڑا ہونا چاہیے یا امام کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے۔ بر تقدیر ثانی اگر زید التحیات پوری کر کے کھڑا ہو تو وہ اتباع امام سے باہر ہوا یا نہیں اور اس پر کچھ الزام ہے یا نہیں اور اس کی نماز ہوئی یا نہیں۔ بیواؤ تو جروا؟

الجواب :

صورت مسئلہ میں زید پر واجب ہے کہ التحیات پوری ہی کر کے اٹھے اس میں امام کا اتباع ہے اگر اس سے خلاف کرے گا اور بغیر التحیات پوری کئے امام کے ساتھ کھڑا ہو جائے گا تو اتباع امام سے باہر ہوگا اور گنہگار ہوگا اور نماز ناقص ہوگی۔ امام نے تو التحیات پوری پڑھی اور یہ پڑھے کم تو اتباع کہاں ہوا۔ رہا قیام اس میں اتباع ہو جائے گا اگرچہ تاخیر کے اتباع میں یہ بھی داخل ہے کہ امام کے فعل کے بعد اس کا فعل واقع ہو یہاں تک کہ اگر کوئی شخص التحیات میں آ کر شریک ہوا اور یہ بیٹھای تھا کہ امام کھڑا ہو گیا تو اسے واجب ہے کہ پوری التحیات پڑھ کر کھڑا ہو۔ اگرچہ امام اتنی دیر میں تیسری رکعت کے قیام میں چلا جائے۔ یہ التحیات پوری کر کے کھڑا ہو۔ اور بقدر ایک تسبیح کے دیر کر کے رکوع میں سجود میں سلام تک کہیں جاٹے اور بالفرض کہیں نہ مل سکے تو حرج نہیں۔ امام کے فعل کے بعد اس کا ہر فعل ہوتا رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

زید صبح کو ایسے جگ وقت میں سو کر اٹھا کہ صرف وضو کر کے نماز ادا کر کے نماز فجر ادا کر سکتا ہے مگر اس کو غسل کی حاجت ہے پس غسل کے کے فجر ادا کرنا چاہیے یا وقت ختم ہو جانے کے خیال سے غسل کا تنہا کر کے اور وضو کر کے نماز فجر ادا کرے اور بعد غسل کر کے نماز کا اعادہ کرے۔ بیواؤ تو جروا؟

الجواب :

تنہا کر کے نماز وقت میں پڑھ لے بعد کو نہا کر اعادہ کرے۔ یہ یفتی واللہ تعالیٰ اعلم۔

قمری مہینے کبھی گرمی سردی کبھی برسات میں ہوتے ہیں اور ہندی مہینے کیوں ہمیشہ ایک ہی موسم میں آتے ہیں؟

الجواب :

موسموں کی تبدیلی خالق عزوجل نے گردش آفتاب پر رکھی مثلاً تحویل برج حمل سے ختم جواز تک فصل ربیع ہے پھر تحویل سرطان سے ختم سنبلہ تک گرمی پھر تحویل میزان سے ختم قوس تک خریف پھر تحویل جدی سے ختم ثوت تک جاڑا۔ یہ آفتاب کا دورہ ہے کہ تقریباً ۳۶۵ دن اور پونے چھ گھنٹے میں کہ پاؤں کے قریب ہوا پورا ہوتا ہے اور عربی شمسی مہینے قمری ہیں کہ ہلال سے شروع اور ۲۹ یا ۳۰ دن میں ختم ہوتے ہیں اور یہ بارہ مہینے یعنی قمری سال ۳۵۴ یا ۳۵۵ دن کا ہوتا ہے تو شمسی سال دس یا گیارہ دن چھوٹا ہے، سمجھنے کے لئے کسرات چھوڑ کر شمسی سال ۳۶۵ قمری ۳۵۵ ہی رکھئے کہ دس کا فرق ہوا۔ اب فرض کیجئے کہ کسی سال یکم رمضان شریف یکم جنوری کو ہوئی تو آئندہ سال ۲۲ دسمبر کو یکم رمضان ہوگی کہ قمری مہینے ۳۵۵ دن میں ختم ہو جائیں گے اور شمسی سال پورا ہونے کو ابھی دس دن اور درکار ہیں پھر تیسرے سال یکم رمضان ۱۲ دسمبر کو ہوگی۔ چوتھے سال یکم دسمبر کو ہوگی۔ تین برس میں ایک مہینہ بدل گیا پہلے یکم جنوری کو بھی اب دسمبر کو ہوئی۔ پوہ میں ہر تین برس میں ایک مہینہ بدلے گا اور رمضان المبارک ہر شمسی مہینہ میں دورہ فرمائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یعنی یہی حالت ہندی مہینوں کی ہوتی اگر وہ بوند نہ لیتے انہوں نے سال رکھا شمسی اور مہینے کے قمری تو ہر برس دس دن گھٹ گھٹ کر تین برس بعد ایک مہینہ گھٹ گیا لہذا ہر تین سال پر وہ ایک مہینہ مقرر کر لیتے ہیں تاکہ شمسی سال سے مطابقت رہے ورنہ کبھی جینھ جاڑوں میں آتا اور پوہ گرمیوں میں بلکہ صاری جنہوں نے سال و ماہ سب شمسی لئے اگر ہر چوتھے سال ایک دن بڑھا کر فروری ۲۹ دن کی نہ کرتے ان کو بھی یہی صورت پیش آتی کہ کبھی جون کا مہینہ جاڑوں میں ہوتا اور دسمبر گرمیوں میں یوں کہ ہر سال ۳۶۵ دن کا لیا اور آفتاب کا دورہ ابھی چھ گھنٹے بعد پورا ہوگا کہ جس کی مقدار تقریباً چھ گھنٹے

پہلے تیسرے سال ۱۸ گھنٹے، چوتھے سال ۱۸ تقریباً چوبیس گھنٹے اور چوبیس گھنٹے کا ایک دن رات ہوتا ہے لہذا ہر چوتھے سال کا ایک دن بڑھا دیا کہ دورہ آفتاب سے مطابقت رہے لیکن دورہ آفتاب پورے چھ گھنٹے زائد نہ تھا بلکہ تقریباً پونے چھ گھنٹے تو چوتھے سال پورے ۲۳ گھنٹے کا فرق نہ پڑتا تھا بلکہ ۲۳ گھنٹے کا اور بڑھا لیا ایک دن کے چوبیس گھنٹے ہیں تو یوں ہر چار سال میں شمس سال دورہ آفتاب سے کچھ کم ایک گھنٹہ بڑھے گا۔ سو برس تقریباً ایک دن بڑھ جائے گا۔ لہذا صدی پر ایک دن گھٹا کر پھر فروری ۲۸ دن کا کر لیا اس طرح اور کسرات کا حساب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۵:

عورتوں کو سونے کے زیورات پہننے کا از روئے شرع کیا حکم ہے؟

الجواب:

عورت کو سونے چاندی کے زیور پہننا جائز ہیں۔

قال الله تعالى 'ومن ينشؤ في الحلية

رسول الله (ﷺ) فرماتے ہیں۔

الذهب والحريز حل لاناث امتی واحرام علی ذکرھا

یعنی سونا ریشم میری امت کی عورتوں کو حلال اور مردوں پر حرام ہے۔

رواہ ابو بکر ابن شیبہ عن زید بن ارقم والطبرانی فی الکبیر عن وعن وائل بن اریضی عن النبی عن بلکہ عورتوں کا گہنا پہننا بناؤ سنگھار کرنا باعث اجر و عظیم اور ان کے حق میں نماز سے افضل ہے۔ بعض صالحات کہ خود اور ان کے شوہر دونوں صاحب اولیاء کرام سے تھے۔ ہر شب نماز عشاء پورا سنگھار کر کے دلہن بن کر اپنے شوہر کے پاس آئیں اگر انہیں اپنی طرف حاجت مند پائیں وہی حاضر و نہ تریور لباس اتار کر مصلیٰ بچھائیں اور نماز میں مشغول ہو جائیں اور دلہن کو سنانا تو سنت قدیمہ اور بہت احادیث سے ثابت ہے بلکہ کنواری لڑکیوں کو زیور سے آراستہ رکھنا کہ ان کی منگنیاں آئیں یہ بھی سنت ہے رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں۔

لو كان اسامة جارية نكسوته وهلية حق الفقه رواه احمد وابن

ماجة عن امام المؤمنين رضى الله عنها۔

سند حسن بلکہ عورت کا باوصف قدرت بالکل بے زیور رہنا مکروہ ہے کہ مردوں سے تشبیہ ہے کہ حدیث شریف میں ہے۔

كان رسول الله (ﷺ) بكرة تعطر النساء وتشبهن بالرجال

مجمع البحار میں ہے۔

قيل اراد تعطل النساء بالامروهي من لاصلى عليه والا خصاب والام والراء يتعبان

حدیث میں ہے رسول اللہ (ﷺ) نے مولا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا

يا علي مر النساء ك لا تصلين عطلاء

اے علی اپنی مندرات کو حکم دے کہ وہ بے گہنے نماز نہ پڑھیں

رواہ ابن اکثیر فی النہایۃ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا عورت کا بے زیور نماز پڑھنا مکروہ جانتیں اور فرماتیں اور کچھ نہ پائے تو ایک ڈورا ہی گلے میں باندھ لے مجمع البحار میں ہے۔

من عائشه رضى الله تعالى عنها كرهت ان تصلی المرأة عطلا ولو ان تعلق فی عنقها

بچنے والا زیور عورت کے لئے اس حالت میں جائز ہے کہ نامحرموں مثلاً خالہ، ماموں، چچا، پھوپھی کے بیٹوں، جینھ دیور، بہنوئی کے سامنے نہ آئی ہو نہ اس کے زیور کی جھنکار نامحرم تک پہنچے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

ولا یبدین زینتھن لا لبعولتھن الا یتھ

عورتیں اپنا سنگھار شوہر یا محرم کے سوا کسی پر ظاہر نہ کریں

اور فرماتا ہے۔

ولا یضر بن بار جلھن یعلم ما یخفین من زینتھن

عورتیں پاؤں دھمک سے نہ رکھیں کہ ان کا چھپا ہوا سنگھار ظاہر ہو۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۶:

رفع وباء کے لئے اذان درست ہے یا نہیں؟

الجواب:

درست ہے۔ فقیر نے خاص اس مسئلہ میں رسالہ **نسیم الصبائی ان الاذان یحول الوباء** لکھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۷:

اذان دینی واسطے بارش کے درست ہے یا نہیں؟

الجواب:

درست ہے **اذلا خطه من الشرع**۔ اذان ذکر الہی ہے اور بارش رحمت الہی اور ذکر الہی باعث نزول رحمت الہی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۸:

ہاتھی پر سوار ہونے کی حالت میں ہاتھی نے سوٹ اٹھا کر پھنکارا اور اس کی ناک یا حلق کے پانی کی جھمپٹیں کپڑوں پر پڑیں۔ ایسی صورت میں کپڑے پاک رہے ہیں یا نہیں؟

الجواب:

اگر روپیہ بھر سے زیادہ جگہ میں پڑے کپڑے ناپاک ہو گئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۹:

ہاتھی پر سوار ہونا جائز ہے یا ناجائز، بر تقدیر ثانی مکروہ ہے یا حرام؟

الجواب:

ہاتھی پر سوار ہونا مکروہ ہے اور امام محمد رضی اللہ عنہ کے نزدیک حرام کہ وہ اسے مثل خنزیر نجس العین جانتے ہیں۔ بہر حال احتراز چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۰:

حوض وہ درود سے مراوے دس ہاتھ لہا اور دس ہاتھ چوڑا ہے یا کچھ اور کیا اس حوض کی گہرائی بھی شرعاً مقرر ہے یا نہیں؟

الجواب:

وہ درود سے مراد سو ہاتھ ساحت ہے مثلاً دس دس ہاتھ طول و عرض یا پچیس ہاتھ طول چار ہاتھ عرض یا پچاس طول دو ہاتھ عرض اور گہرائی اتنی چاہئے کہ چلو لینے سے زمین نہ کھلے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۱:

استن حنانہ یعنی وہ چوب خشک جس سے حضور پر نور (ﷺ) تکیہ لگا کر وعظ فرمایا کرتے تھے اور جس کا قلعہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے مثنوی شریف میں تحریر فرمایا ہے کہ اس کو حضور (ﷺ) نے دفن کیا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی؟

الجواب:

نماز جنازہ پڑھنا غلط ہے اور منبر شریف کے نیچے دفن کرنا ایک روایت میں آیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۲:

ایک واعظ صاحب نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول کریم (ﷺ) نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ تم دجی کہاں سے اور کس طرح

جاتے ہو۔۔ آپ علیہ السلام نے جواب میں عرض کیا کہ ایک پردہ سے آواز آتی ہے۔ آپ (ﷺ) نے دریافت فرمایا۔۔ کہ تم نے کبھی پردہ اٹھا کر دیکھا، انہوں نے کہا کہ میری یہ مجال نہیں کہ پردہ اٹھا سکوں۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ اب کی بار پردہ اٹھا کر دیکھنا، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایسا ہی کیا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ پردے کے اندر خود حضور پر نور (ﷺ) جلوہ فرما ہیں اور عمامہ سر پر باندھے ہیں اور سامنے شیشہ رکھا ہے اور فرما رہے ہیں کہ میرے بندے کو یہ ہدایت کرنا۔ یہ روایت کہاں تک صحیح ہے۔ اگر غلط ہے تو اس کا بیان کرنے والا کس حکم کے تحت میں داخل ہے۔ بیوقوف تو جروا؟

الجواب:

یہ روایت محض جھوٹ اور کذب و افرا ہے اور اس کا یوں بیان کرنے والا ابلیس کا مخرہ ہے اور اگر اس کے ظاہر مضمون کا معتقد ہے تو صریح کافر ہے۔ اللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۳:

زید اہل ہندو کے فقیروں (جن کو سنیا سی کہتے ہیں) کی شکل بنائے رہتا ہے ننگے پاؤں ایک ہاتھ میں رنگا ہو کپڑا باندھے اوڑھے رہتا ہے۔ ایک مسلمان سے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا تو اس نے کہا دوسرے بھی لاؤ تو کہا دوسرا ہاتھ میرا ہندو ہے اسی زید کے پاس ایک ہندو لڑکے کو لایا کہ اسے اپنا چیلہ بنالو۔ زید نے اس لڑکے کو ادم کہا کر اپنا چیلہ بنالیا باوجود ان ہاتھوں کے یہ زید پیر طریقت بنا ہے مسلمانوں کو مرید کرتا ہے نیز کہتا ہے کہ میں نے حدیث کی سند دیو بند سے حاصل کی ہے۔ یہ اپنے آپ کو بکر کا خلیفہ کہتا ہے۔ بکر یہاں کے مسلمانوں کا پیر تھا؟

الجواب:

صورت مذکورہ میں وہ شخص اپنے اقرار سے آدھا ہندو ہے اور اسلام و کفر میں حصے نہیں جو ایک حصہ ہندو ہے وہ کل ہندو ہے تو یقیناً اس کا اقراری کفر ہے اور اپنے کفر کا مقرر ہفتا عند اللہ بھی کافر ہے۔ فصول عمادی و فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

مسلم قال انا ملحد يكفرو لو قال ما علمت الكفر لا يعذب هذا۔

اور اس ادم کھلا کر چیلہ بنانا اس کے کفر پر رجسٹری ہے اور دیو بند کی سند سے استناد اس کے کفر پر تیسرا پاس ہے۔

کفار کی وضع بنائے پھر تا ہی اس کی خیانت حال کو کافی تھا رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں۔

من تشبه بقوم فهو منهم

ان کفروں نے وضاحت کردی اس کے ہاتھ پر بیعت حرام بلکہ اس کے کفریات پر مطلع ہو کر پھر اسے پیر بنانا یا بعد اطلاع پیر سمجھتے رہنا خود کفر ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۴:

بکر کا انتقال ہو گیا۔ یہ بکر پیری مریدی کرتا تھا۔ خاندان قادر یہ میں کوئی صاحب قطب الدین کا خلیفہ تھا اور خاندان چشتیہ میں قاسم نانوتوی کا اپنے مریدوں کو دونوں شجرے دیتا تھا جو مسلک استغنائے ہذا ہیں؟

عمر و جس کی گواہی شریعت مطہرہ میں مقبول ہے کہتا ہے کہ بکر کا یہ واقعہ میرے سامنے گزرا کہ ایک شخص نے بکر سے کہا کہ بریلی کے علماء دیوبند والوں کو دہائی کہتے ہیں تو بکر نے غصہ میں آکر فوراً کہا جو شخص دیوبند والوں کو دہائی کہے وہ خود دہائی ہے۔ بکر کے خلیفہ سے (جس کا حال مندرجہ بالا استغنائے میں درج ہے) یہ بھی معلوم ہوا کہ بکر نے دیوبند میں حدیث کی سند حاصل کی ہے اب بکر کے مریدوں کو بکر سے بیعت توڑنا ضروری ہے یا نہیں ذرا تفصیل سے بیان فرما دیجئے مولیٰ تعالیٰ آپ حضرات علماء کرام کے اوقات میں برکت عطا فرمائے۔

الجواب:

مولیٰ عز و جل مسلمانوں پر اپنی رحمت رکھے۔ کیا علمائے کرام حرمین شریفین کے مبسوط و مفصل فتاوائے مبارکہ حسام الحرمین علیٰ منخرب الکفر والین کے بعد کسی اور تفصیل کی ضرورت ہے اس میں دیوبندی کی نسبت صاف صریح تصریح ہے کہ

من شک فی کفر فقد کفر

جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے

تاکہ مسلمان سمجھنا نہ کہ صاحب ارشاد جانتا نہ کہ پیر بنانا تو مریدان بکر کو بیعت توڑنا کیا معنی بیعت ہے ہی نہیں توڑی کیا جائے گی ہاں اس پر فرض ہے کہ بکر کو اپنا پیر نہ سمجھیں ورنہ یہ بھی اس کے مثل خارج از اسلام ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ومن يتولىهم متكم فانه منهم

اور فرماتا ہے

انکم اذا مثلہم۔

اللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۵:

ہندہ زوجہ بکر اس قدر مالیت کے زیور پہنتی ہے کہ جن پر زکوٰۃ دینا فرض ہے کیا زکوٰۃ بکر پر فرض ہے یا ہندہ پر؟

الجواب:

اگر زیور جوہر کا ہے یا بکر نے بنوا کر ہندہ کو مالک کر دیا ہے تو زکوٰۃ ہندہ پر ہے بکر سے کچھ تعلق نہیں اور اگر زیور ملک بکر ہے ہندہ کو پہننے کو دیا ہے تو زکوٰۃ بکر پر ہے ہندہ سے تعلق نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۶:

ہندہ کے پاس سوائے ان زیورات کے نقدی کچھ نہیں بکر اس کو ہر سال کے ختم پر زکوٰۃ ادا کرنے کے واسطے روپیہ اس شرط پر دینا چاہتا ہے کہ وہ یہ روپیہ اپنے قرض واجب الادا یعنی مہر نکاح میں وضع کرتی رہے گی۔ کیا بکر کو اس طرح دینا اور ہندہ کو اس طرح بکر سے لے کر زکوٰۃ ادا کرنا جائز ہے؟

الجواب:

اس طرح دینا لینا دونوں جائز ہے اور دونوں کیلئے اجر ہے۔

مسئلہ ۸۷:

اگر بکر باوجود استطاعت ہندہ کو زکوٰۃ ادا کرنے کے واسطے ہندہ کو روپیہ نہ دے تو بکر پر شرعاً کچھ الزام ہے یا نہیں اور ایسی صورت میں ہندہ کو زیورات میں سے کسی زیور کو فروخت کر کے زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہوگا یا نہیں؟

الجواب:

شوہر پر کچھ الزام نہیں کہ عورت کی زکوٰۃ ادا کرے اگر نہ دے گا اس پر الزام نہیں عورت مالکہ زیور جس پر زکوٰۃ فرض ہے اسے لازم ہے کہ جہاں سے جانے زکوٰۃ دے اگرچہ زیور ہی فقیر کو دے کر یا بیچ کر اس کی قیمت سے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۸:

زیورات مثلاً نوٹکے، جوشن، ٹیکہ، بدھی، پہنچی وغیرہ ڈورے پڑے ہیں جیسا کہ عموماً عورتیں بنوں سے پہوا کر پہنتی ہیں اور بعض زیورات مثلاً آرسی، ٹیکہ، نوٹکے وغیرہ میں نگ و شیشے جڑے ہیں۔ ایسی صورت میں زیورات کا وزن کس طرح کیا جاوے اگر ڈورے نگ وغیرہ علیحدہ کئے جاتے ہیں تو زیورات خراب ہوتے ہیں کیونکہ بعض میں جڑائی پختہ ہوتی ہے کیا زیورات کو مع نگ وغیرہ وزن کیا جائے اور کل وزن پر زکوٰۃ دی جائے یا اندازے سے نگ و ڈورے کا وزن منہا کر دیا جائے۔

الجواب:

زکوٰۃ صرف سونے چاندی پر ہے لاکھ نگ شیشے ڈورے پر نہیں اگر جڑاؤ زیور میں سونے چاندی کا وزن معلوم ہو فیہا ورنہ زائد اس کا تخمینہ کر لے جس میں یقین ہو کہ اس سے زائد نہ ہوگا۔ ہوگا تو کم ہوگا اور ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ کسی ظرف میں پانی بھریں اور کانٹے کے ایک پلہ میں زیور رکھ کر یہ پلہ پانی میں اس طرح رکھیں کہ وسط میں رہے نہ تو پانی سے کچھ حصہ باہر ہونہ ظرف کی تہ تک پہنچ جائے دوسرا پلہ ظرف کے باہر ہوا میں رکھیں۔ اب اس میں بات ڈالیں یہاں تک کہ کاٹا برابر آجائے یہ وزن صرف چاندی سونے کا ہوگا نگ لاکھ وغیرہ کا وزن اس میں نہ آئے گا۔ چند بار معلوم لو وزن اہیا میں امتحان کر کے دیکھیں اگر جواب صحیح آئے تو یہ طریقہ آسان ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۹:

ہندہ زکوٰۃ کا روپیہ بکر (اپنے شوہر) کو دے کر یہ کہتی ہے کہ تم یہ روپیہ میری طرف سے کسی مستحق اشخاص کو دے دو۔ بکر اس روپیہ کو لے کر کسی دیگر شخص کو دیتا ہے کہ وہ ہندہ زوجہ بکر کی جانب سے بطور زکوٰۃ دے دے تو کیا ہندہ کو بکر کا وکیل بنانا اور بکر کو بعدہ کسی دوسرے کو وکیل بنانا جائز ہوگا۔

ہندہ کو اختیار ہے کہ اپنی طرف سے ادائے زکوٰۃ کا اپنے شوہر کو یا جسے چاہے وکیل کرے اور وکیل کو اختیار ہے کہ جس متدین کو چاہے وکیل کر دے۔

فی اضعفہ الحانیۃ ثم وکالة الاشباه الوکیل یدفع الزکوٰۃ اذا وکل
غیرہ ثم فدفع الاخر جا زولا یتوقف۔

مسئلہ ۹۰:

کسی فقیر کو زکوٰۃ کا روپیہ کس قدر دیا جاسکتا ہے؟ یعنی زکوٰۃ دینے والا جس قدر چاہے اس کی دن یا دو دن کی ضرورت کے قابل۔

الجواب:

فقیر کو چھپن روپیہ سے کم دینا چاہیئے۔ 1/2-7 تولہ سونا 1/2-52 تولہ چاندی یا پورے چھپن روپے کی مالیت نہ دے جس سے وہ صاحب نصاب ہو جائے اور اگر اس کے پاس قدرے سونا یا چاندی نصاب سے کم حاجت سے زائد ہے تو اتنا نہ دے کہ اس سے مل کر نصاب ہو جائے وہ دس روپے کا مالک ہے تو اسے چھپا لیس روپے سے کم دے۔ ہاں جو کچھ دیا اس سے بقدر نصاب اس کی حاجت سے نہ بچے گا تو ہزاروں دے سکتا ہے مثلاً اس پر دس ہزار روپے قرض ہیں تو اسے دس ہزار دینے میں حرج نہیں کہ وہ اس قدر سے بھی مالک نصاب نہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۱:

اہل ہند کے میلوں مثل دمرہ وغیرہ میں مسلمانوں کا جانا کیسا ہے۔ کیا میلوں میں جانے سے ان لوگوں کی عورتیں نکاح سے باہر ہو جاتیں ہیں۔ کیا تجارت پیشہ لوگوں کو جانا ممنوع ہے بینہ تو جروا۔

الجواب:

ان کا میلہ دیکھنے لئے جانا مطلقاً ناجائز ہے۔ اگر ان کا مذہب ہی میلہ ہے جس میں وہ اپنا کفر و شرک کریں گے کفر کی آوازوں سے چلائیں گے جب تو ظاہر ہے اور یہ صورت سخت حرام مجملہ کبائر ہے پھر بھی کفر نہیں۔ اگر کفری باتوں سے نافر ہے۔ ہاں معاذ اللہ ان میں سے کسی بات کو پسند کرے یا ہلکا جانے تو آپ ہی کافر ہے اس صورت میں عورت نکاح سے نکل جائے گی اور یہ اسلام سے ورنہ فسق ہے اور فسق سے نکاح نہیں جاتا پھر بھی وعید شدید ہے اور کفریات کو تماشا بنانا ضلال بعید ہے۔ حدیث میں ہے۔

من کثر سودا قوم فهو منهم ومن رضى عمل قوم كان شريك من عمل به

جو کسی قوم کا محتاج بن جائے وہ انہیں میں سے ہے اور جو کسی قوم کا کوئی کام پسند کرے وہ اس کام کرنے والوں کا شریک ہے

رواہ ابو یعلیٰ فی مسند علی بن معبد فی کتاب الطاعة والمصیۃ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبی (ﷺ) ورواہ الاسلام عبد اللہ بن مبارک فی کتاب الزیاد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ من قولہ وہو عند الخطیب عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی (ﷺ) من سود مع قوم فهو منهم اور ارمذہ ہی میلہ انہیں اہل لعنہ کا ہے جب بھی ممکن کہ منکرات و قباہت سے کالی ہو اور منکرات کا تماشا بنانا ناجائز نہیں۔ رد المختار میں ہے۔

کرہ کل لہو والاطلاق شامل النفس الفعل واستماعہ

لحظاوی صدر کتاب بیان علوم محرمة ذکر شعبہ میں ہے۔

یظہر بن ذلک حرمة التفرج علیہم لان الفرجة علی المحرم حرام۔

یعنی شعبہ باز بھان متنی بازی گر کے افعال حرام ہیں اور اس کا تماشا دیکھنا بھی حرام کہ حرام کا تماشا بنانا حرام ہے۔

خصوصاً اگر کافروں کی کسی شیطانی خرافات کو اچھا جانا تو آفت شدہ ہے اور اس وقت تجدد یا اسلام و تجدید نکاح کا حکم کیا جائے گا۔ غزن العیون میں ہے۔

اتفق مشایخنا ان من رای امر الکفار رحسنا فقد کفر حتی قالو فی رجل ترک الکلام عندا کل الطعام حسن من المجوس و ترک المضاجعة عندهم حال الحيض حسن فهو۔

کافر اور اگر تجارت کے لئے جائے تو اگر میلا ان کے کفر و شرک کا ہے تو جانا ناجائز و ممنوع ہے کد اب وہ جگہ ان کا معبد ہے اور معبد کفار میں جانا گناہ تمیز۔
پھر تار خانہ پھر ہندی میں ہے

یکره للمسلم الدخول فی البیعة والکنية واما یکره من حیث انه مجمع الشیاطین

بحر الرائق میں ہے

والظاهر انها تحريمیة لانها المرأة عند اطلاقهم

بلکہ رد المحتار میں ہے۔

فاذا حرم الدخول والصلاة اولی

اور اگر لہو لعب کا ہے اور خود اس سے بچے نہ اس میں شریک ہونا سے دیکھے نہ وہ چیزیں بیچے جو ان کے لہو لعب ممنوع کی ہوں تو جائز ہے۔ پھر بھی مناسب نہیں کہ ان کا جمع ہے۔ ہر وقت محل لعنت ہے تو اس دوری ہی میں خیر و لہذا علماً نے فرمایا کہ ان کے محلہ میں ہو کر نکلے تو جلد نکلتا ہوا گزر جائے۔ غنیۃ ذوی الاحکام پھر فتح المعین پھر طحاوی میں ہے۔ ہم محل نزول

اللغة فی کل وقت ولا شک انه یکره السکون فی جمع یكون کذلک

بل وان یمر فی الامان بهر دل وبسرع قدرت دت بذلک آثار

اور اگر خود شریک ہو یا تماشا دیکھے یا ان کے لہو ممنوع کی چیزیں بیچے تو آپ ہی گناہ و ناجائز ہے۔ رد مختار میں ہے۔

قدمنا معزیا للنهر انا قامت المصیة بیعه بکره بیعه تحتر عاوان فتریہا۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

اذا اراد المسلم ان یدخل دار الحرب للتجارة ومعہ فرسه وسلاحه

وهو لا یرید بیعه منهم لم یمنع ذلک منه۔

ہاں ایک صورت جواز مطلق کی ہے وہ یہ ہے کہ عالم انہیں ہدایت اور اسلام کی طرف دعوت کے لئے جائے جب کہ اس پر قادر ہو یہ جانا محسن و محمود ہے اگرچہ ان کا مذہبی میلا ہو یا تشریف لے جانا خود حضور سید عالم (ﷺ) سے یا رہا ثابت ہے مشرکین کا موسم بھی اعلان شرک ہوتا۔ لیک میں کہتے ہیں لا شریکا ہو لک حمله و ما لک جب وہ سب لاشریک لک تک پہنچتے۔ رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ویکم قط قط خرابی ہو تمہارے لئے بس بس یعنی آگے استسنا نہ بھاؤ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۴:

جدو فن میت قبر پر اذان دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

جائز ہے۔ فقیر نے خاص اس مسئلہ میں رسالہ ”ایذان الاجرن فی اذان لایقر“ لکھا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قرآن عظیم کس طرح جمع ہوا اور کس نے جمع کیا؟

الجواب:

قرآن مجید کی جمع ترتیب آیات و تفصیل سور زمانہ اقدس حضور پر نور (ﷺ) میں بامر الہی حسب بیان جبرائیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام وارشاد و تعلیم حضور سید المرسلین (ﷺ) واقع ہوئی تھی مگر قرآن عظیم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سینوں اور متفرق کاغذوں، پتھروں کی تختیوں، بکری، دنبہ کی پوستوں، شانوں، پسلیوں وغیرہ میں تھا۔ ایک جگہ سارا قرآن مجموع نہ تھا، جب جنگ یمامہ میں مسلمہ کذاب ملعون مدعی نبوت سے زمانہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں ہوئی۔ صحابہ کرام حفاظ قرآن نے شہادت پائی۔ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دل الہام منزل میں حضرت جل و علی نے کیا کہ حضرت خلیفہ رسول (ﷺ) کی بارگاہ میں حاضر ہو کر گزارش کی کہ اس لڑائی میں بہت سے صحابہ جن کے سینوں میں قرآن عظیم تھا، شہید ہوئے اگر یونہی جہادوں میں حفاظ شہید ہوتے گئے اور قرآن مقرر رہا تو بہت قرآن جاتے رہنے کا خطرہ ہے۔ میری رائے میں حکم دیجئے کہ قرآن عظیم کی سب سورتیں یکجا کر لی جائیں۔ خلیفہ الرسول (ﷺ) نے ان کی رائے پسند فرمائی اور حضرت زید بن ثابت وغیرہ حفاظ رضی اللہ عنہم کو امر جلیل کا حکم دیا کہ بحمد اللہ تعالیٰ سارا قرآن یکجا ہو گیا۔ ہر سورت ایک جدا صحیفہ میں تھی وہ صحیفے تاحیات صدیقی حضرت خلیفہ رسول (ﷺ) اور ان کے بعد حضرت امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم اور ان کے بعد حضرت ام المؤمنین حصہ بنت الفاروق زوجہ سید المرسلین (ﷺ) کے پاس رہے۔ عرب کی ہر قوم و قبیلہ بعض الفاظ کے تلفظ میں مختلف تھا مثلاً حرف میں کوئی الف لام کہتا کوئی الف میم اسی قسم کے بہت تفاوت لہجہ و طرز ادا میں تھے۔ زمانہ حضور اقدس (ﷺ) میں کہ قرآن عظیم نیا اتر تھا اور ہر قوم و قبیلہ کو اپنے مادری لہجہ میں قدیمی عادت کا دفعتاً بدل دینا دشوار تھا آسانی فرمائی گئی تھی کہ ہر قوم عرب اپنے طرز و لہجہ میں قرأت قرآن عظیم کرے۔ زمانہ نبوت کے بعد شدہ شدہ اقوام مختلفہ سے بعض لوگوں کے ذہن میں جم گیا کہ جس لہجہ و لغت میں ہم پڑتے ہیں اسی میں قرآن عظیم نازل ہوا ہے یہاں تک کہ زمانہ امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ میں بعض لوگوں کو اس بات پر جنگ و جدول و زد و کوب کی نوبت پہنچی جب یہ خبر امیر المؤمنین کو پہنچی فرمایا ابھی سے تم میں اختلاف پیدا ہوا تو آئندہ کیا امید ہے لہذا حسب مشورہ امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضیٰ کرم وجہہ الکریم و دیگر اعیان صحابہ رضی اللہ عنہم یہ قرار پایا۔ صحیفہ رسول (ﷺ) کہ حضرت ام المؤمنین بنت الفاروق رضی اللہ عنہا کے پاس محفوظ ہیں۔ منگا کر ان کی نقلیں لے کر شہروں کو بھیجیں اور اصل آپ کو واپس دیں گے۔ ام المؤمنین نے بھیج دیئے۔ امیر المؤمنین نے زید بن ثابت و عبداللہ بن زبیر و سعید بن عاص و عبدالرحمن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کو نقلیں کرنے کا حکم دیا۔ وہ نقلیں مکہ معظمہ و شام و یمن و بحرین و بصرہ کو فود کو بھیجی گئیں اور ایک مدینہ طیبہ میں رہی اور اصل صحیفہ جن سے یہ نقلیں ہوئی تھیں۔ حضرت ام المؤمنین حصہ رضی اللہ عنہا کو واپس دیئے۔ ان کی نسبت معاذ اللہ دفن کرنے یا کسی طرح تلف کر دینے کا بیان محض جھوٹ ہے وہ مبارک صحیفہ خلافت عثمانی پھر خلافت مرتضوی پھر خلافت امام حسن پھر سلطنت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تک بحیثیت محفوظ تھے یہاں تک کہ مروان نے لے کر چاک کر دیئے۔ بالجملة اصل قرآن عظیم تو بحکم رب العزت حسب ارشاد حضور پر نور (ﷺ) ہوا تھا سب سور کا یکجا کرنا باقی تھا، وہ امیر المؤمنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بمشورہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کیا۔ پھر اسی جمعہ فرمودہ صدیقی کی نقلوں سے مصاحف بنا کر امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بمشورہ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ بلاد اسلام میں شائع کیے اور تمام امت کو اصل لہجہ قریش پر مجمع ہونے کی ہدایت فرمائی۔ اسی وجہ سے وہ جناب جامع القرآن کہلائے ورنہ حقیقتاً جامع القرآن رب العزت تعالیٰ شانہ ہے۔

کما قال تعالیٰ ان علينا جمعه و ترانہ

اور بنظر ظاہر حضور سید المرسلین (ﷺ) اور ایک جگہ اجتماع کے لحاظ سے سب میں پہلے جامع القرآن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ امام جلال الدین سیوطی اتقان شریف میں فرماتے ہیں۔

قد كان القرآن كله كتب في عهد رسول الله تعالى عليه وسلم

لكن غير مجموع في موضوع واحد ولا مرتب السور۔

امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔

اعظم الناس في المصاحف اجر ابو بكر رحمة الله على ابي بكر هو اول من جمع كتاب الله

رواہ ، ابو دؤود ، فی المصاحف بسند حسن عبد خیر قال سمعت علیاً یقول فذکرہ

صحیح بخاری شریف میں ہے۔

حد ثنا موسیٰ ثنا ابن شہاب ان انس بن مالک حدثہ ان حذیفہ بن الیمان قدم علی عثمان وکان یغازی اهل الشام فی فرح ارمینیہ و آزر ربحان مع اهل العراق فافزع حذیفہ اختلافہم فی القراءة فقال حذیفہ لعین یا امیر المؤمنین ادرک هذه الامۃ قبل ان یختلفو فی الکتاب اختلاف لیهود والنصارى نارسل عثمان الی حفصۃ رضی اللہ عنہا ان ارسل الینا بالصحف ننسخہا فی المصاحف ثمہ نردہا الیک فارسلت بہا حفصۃ الی عثمان لا فامر زید بن ثابت و عبد اللہ بن زبیر و سعید بن العاص و عبد الرحمن بن الاحارث بن ہشام و نسخوہا فی المصاحف قال عثمان للرهط القریشیین الثلثۃ اذا اختلفتم انتم وزید بن ثابت فی شیئی من القرآن فاکتبواہ بلسان وانما نزول بلسانہم فافعلوا حتی اذا نسخوا الصحف فی المصاحف رد عثمان الصحف الی حفصۃ فارسل الی کل افق بمصحف بما نسخوا . الخ :

دیکھو یہ حدیث صحیح بخاری صاف گواہ عدل ہے کہ امیر المؤمنین عثمان غنی نے اختلاف لہجہ و لغات سن کر صحیفہ صدیقی حضرت حفصہ سے منگوائے اور انہیں نقلوں سے مصحف بنا کر بلا واسلام میں بھیجے اور وہ صحیفے بعد نقل حضرت ام المؤمنین کو واپس دے دیئے رضی اللہ علیہما اجمعین ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۴:

کیا ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس کوئی خاص قرآن تھا جس سے دیگر صحیفے درست کیے گئے؟

الجواب:

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس کوئی خاص قرآن نہ تھا بلکہ وہ صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما کا ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا جس کا حال اوپر گزرا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۵:

ہندہ کے پاس ایک سو دس تولہ زیور نفرتی اور بارہ تولہ ۶ ماشہ دورقی طلائی ہے اس کو کس قدر چاندی اور کس قدر سونا زکوٰۃ میں ادا کرنا چاہئے اور کیا نفرتی و طلائی دونوں زیورات کی زکوٰۃ چاندی سے ہو سکتی ہے اور ایسی صورت میں اسے کس قدر چاندی دینا ہوگی؟

الجواب:

۱ تولہ چاندی میں دو نصاب کامل ہیں اور پانچ تولہ غنونی نصاب اور ۱۲ تولہ ۶ ماشہ سونے کی قیمت ۸ کر ۱۴ کے حساب سے ۷ تولہ ۳ ماشہ ہوگی اس پانچ تولہ سے مل کر ۲۲ تولہ ۳ ماشہ جس میں دو نصاب ہیں اور ایک تولہ غنوی مطلق تو حاصل یہ ہوا کہ سونا ۳/۵ - نصاب ہے اور چاندی ہے ۲/۵ - نصاب سونے پر ۳ ماشہ ۳/۵ - رتی سونا دینا واجب ہو اور چاندی پر ۳ تولہ ۳/۵ - ماشہ چاندی دیا جائے فبہا اور اب اگر سب چاندی دینا چاہیں تو ان سونے کا صرف وزن نہ دیکھا جائے گا بلکہ بازار سے اس عدد کی قیمت اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ تولہ بھر سونے کا عدد ہے کہ وزن کے اعتبار سے اس کی قیمت ۸ روپے ہوتی ہے مگر صنایع کے لحاظ سے سو روپے ہے جیسے سونے کی گھڑیاں یا دلی کی سادہ کاری کے چھلے تو اب انتیس روپے کا حساب نہ ہوگا بلکہ سوکا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۶:

سونا ۸ ماشہ ایک رتی اور زیادہ ہو گیا تو زکوٰۃ کس قدر ادا کرنی چاہیے؟

الجواب:

اب سونا ۱۳ تولہ ۲ ماشہ ۳ رتی ہوا۔ اس میں بھی وہی ایک نصاب ۳ خمس ہیں کہ اب زیادت ایک تولہ ۲ ماشہ ۳ رتی ٹھہری، یہ بھی خمس نہیں، لہذا اس ۸ ماشہ ایک رتی کو بھی چاندی کیا جائے گا نرخ مذکور سے اس کی قیمت بیس روپے تین آنے دس پائی ہوگی جس کے چودہ کے حساب سے ۲۳ تولہ ایک ماشہ

۳/۳ رتی جس میں چار ٹکس نصاب اضافہ ہوئے تو زکوٰۃ میں ۳/۱۰-۶ ماشے چاندی اور دینی آئی یعنی ۳/۵-۳ سونا دیں اور تین تولہ آنکھ ماشے اور ایک ماشہ کا دسواں حصہ چاندی دیں اور اگر سونے چاندی کا نرخ اب بدل گیا ہو تو حساب میں بھی تبدیلی آجائے گی۔ اس کا لحاظ ہونا چاہیئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۷:

۱۔ تولے چاندی اور ۱۳ تولے ۲ ماشے ۳ رتی سونے پر زکوٰۃ ادا کرنے کے واسطے مندرجہ ذیل حساب سے ۳ تولہ ۱۹/۲۰-۳ ماشے چاندی اور تین ماشے ۳/۳-۳ رتی سونا خریداہے پس اس قدر چاندی اور سونا دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی یا نہیں۔
۲۔ تولے چاندی میں دو نصاب کامل اور ۵ تولے غنونی الصاب اور ۱۳ تولے ۲ ماشے ۳ رتی کی قیمت ۵ ہوئی کہ ۲ کے حساب سے ۳۱ تولے ۵ ماشے چاندی ہوئی اس ۵ تولے سے مل کر ۳۲ تولے ۵ ماشے چاندی ہوئی جس میں تین ٹکس نصاب ہیں اور ۴ تولے ۹ ماشے غنونی الصاب لہذا سونا ۳/۵-۳ نصاب ہے اور چاندی ۳/۵-۲ نصاب سونے پر ۱۳ ماشے ۳/۵-۳ رتی سونا دینا واجب ہوتا ہے اور چاندی پر تین ۱۹/۲۰-۳ ماشے چاندی دینی واجب ہوتی ہے۔ نیز یہ بھی تحریر فرمائیے کہ ۲ کی چاندی ایک روپے بھر یعنی ۱۱ ماشے ملتی ہے تو کیا ۳ تولے کی جگہ تین روپے بھر چاندی کفایت کر سکتی ہے۔ جینو تو جروا؟

الجواب:

واجب کا حساب صحیح لگایا اگرچہ مقدار غنویں قدرے فرق ہو گیا جس کا واجب پر کچھ فرق نہیں ایک تولہ ۲ ماشے تین رتی سونے چاندی مذکور نرخوں کے حساب سے ۳۱ تولے ۳ ماشے ۵/۹-۷ سرخ غنویں مطلق رہے۔ دو ماشے کے قریب غنویں زیادہ ہے اسے غنویں مطلق کہتے ہیں کہ اب اس پر کوئی واجب نہیں اور جو نصاب ٹکس نصاب سے زیادہ اپنی جنس میں بچے کہ دوسری جنس سے مل کر نصاب یا ٹکس ہو سکے گا۔ وہ غنونی الصاب کہلاتا ہے، بہر حال حساب صحیح اور کمال صحیح ہے مگر ایک امر ضروری المحاظ ہے کہ ادائے زکوٰۃ کے لئے یہ سونا چاندی جو خریدا ہے اگر انہیں روپے اشرفیوں کے عوض خریدا ہے جو اس مال زکوٰۃ ۱۱۰ تولے چاندی ۱۳ تولے سونے میں شامل تھا یا قرض خریدا یا جس سال کی زکوٰۃ دے رہے ہیں وہ سال زکوٰۃ پورا ہونے کے بعد خریدا واجب تو یہ سونا چاندی اس سال کے مال زکوٰۃ میں شامل نہ ہوگا اور جو حساب آپ نے کیا صحیح رہے گا اور اگر ہنوز وہ سال زکوٰۃ ختم نہ ہوا تھا کہ سونا چاندی کسی مال غیر زکوٰۃ کے بدلے خریدا تو خود اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی تین تولے چاندی کی جگہ تین روپے نہیں ہو سکتے، نہ روپے بھر چاندی کفایت کرے بلکہ ۱۸ رتی چاندی اور دو روپے ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۸:

مسجد کانپور کے واسطے بعض اشخاص نے چندہ فراہم کیا مگر روانہ نہیں کیا۔ اب کیا کرنا چاہیئے آیا دوسرے کار خیر میں مثلاً مسجد یا مدرسہ وغیرہ میں صرف کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب:

جن جن سے یہ چندہ لیا ان کی رائے سے دوسرے امر خیر میں صرف ہو سکتا ہے۔ بلا اجازت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۹:

تقیہ میں کیا کیا برائیاں ہیں؟

الجواب:

تقیہ کی برائیاں کی محتاج بیان ہیں۔ تقیہ روافض اور نفاق ایک چیز ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنُوا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزَؤُونَ

جب مسلمان ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں تو کہیں ہم تو تمہارے ساتھ ہیں۔

ہم تو (مسلمانوں سے) ٹھٹھا کرتے ہیں۔

رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں۔

مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الْحَيَاةِ كَانَ لَهُ لِسَانَانِ مِنْ نَارِ يَوْمِ الْقِيَمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ

مُسْلِمٌ بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ عِمَارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

جو دنیا میں دو رخا ہوگا قیامت کے دن آتش دوزخ کی دو زبانیں اس کے منہ میں رکھی جائیں گئیں حدیث شریف میں ہے

تجدون من عباد الله شرايوم القيمة ذوالوجهين الذی یاتی هو لا بحديث آخر عكس الاول

۱ هجری مزید امن شرح الطريقه المحمدية۔

ذوالوجہین جو یہاں ان کی سی کہے اور وہاں ان کی سی وہ قیامت کے دن ان میں ہوگا جو تمام مخلوق میں بدترین۔ رواہ البخاری و مسلم وابن الدنیا باسناد ہم
عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۰:

دفع بلا کے واسطے جو جانور ذبح کیا جائے۔ اس کی کھال زیر زمین دفن کرنا کیسا ہے؟

الجواب:

کھال دفن کرنا محض ناجائز ہے۔ دفع بلا کے لئے شرع مطہرہ نے صدقہ مقرر فرمایا ہے کھال بھی مساکین کو دیں یا کسی مدرسہ اہلسنت میں پہنچادیں زمین
میں دفن کر دینا تصحیح مال حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۱:

نجر کی نماز کا مستحب وقت کونسا ہے اور جس جگہ افق صاف نظر آتا ہو وہاں طلوع وغروب کی کیا پہچان ہے؟

الجواب:

نجر کا مستحب وقت اس کے وقت کا نصف آخر ہے مثلاً اگر آج ایک گھنٹہ ۲۰ منٹ کی صبح ہو اس وقت کے طلوع شمس میں چالیس منٹ باقی رہیں اور افضل
یہ ہے کہ ایسے وقت چالیس یا ساٹھ آیتوں سے پڑھی جائے کہ اگر فساد نماز ثابت ہو تو پھر طلوع سے پہلے یونہی اعادہ اس کا لحاظ رکھ کر جتنی بھی تاخیر کی
جائے افضل ہے جب افق صاف نظر آتا ہے اور بیچ میں کوئی درخت وغیرہ حائل نہیں تو طلوع یہ ہے کہ آفتاب کی پہلی کرن چمکے اور غروب یہ کہ پچھلی کرن
نگاہ سے غائب ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۲:

ظہر کا وقت کتنے بجے ہوتا ہے اور ضلع میرٹھ میں کتنے بجے سے کتنے بجے تک رہتا ہے اور جماعت کتنے بجے ہونا چاہیے۔ موسم گرما اور موسم سرما کب سے
کب تک مانے جاتے ہیں اور ان میں ظہر کے مستحب اوقات کیا ہیں؟

الجواب:

ظہر کا اول وقت نصف النہار سے ڈھلتے ہی شروع ہوتا ہے اور گھنٹوں کے اعتبار سے باختلاف بلاد مختلف ہوگا۔ یہاں تک کہ بعض ہندوستان میں بعض
ایام میں ریلوے گھڑی سے ساڑھے بجے بھی وقت ظہر شروع نہ ہوگا اور بعض میں بعض ایام میں ساڑھے گیارہ بجے سے پہلے ظہر کا وقت ہو جائے گا۔ یہ
تعدیل ایام و اختلاف طول معلوم ہونے پر موقوف ہے جماعت گرمی کے وقت ظہر کے نصف آخر میں ہو اور جاڑوں میں نصف اول میں میرٹھ میں کبھی
پانچ بجے سے بعد تک وقت ظہر باقی رہتا ہے اور کبھی پونے چار بجے سے پہلے ختم ہو جاتا ہے۔ اس میں بیانات کا اختلاف ہے اصل تقسیم اہل بیت نے
یوں لکھی ہے کہ راس الحمل سے ختم جو راتک بہار اور راس السرطان سے ختم حوت تک سرما مگر یہاں کی فصلوں سے مطابق نہیں آئی۔ علامہ صاحب بحر
نے ربیع کو گرما سے ملحق کیا ہے اور یہی قرین قیاس ہے۔ آخر ستمبر سے مارچ تک سرما سمجھنا چاہیئے باقی گرما۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۳:

عصر کا وقت مستحب کونسا ہے جماعت کتنے بجے ہونا چاہیئے؟

الجواب:

عصر کا وقت مستحب ہمیشہ اس کے وقت کا نصف آخر ہے مگر روزا بر تعمیل کی جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۴:

مغرب کی اذان اور جماعت کب ہونا چاہیئے اور مغرب کا وقت کتنی دیر تک رہتا ہے؟

الجواب:

غروب کا جس وقت یقین ہو جائے۔ اصلاً دیر اذان و افطار میں نہ کی جائے۔ اس کی اذان و جماعت میں فاصلہ نہیں۔ مغرب کا وقت میرٹھ میں کم از کم
ایک گھنٹہ ۱۹ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ ۳۲ منٹ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۵:

تکبیر سے پہلے کچھ لوگ بیٹھے ہوں اور کچھ لوگ کھڑے ہوں تو کیا تکبیر شروع ہوتے ہی سب کو کھڑا ہونا چاہیئے یا بیٹھ جانا چاہیئے۔ اگر بیٹھے رہیں تو کس

لفظ پر کھڑا ہونا چاہیے اگر تکبیر شروع ہوتے ہی فوراً کھڑے ہو جائیں تو کچھ حرج نہیں؟

الجواب:

تکبیر کھڑے ہو کر سننا مکروہ ہے یہاں تک کہ ایضاح میں فرمایا ہے کہ اگر تکبیر ہو رہی ہو اور مسجد میں آیا تو بیٹھ جائے اور جب مکمل **حی علی الفلاح** پر پہنچے اس وقت سب کھڑے ہو جائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۶:

چار رکعت والی نماز میں امام دو رکعت کے بدلے بیٹھا اور التحیات کے بعد درود شریف شروع کر دیا۔ مقتدی کو معلوم ہو گیا۔ ایسی حالت میں مقتدی امام کو ستارہ کر سکتا ہے یا نہیں اگر کر سکتا ہے تو کس طرح سے؟

الجواب:

اس کا معلوم ہونا دشوار ہے کہ امام آہستہ پڑھے گا ہاں اگر یہ اتنا قریب ہے کہ یہ آواز اس نے سنی کہ التحیات کے بعد اس نے درود شروع کیا تو جب تک

امام **اللهم صل** سے آگے نہیں بڑھا ہے۔ یہ **سبحان الله** کہہ کے بتا دیا اور اگر **اللهم صل علی سیدنا یا اللہم صلی علی**

محمد کہہ لیا تو اب بتانا جائز نہیں بلکہ انتظار کرے اگر امام کو خود یاد آئے اور کھڑا ہو جائے فبہا اور اگر سلام پھیرنے لگے تو اس وقت بتائے۔ اس سے پہلے بتائے گا تو بتانے والے کی نماز جاتی رہے گی اور اس کے بتانے کو امام لے گا تو اس کی اور سب کی جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۷:

کیا فرماتے ہیں علماء دین و شروع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے بکر سے دس روپے بطور قرض مانگے بکر نے زید کو بجائے روپے کے دس روپے کا نوٹ دے دیا اس پر اس نے یہ بیلہ دیا اور پھر زید نے روپیہ بکر کو واپس دیا تو وہ پیسے جو بیلہ میں لگے ہیں سود ہوا یا نہیں؟

الجواب:

بیلہ سے بیٹھے کو دیا ہے وہ قرض دینے والے کے لئے سود نہیں ہو سکتا۔ زید بکر کو دس روپے دے یا دس کا نوٹ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۸:

امام نے پہلی یا دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورت شروع کی مثلاً سورۃ رحمن شریف کہ اس کی پہلی آیت بہت چھوٹی ہے اور پہلی ہی آیت پڑھی تھی کہ حدث واقع ہوا اور جس شخص کو امام نے خلیفہ بنایا۔ اس کو رخصن یا نہیں تو خلیفہ کو اب کس جگہ سے شروع کرنا چاہیے یا تیسری یا چوتھی رکعت میں امام کو حدث واقع ہوا تو وہ خلیفہ کو کس طرح کہے کہ فلاں جگہ سے شروع کرو جب کہ حدث قیام یا تشہد کی حالت میں واقع ہوا اگر امام بالجہر پڑھ رہا تھا تو خلیفہ کو خود ہی معلوم ہو جائے گا اگر آہستہ پڑھ رہا تھا تو کس طرح اشارہ کرے یا بتائے؟

الجواب:

استخلاف کے مسائل ۱۳ شرطیں چاہتے ہیں عوام پر ان کی رعایت دشوار ہے اور پھر بھی افضل یہی ہے کہ نئے سرے سے پڑھے تو افضل کو چھوڑ کر دشواری میں کیوں پڑے اور اگر ایسا ہی ہو تو جسے سورۃ رحمن یا نہیں وہ اس کے بعد کسی سورت کی کچھ آیتیں پڑھ دے اور قیام و تشہد میں حال معلوم نہ ہو تو شروع فاتحہ والتحیات سے پڑھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۹:

اگر امام رکوع کے بعد **سمع الله لمن حمده** کہہ کر **اللهم ربنا لک الحمد** بھی با آواز بلند کہتا ہے تو اس واسطے کہا ہے درست ہے یا نہیں اگر امام **ربنا لک الحمد** نہ کہے بلکہ ایک شخص جو علیحدہ نماز پڑھ رہا تھا۔ وہ کہتا ہے تو کیا حکم ہے بینوا تو جروا؟

الجواب:

امام کو فقط **سمع الله لمن حمده** کہنا چاہیے اس کا **ربنا لک الحمد** کہنا اور وہ آواز سے سراسر خلاف سنت ہے اور امام کے **سمع الله حمده** کہنے پر ایک شخص نے کہ علیحدہ نماز پڑھتا ہے بطور جواب **ربنا لک الحمد** کہا تو اس کی نماز جاتی رہے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۱۰:

مسجد کے دروں میں اگر مقتدی بلا ضرورت کھڑے ہوئے تو کیا ان ہی مقتدیوں کی نماز مکروہ ہوگی یا اور مقتدیوں کی بھی۔ بینوا تو جروا؟

الجواب:

صرف انہیں مقتدیوں پر کراہت عائد ہوگی جو بلا ضرورت دروں میں کھڑے ہوئے نہ اور مقتدیوں پر۔ ہاں امام کو چاہیے کہ ان لوگوں کو اس سے منع

وينبغي ان يا مرهم بان تير صواو ليسد والخلل الخ والله تعالى اعلم
وعلمه جل مجده اتم واحكم -

مسئلہ ۱۱۱:

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ امام مصلیٰ پر کھڑا ہوا اور مقتدی بغیر مصلیٰ یعنی فقط صحن میں کھڑا ہوا اس صورت میں نماز مکروہ ہے یا نہیں۔ بینوا تو جروا؟

الجواب:

نماز میں کچھ کراہت نہیں کہ حدیث و فقہ میں کہیں اس کی ممانعت نہیں نہ امام کی تعظیم شرعاً ممنوع ہے نہ یہ انفراد علی الدکان کی قبیل سے ہے بحر الرائق میں ہے۔

الکراهة لا يدلها من دليل خاص منح الغفار

میں ہے۔ بمثل ہذا کا حکمیت الکراہتہ اذ لا بد لہا من دلیل خاص۔ البتہ امام بصرۃ مکبر و استعلا ایسا امتیاز چاہے تو اس کی نیت سخت گناہ و حرام کبیرہ ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔

اليس في جنهم مثري للمتكبرين اعادتا الله سبحانه وتعالى بمنه و کمال کر مه آمین -

واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۱۲:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں؟

(۱) ایک شخص نے چالیس یا پچاس ہزار کے مکانات اپنی حاجت سے زیادہ صرف کرایہ کی غرض سے خرید کئے آیا اس صورت میں حاجت سے زیادہ مکانات میں ان کی قیمت کے اوپر زکوٰۃ فرض ہے یا جو کرایہ آتا ہے اس کے اوپر۔

(۲) جو مکانات کی زینت کے لئے تانبے، پتیل، چینی وغیرہ کے برتن خرید کر کے مکان سجاتا ہے اور کبھی وہ برتن استعمال میں بھی آتے ہیں اس صورت میں کیا حکم ہے؟

الجواب:

مکانات پر زکوٰۃ نہیں اگرچہ پچاس کروڑ کے ہوں کرایہ سے جو سال تمام پر پیس انداز ہوگا۔ اس پر زکوٰۃ آئے گی اگر خود یا اور سے مل کر قدر نصاب ہو۔

(۲) برتن وغیرہ اسباب داری میں زکوٰۃ نہیں اگرچہ لاکھوں کے ہوں زکوٰۃ صرف تین چیزوں پر ہے سونا چاندی کیسے ہی ہوں پہننے کے ہوں یا برتن

کے یا رکھنے کے ہو یا پتھر یا ورق دوسرے چرائی پر چھوڑے جانور تیسرے تجارت کا مال باقی کسی چیز پر زکوٰۃ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حصہ دوم

مسئلہ ۱:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص علامہ نیپال کے جنگل میں منجانب تاجران لٹھا ملازم ہے اور ایسی جگہ رہتا ہے جہاں سے ایک دو میل یا کم زیادہ کے فاصلے پر آبادی ہے اور زراعت ہوتی ہے یہ عملداری گورنمنٹ کے جنگلات میں ملازم ہے جو بصورت متذکرہ بالا ہے یا اسٹیشن ریلوے جنگل میں ہے وہاں سے بھی دو یا تین میل کے فاصلے پر آبادی و زراعت ہے اور آقا جب بھیجتا ہے تو کچھ مدت مقرر نہیں کرتا تو ان صورتوں میں ملازم کو نماز قصر ادا کرنا واجب ہے کیونکہ اول عملداری ہندو کی ہے یعنی نیپال۔ دوسری جگہ اقامت پر نہ آبادی ہے نہ زراعت ہوتی ہے یعنی کچھ فاصلے پر ہے تیسرے یہ صورت اول میں جو خود مختار نہیں ہے۔ آقا جب چاہے۔ منتقل یا علیحدہ کر سکتا ہے اور عملداری گورنمنٹ انگریزی میں اگرچہ اسٹیشن ہے مگر زراعت نہیں ہوتی۔ نوکر پر بوجہ مذکورہ و خود مختار پر بوجہ نہ ہونے زراعت قصر واجب ہے اقامت کی شرط میں زراعت بھی ہے۔ عمرو کی دلیل یہ ہے کہ صورت مذکورہ بالا میں مقام اقامت سے ایک میل یا کم زیادہ پر زراعت ہوتی ہے مگر فراہمی غلہ وغیرہ میں کوئی دقت پیش نہیں آتی دوسرے مقام اقامت کا جنگل ہے مگر دس بیس پچاس آدمی ہمراہ ہوتے ہیں جانور و درندہ وغیرہ کا خوف بالکل نہیں ہوتا ہے۔ تیسرے یہ کہ کوئی آقا ملازم کو جب بھیجتا ہے تو کام ختم کر کے آنے تک کے لیے بھیجتا ہے درمیان میں اگر ضرورت ہوگی تو وہاں سے منتقل یا علیحدہ کر دیا یہ معتبر نہیں۔ اس صورت میں ارادہ ملازم کا معتبر ہے اگر چند روز کا ارادہ ہے تو پوری ادا کرے ورنہ قصر اور علیٰ ہذا القیاس خود مختار بھی ارادہ پر ادا کرے لہذا ایسی حالت میں زیہ قصر ادا کرے یا عمرو پوری ادا کرے تو دونوں کی اقتدا درست ہے یا نہیں جواب مدلل شافی عطا فرما دیا جائے۔ بینوا تو جروا؟

الجواب:

جو مسافر نہ تھا اور اس جنگل تک جانے میں بھی اسے سفر کرنا پڑا کہ فاصلہ تین منزل سے کم تھا۔ وہ تو ظاہر ہے کہ مقیم تھا اور مقیم ہی رہا اسے قصر حرام ہے اور پوری پڑھنا فرض ہے اگرچہ وہ جگہ ترائیں ہو۔ بحر الرائق و رد المحتار میں ہے۔

هذا ان سار ثلثه ايام والافقح ولو المفازة

اور جو مسافر تھا یا وہاں تک جانے سے مسافر ہوا کہ فاصلہ تین منزل یا زائد کا تھا وہ ضرور مسافر ہے اگر عاۓہ معلوم ہے کہ جس کام کے لئے بھیجا گیا وہ چند روزہ دن سے زائد میں ہوگا اور جگہ ایسی ہو جہاں اقامت ممکن ہے اگرچہ آبادی وہاں سے دو تین میل فاصلے پر ہو وہاں پہنچ کر مقیم ہو جائے گا اور پوری پڑھنی لازم ہوگی۔ خاص وہاں سے زراعت ہونا کچھ ضروری نہیں نہ ہندو کی عملداری ہونا کچھ مانع کہ یہ آمد و رفت امان کے ساتھ ہے اس میں تعرض نہیں کیا جاتا در مختار میں ہے،

من دخلها بامان فانه يتم

اور احتمال کہ شاید کوئی ضرورت پیش آئے اور جس کا نوکر ہے وہ دوسری جگہ بھیجے معتبر نہیں ایسا احتمال ہر شخص کو ہر حال میں ہے اور جب نوکر کا یہ حکم ہے تو خود بدرجہ اولیٰ جبکہ چند روزہ دن یا زائد کی نیت کی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا کب وصال ہوا۔ بینوا تو جروا؟

الجواب:

جس وقت آپ کی عمر شریف ۶۶ سال تھی۔ ۵۸ھ اتار بخ رمضان المبارک شب سہ شنبہ کو وصال ہوا۔ بتقدیر میں دفن فرمائی گئیں۔ آپ کا جنازہ میں اکثر اہل مدینہ حاضر تھے اور آپ کی قبر میں آپ کے پنجو حضرت قاسم بن محمد اور عبداللہ بن عبدالرحمن اور عبداللہ بن حقیق اور آپ کے بھانجوں عروہ بن زبیر اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم نے اتارا اور آپ کی نماز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ زرقانی شریف میں ہے۔

المات بالمدينة سنة سبع وخمسين وقال الواقدي ليلة الثلاثاء سبع عشرة حلت من

رمضان سنة ثمان وخمسين) وعلم اقصر المصنف في الشرح وصدربه في الفتح كالا صابة وعزاه فيها الاكثرين وتبعه الشامي وزادته الصحيح روهى ابنة ست وستين سنة واوصت ابن اختها عروة (ان تدفن بالقيع) قدفنت به (ليلا) وتزل في قبرها القاسم بن محمد وابن عمه عبد الله بن عبد الرحمن و عبد الله بن ابي عتيق وعروة عبد الله ابن الزبير كما في العيون و حضر جنازتها اكثر اهل مدينه وصلى عليها ابوهريرة رضى الله تعالى عنه والله تعالى اعلم ،

مسئله ۳:

یہاں پر جامع مسجد میں جمعہ کے روز ایک صف اس قسم کی کھڑی ہے کہ اس صف میں مقتدی امام سے تھوڑے ہی پیچھے ہوتے ہیں ان کا سجدہ امام کے پیچھے نہیں ہوتا بلکہ امام کی سجدہ گاہ سے ان مقتدیوں کی سجدہ گاہ تھوڑے ہی پیچھے ہوتی ہے، زید کہتا ہے اگر ایسی صف کھڑی جائے گی تو امام سے اس قدر پیچھے ہونا چاہیے کہ ان کا سجدہ امام کے پیچھے ہو عمر و کہتا ہے یہ مسئلہ غلط ہے ہمارے یہاں جیسے بزرگوں سے رواج ہے ویسا کریں گے وہ جاہل نہ تھے چونکہ انہوں نے ایسی صف کھڑے ہونے پر اعتراض نہ کیا تو ہم کو بھی ویسا ہی کرنا چاہیے یہ مسئلہ علماء نے اپنی طرف سے نکال لیا ہے ان میں کس کا قول صحیح ہے اگر زید کا تو کیا ضرورت کے وقت ایسی صف کھڑی کر سکتے ہیں مثلاً مسجد بھر گئی۔ دوسو آدمی آگئے ان میں سے ایک ایک سوستر یا ایک سو اسی مقتدیوں کے واسطے مسجد سے باہر مسجد کی پڑی ہوئی اراضی میں انتظام کیا گیا اور بیس آدمیوں کو امام کے برابر کھڑا کر دیا گیا تو کیا یہ فعل جائز ہوگا۔

یہاں مسجد کے دروں میں صرف ۹ آدمی کھڑے ہو سکتے ہیں مسجد بالکل بھر گئی دوسو کے قریب آدمی اور آئے ان کے واسطے مسجد کی پڑی ہوئی اراضی میں انتظام کیا گیا تو کیا ایسی حالت میں ان دوسو آدمیوں میں سے ۹ آدمیوں کو دروں میں کھڑے ہونے کی اجازت دی جائے گی جبکہ باہر ان کے واسطے جگہ موجود ہے۔ بیوقوفو اجر و۔

الجواب:

صورت مستفسرہ میں امام اور سب مقتدیوں کی نماز مکروہ تحریمی واجب الاعدہ ہے۔ شرعاً ایک مقتدی کو امام کے پیچھے کھڑا ہونا سنت ہے جب دوسرا شخص آجائے تو اس پہلے شخص کو چاہیے کہ پیچھے ہٹ آئے اگر نہ ہٹایا بوجہ جگہ نہ ہونے کے نہ ہٹ سکا تو امام کو چاہیے کہ بڑھ جائے اور اگر وہ بھی نہ بڑھا اور دوسرا بھی امام کے پہلو میں کھڑا ہو گیا تو یہ اولیٰ ہے اور اگر تیسرا شخص اور آ گیا تو اب اس کو بھی وہیں کھڑا ہو جانا مکروہ تحریمی ہے کہ تین مقتدیوں ہر امام کا تقدم واجب نہ ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ درمختار میں ہے۔

والزید يقف خلفه فلو ا توسط اثنين كره تنزيها و تحريما لولاكثر

ردالمحتار میں ہے

افادان تقدم الامام امام الصف واجب كما اناده في الهداية والفتح۔

اگر نمازی زائد آجائیں اور مسجد پر ہو جائے اور امام کے برابر صف نہ کی جائے تو بعض کے لئے جگہ کہیں نہ ہوگی تو بضرورت ایسی صف قائم کرنے کی اجازت ہوگی اسی طرح بضرورت دروں میں بھی کھڑے ہونے کی اجازت ہے جبکہ در خالی رکھنے کی حالت میں بعض کو جبکہ اصلاً نہل سکے یا بارش ہو یا سخت دھوپ نا قابل برداشت ہے۔

فزانة المقتدیں میں ہے۔

لولم يتقدم الا انه قام عن ميمنه الصف او يسرته او وسطه فانه يجوز ويكره

(فقہیہ میں ہے)

وذكر شمس الانتمه الحلواني ان الصلاة على الرفون في الجامع من غير ضرورة مكروه وعند

الضرورة بان اصلاء المسجد لا باس به هكذا يحكى عن الفقيه ابى الیث في طاق انه اذا ضاف

المسجد عن القوم لا يكره انفراد لامام في الطاق هكذا ذكر في الكفاية

ولو كان موضع سجوده ارفع من موضع القدمين بمقدار البتین منصوبتين جاز سجود وان اكثر
لا الا لرحمة كما مر راعى في السجود على الظهر فانه دفع من نصف زراع او مرید امن رد المختار
اقول فاذا اجاز لرحمته مالا يحرزى السجود على ارفع من البتین منصوبتين فلان فلا يحوز
لرحمة ما هو مكروه ای القيام وسط الصف كما مر عن الخزانة الاولى - واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴:

نبی کریم افضل الصلاۃ والتسلیم کو فخر جہاں کہنا کیسا ہے۔ بینو اتو جروا؟

الجواب:

فخر عالم یا فخر جہاں کہنا بے معنی ہے۔ شاہ جہاں کہہ سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵:

اس شعر میں شرعاً کیا خرابی ہے؟

مصطفیٰ کی ناخدائی سے رہائی مل گئی ورنہ بیڑانوح کا منہ حار میں غرق آب تھا

الجواب:

(مصرعہ اولیٰ) اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ ناخدائی بلا تھی اس سے چھوٹ گئے۔ (مصرعہ دوم) یہ زیادتی ہے کہ پانی عذاب کا تھا اور انہی عذاب سے منزہ ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶:

مجھے اپنا کھڑا دکھا شاہ جیلاں میں کھڑا کا استعمال ٹھیک ہے یا نہیں۔ بینو اتو جروا؟

الجواب:

یہ لفظ تصغیر کا ہے اکابر کی مدح میں منع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷:

جن کی ہر چیز کی مولیٰ نے قسم کھائی ہو۔ میں مولیٰ کی طرف کھانے کی نسبت صحیح ہے یا نہیں۔ بینو اتو جروا؟

الجواب:

اللہ عز وجل کی طرف کھانے کی نسبت صحیح نہیں۔ مولیٰ کی جگہ قرآن بنا دیا گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸:

جلنا بھنا غم دوری میں کام رہا اپنا کون سا روز ہے جس میں گل آئی ہے یہ شعر کیسا ہے۔ بینو اتو جروا؟

الجواب:

ایسے مضمون جو خلاف واقع ہوں عرض کرنا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں کہ (۱) غسل کی نیت کرنی چاہیے یا نہیں اور اس کی کیا نیت ہے غسل جنابت یا احتلام کا ہو اگر نیت نہ کی غسل ہوا یا نہیں بینو اتو جروا؟

الجواب:

غسل میں نیت سنت ہے اگر نہ کی غسل جب بھی ہو جائے گا اور اس کی نیت یہ ہے کہ ناپاکی دور ہونے اور نماز جائز ہونے کی نیت کرتا ہوں۔

اگر زید غسل خانہ میں غسل جنابت یا احتلام کا کرتا ہے اور وضو کر کے تہبند نکال کر غسل کرے تو غسل اترتا ہے یا نہیں۔ غسل خانہ اوپر سے بند ہو یا کھلا دونوں صورتوں میں کیا حکم ہے؟ مینو تو جروا۔

الجواب:

سارے بدن پر پانی پہننے سے غسل اترتا ہے جس میں حلق تک منہ اور ہڈی کے کناروں تک اندر سے ناک کا بانسا بھی داخل ہے اس کے بعد جیسے بھی ہو غسل اتر جائے گا۔ ہاں کھلے غسل خانہ میں نہنگا ہونا بہتر ہے اور اگر وہاں قریب کھلے مکان ہوں جس سے احتمال ہو کہ کسی کی نظر پڑے گی تو وہاں تہبند کھنے کی تاکید وہ احتمال نظر جتنا قوی ہوگا۔ اتنی دیر بڑھتی جائے گی یہاں تک کہ اگر نظر پڑنے کا گمان غالب ہوگا تو تہبند رکھنا واجب ہوگا اور وہاں برہنہ نہانا گناہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک کنواں ہے جس میں پانی اس قدر ہے کہ حوضِ درہ اس کے پانی سے ذریعہ چر سے بھر دیا جاتا ہے۔ پانی اس کا نہیں ٹوٹا اس کنوئیں میں گھری گر کر مر گئی اور سڑ کر پھٹ گئی۔ ایسی حالت میں کس قدر پانی نکالا جائے کہ کنواں پاک ہو جائے؟ مینو تو جروا۔

الجواب:

اگر کنواں آبِ درہ دروں ہو یعنی اس کا قطرہ پانچ گز دس گرہ ایک انگل ہو جب تو ناپاک نہ ہوگا اور اس سے کم ہے تو ذرا سی نجاست سے اس کا کل پانی ناپاک ہو جائے گا اگر کثرتِ علق یا زیادتِ آمد آب کے سبب اس سے دس حوضِ درہ پھر سکیں۔ اس صورت میں اس میں جتنے ڈول پانی ہوں وہ ناپ کر نکال دیا جائے پاک ہو جائے گا خواہ دفعتاً نکالیں یا کئی روز میں اور خود نکالنے سے اس کا پانی ٹوٹ جائے یا اصلاً نہ گھٹے ہر صورت میں اتنے ڈول نکالنے سے پاک ہو جائے گا اور وہ آج کل بعض بے علم لوگ ۳۰ یا ۳۶ ڈول نکالنا کافی بتاتے ہیں۔ غلط ہے۔ ناپنے کا صاف طریقہ یہ ہے کہ رسی میں پتھر باندھ کر آہستہ آہستہ چھوڑیں ثم نہ پڑے جبکہ تہہ کو پہنچ جائے نکال کر ناپیں کہ اتنے ہاتھ پانی ہے پھر جلد جلد سو ڈول پانی کینچ کر ایسے ہی ناپیں جتنا پانی گھٹا اس سے حساب لگالیں مثلاً ۲۰ ہاتھ ناپ میں آیا اور سو ڈول نکالنے سے ایک ہاتھ گھٹا تو ۹۰۰ ڈول اور نکالیں یا دو معتبر شخص کہ پانی میں نگاہ رکھتے ہوں اندازہ کر کے بتا دیں کہ اس میں اتنے ڈول پانی ہے ہزار دو ہزار جتنے بتائیں نکال دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ عورت لڑکا جنی اور نفاس سے آٹھ دن میں فارغ ہوگئی اب اس کے واسطے روزے نماز کا کیا حکم ہے اور چوڑی وغیرہ چاندی یا کانچ کی یا وہ چار پائی یا مکان پاک رہا یا ناپاک یا چالیس دن کی میعاد لگائی جائے گی؟

الجواب:

یہ جو عوام جاہلوں عورتوں میں مشہور ہے کہ جب تک چلہ نہ ہو جائے زچہ پاک نہیں ہوتی۔ محض غلط ہے خون بند ہونے کے بعد ناحق ناپاک رہ کر نماز روزے چھوڑ کر سخت کبیرہ گناہوں میں گرفتار ہوتی ہیں۔ مردوں پر فرض ہے کہ انہیں اس سے باز رکھیں۔ نفاس کی زیادہ حد کے لئے چالیس دن سے کم کا ہونا ہی نہیں ہو اس کے کم کے لئے کوئی حد نہیں اگرچہ بچہ جننے کے بعد صرف ایک منٹ خون آیا اور بند ہو گیا عورت اسی وقت پاک ہوگئی۔ نہائے اور نماز پڑھے اور روزے رکھے اگر چالیس دن کے اندر اسے خون عود نہ کرے گا تو نماز روزے سب صحیح رہیں گے۔ چوڑیاں چار پائی، مکان سب پاک ہے۔ فقط وہی چیز ناپاک ہوگی جسے خون لگ جائے گا بغیر اس کے ان چیزوں کو ناپاک سمجھ لینا ہندوؤں کا مسئلہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ اگر کسی اردو کتاب یا اخبار میں چند آیات قرآن بھی شامل ہوں تو اس کو بلا وضو چھوٹا یا پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

کتاب یا اخبار میں جس جگہ آیت لکھی ہے خاص اسی جگہ کو بلا وضو ہاتھ لگانا جائز نہیں۔ اسی طرف سے ہاتھ لگانا جائز نہیں اسی طرف سے ہاتھ لگایا جائے جس طرف آیت لکھی ہے خواہ اس کی پشت پر دونوں ناجائز ہیں باقی ورق کے چھوٹے میں حرج نہیں پڑھنا بے وضو جائز ہے نہانے کی حاجت ہو تو حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عمرو پر غسل جنابت یا احتلام ہے اور زید سامنے ملا اور سلام کہا تو اسے جواب دے یا نہیں اور اگر اپنے دل میں کوئی کلام الہی یا درود شریف پڑھے جائے یا ناسائے؟

الجواب: دل میں بایں معنی کہ نرے تصور میں بے حرکت زبان تو یوں قرآن مجید بھی پڑھ سکتا ہے اور زبان سے قرآن مجید بحالت جنابت جائز نہیں اگر چہ آہستہ آہستہ ہو اور درود شریف پڑھ سکتا ہے مگر کلی کے بعد چاہیے اور جواب سلام دے سکتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ بعد تنیم ہو۔ کما فعلہ رسول اللہ (ﷺ)۔ تنویر میں ہے

(ایکروہ التطیر الیہ (ای القرآن) لجنب و خائض و نفساء کا دعیہ

روا مختار میں ہے

نص فی الہدایۃ علی استحباب الوضوء لذكر

اللہ تعالیٰ اس میں بحر سے ہے

وترک المستحب لا یوجب الکراہۃ . واللہ تعالیٰ اعلم .

مسئلہ ۱۵:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حالت جنابت میں اگر پسینہ آئے اور کپڑے تر ہو جائیں تو نجس ہو جائیں گے یا نہیں؟

الجواب:

نہیں کہ جب کا پسینہ مثل اس کے لعاب دہن کے پاک ہے۔

فی الدرار المختار سورا الادھی مطلقاً ولو جنباً او کافر الطاهر

و حکم العرق کسوراه ملخصاً . واللہ تعالیٰ اعلم .

مسئلہ ۱۶:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرح متین کہ نماز کے اندر چادر یا رضائی سر سے اوڑھ کر کھڑا ہونا چاہیے یا سر سے رضائی یا چادر کا اوڑھنا عورتوں سے مشابہت ہے اور کتاب سر مایا آخرت مسکی بہ چراغ ہدایت میں رضائی یا چادر کو سر سے اوڑھنا نماز کے اندر مکروہ لکھا ہے۔ جواب میں اگر کسی کتاب کا حوالہ دیا جائے گا اور اس مقام کے متعلق عبارت نقل کر دی جائے گی تو نہایت مناسب ہوگا۔

الجواب:

چارہ ہو یا رضائی نماز میں سر سے اوڑھنا چاہیے نماز سے باہر اختیار ہے سر سے اوڑھنے خواہ شانوں سے اس میں عورتوں سے مشابہت کہنا جہالت ہے صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے سر مبارک سے چادر اوڑھی اور حضور اس وقت ناقہ پر سوار تھے۔ جامع ترمذی میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) اس قدر کثرت سے کپڑا سر مبارک پر اوڑھتے کہ تیل میں ڈوب جاتا تھا۔ معجم کبیر، طبرانی میں ان دونوں صحابیوں رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا، کپڑا سر سے اوڑھنا ایمان والوں کی وضع ہے اور اسے نماز میں مکروہ کہنا بے اصل و غلط ہے۔ کتب معتقدہ میں کہیں اس کی کراہت مذکور نہیں۔ سعید بن منصور استاد بخاری و مسلم اپنی سنن نسائی میں ابولعاء سے راوی میں نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ چادر سر پہ اوڑھ کر نماز پڑھ رہے تھے ہاں اسے مکروہ فرمایا ہے کہ کپڑا اس طرح اوڑھے کہ ناک یا منہ یا داڑھی چھپ جائے، مراقی الفلاح میں ہے معجم کبیر میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے۔ یا رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا جو کوئی شخص نماز اس طرح نہ پڑھے کہ کپڑا ناک پر پڑے کیونکہ یہ شیطانی وضع ہے مسند احمد و سنن اربعہ و مستدرک حاکم میں بسند صحیح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ (ﷺ) نے اس سے منع فرمایا کہ آدمی سر یا شانوں سے کپڑا اوڑھ کر اس کے دونوں کنارے چھوڑ دے اور اس سے کہ وہ بن کپڑے سے چھپائے مسند الفردوس میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا۔ خبردار کوئی شخص نماز میں داڑھی چھپائے کہ داڑھی چہرے سے ہے ہدایۃ شرح وقایہ و مراقی میں ہے۔ علامہ شرنبلالی کی عبارت یہ ہے۔ امام صدر الشریعہ کے لفظ یہ ہیں۔ ان عبارتوں سے صاف ظاہر ہے کہ کپڑا سر سے اوڑھنے خواہ شانوں سے اس میں کراہت نہیں۔ کراہت اس میں ہے کہ اس کے دونوں آٹھل لٹکے چھوڑ دے۔ بحر الرائق ہے۔ رد المحتار میں ہے۔ یعنی سر سے چادر اوڑھنے کو نماز میں مکروہ نہ کہا بلکہ اس کے بلوکا لٹکانے کو بلکہ حدیث تو یہی فرماتی ہے کہ نماز میں سر سے نہ اوڑھنا ہی مکروہ ہے ابو نعیم نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ

(ﷺ) نے فرمایا۔ اللہ عزوجل ان لوگوں کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا جو نماز میں اپنے عمامے اپنی چادروں کے نیچے نہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۷:

جماعت کھڑی ہے نماز ہو رہی ہے۔ امام کے پیچھے صرف ایک صف ہے جو بالکل پر ہے اور ایک آدمی کی بھی گنجائش نہیں ہے۔ ایک نمازی اور آیا اب اس کو اکیلا کھڑا ہونا چاہیے یا صف اول میں سے کسی آدمی کو پیچھے کھینچنا چاہیے بر تقدیر ثانی وہی جانب سے یا بائیں سے۔ کیا یہ نمازی درمیان صف میں سے نمازی کو کھینچ سکتا ہے یا نہیں اگر کھینچ نہیں سکتا مگر اس نے درمیانی صف میں سے ایک نمازی کو اپنے برابر کھڑا کرنے کو کھینچ لیا اور بعد اگلی صف کے نمازیوں سے کہنا شروع کیا کہ مل جاؤ تو شرعاً اس پر (کھینچ لینے پر) کوئی الزام ہے یا نہیں اس کے کہنے پر ایک شخص نماز کے اندر اپنی جگہ سے ہٹ کر دوسرے سے چاملا اس بیٹے والے کی نماز ہوئی یا نہیں؟

الجواب:

اس زمانہ میں کھینچنا منع ہے بلکہ اسے چاہیے کہ جب اگلی صف میں کہیں جگہ نہ ہو۔ صف کے پیچھے امام کے محاذی کھڑا ہو اور نیت باندھ کر خواہ بے باندھے صف میں سے ایک کو اشارہ کرے کہ میرے ساتھ آمل اور جسے اشارہ کیا ہے حکم ہے کہ وہ نہ مانے اب یہ تھا صف کے پیچھے پڑھے اور کراہت نہ رہی کہ اس کی قدرت میں جتنی بات تھی کر چکا۔ فتح القدیر باب الامتہ میں ہے..... در مختار مکروہات الصلوٰۃ میں ہے..... رد المحتار میں ہے..... اگر اس نے کسی کو کھینچا اور وہ اس کی اطاعت کے لئے کھینچ آیا۔ اس کی نماز جاتی رہی ورنہ اگر اپنے نزدیک حکم شرع سمجھ کر ہٹا اور تین قدم نہ رکھے تو نماز ہو جائے گی۔ پھر اس کے ہٹ آنے کے بعد اس کا نمازیوں سے کہنا مل جائے بے جا تھا اور جو اس کے کہنے پر مل گیا اگر اس کے کہنے سے ملا تو اس کی نماز جاتی رہی اور اگر حکم شرعی سمجھ کر ملا تو ہو گئی۔ طحاوی علی الدر المختار..... واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۸:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حالت جنابت میں ہاتھ دھو کر کھل کر کے کھانا کھانا کراہت رکھتا ہے یا نہیں؟

الجواب:

نہ اور بغیر اس کے مکروہ اور افضل تو یہی ہے کہ غسل ہی کر لے ورنہ وضو کرے جہاں جب ہوتا ہے۔ ملائکہ رحمت اس مکان میں نہیں آتے۔ کما

نطقت به الاحادیث در مختار میں ہے

لا باس بالکل و شرب بعد مضمضة و غسل ید و اما قبلها فیکرہ للجنب بلخصا

رد المحتار میں حاشیہ علامہ جلی سے ہے۔

وضوء الجنب لهذه الاشياء مستحب کوضوء للحدث.

امام طحاوی شرح مافی الاثار میں مالک بن عبادہ عافقی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ انہوں نے حضور پر نور (ﷺ) کو دیکھا کہ حاجت غسل میں کھانا تناول فرمایا۔ انہوں نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کیا۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو اعتبار نہ آیا انہیں کھینچتے ہوئے بارگاہ رسالت میں حاضر لائے اور عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ) یہ کہتے ہیں کہ حضور نے بحالت جنابت کھانا تناول کیا فرمایا

نعم اذا توضأت اکلت و شربت ولكنی لا اصلی ولا افرحتی اغتسل

ہاں جب میں وضو کر لوں تو کھانا پیتا ہوں مگر نماز و قرآن مجید نہیں پڑھتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۹:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حالت ناپاکی میں مسجد میں جانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

حرام ہے مگر بضرورت شدیدہ کہ نہانے کی ضرورت ہے اور ڈول رسی اندر رکھا اور یہ اس کے سوا کوئی سامان نہیں کر سکتا، نہ کوئی اندر سے لا دینے والا ہے یا کسی دشمن سے خائف ہے اور مسجد کے سوا جائے پناہ نہیں اور نہانے کی مہلت نہیں اور ایسی حالتوں میں تیمم کر کے جاسکتا ہے صورت اولیٰ میں صرف اتنی

دیر کے لئے ڈول رسی لے اور آئے اور صورت ثانیہ میں اگر دشمن سر پر آگیا۔ تیمم کی بھی مہلت نہیں تو بے تیمم چلا جائے اور کوڑا بند کرنے کے بعد تیمم کر لے۔

فان الحقیقین اذا اجتماعا قدم حق العبد للفقره وغنی المولی

صرف اس ضرورت کے لئے گرم پانی سقائے میں رہتا ہے اور ستایہ مسجد کے اندر ہے باہر تازہ پانی موجود ہے گرم پانی لینے کو بے غسل مسجد میں جانا جائز نہیں مگر وہی ضرورت کی حالت میں کہ اگر تازہ پانی سے نہائے گا تو صحیح تجربے یا طیب حاذق مسلم غیر فاسق کے بتانے سے معلوم ہے کہ بیمار ہو جائے یا مرض بڑھ جائے گا اور باہر کہیں گرم پانی کا سامان نہیں کر سکتا نہ اندر سے کوئی لا دینے والا ہے تو تیمم کر کے اندر جا کر لاسکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۰:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ نہائے کی حاجت ہو اور اس حالت میں مسجد کے لوٹے وغیرہ کو ناپاک ہاتھ سے چھونا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

ہاتھ پر اگر کوئی نجاست لگی ہے کہ ہاتھ سے چھوٹ کر لگ جائے گی، چھونا جائز نہیں اگر لوٹا نہ مسجد کا ہونہ کسی دوسرے شخص کا بلکہ خود اپنی ملک ہو کہ بلا ضرورت پاک شے کو ناپاک کرنا ناجائز و گناہ بحر الرائق بحث ماء مستعمل میں بدائع سے ہے۔ تبخس الظاهر حرام اور اگر کوئی نجاست نہیں۔ صرف نہانے کی حاجت ہے تو جائز ہے اگرچہ ہاتھ یا لوٹا تر ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۱:

استنجا یعنی پیشاب پاخانہ کے بچے ہوئے پانی سے جائز ہے یا نہیں اور وضو کی حرمت میں اس وجہ سے فرق تو نہیں آتا کیا؟

الجواب:

جائز ہے اور اس میں حرمت وضو کا کچھ خلاف نہیں کہ یہ پانی استعمال میں نہ آیا۔

کمالا یخفی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

مسئلہ ۴۲:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر پکی ہوئی کھجڑی یا چاول میں یا چونے میں چوہے کی میٹھی نکلے تو کیا حکم ہے؟

الجواب:

چوہے کی میٹھی اگر چاول کھجڑی روٹی وغیرہ کھانے کی چیزوں میں نکلے اسے پھینک کر وہ اشیاء کھالی جائیں بشرطیکہ اس کا رنگ یا بو یا مزہ ان میں نہ آگیا ہو اور اگر چونے میں نکلے اور چونا جما ہوا ہے تو ان کے قریب کا پھینک کر کھالیں اور بہتا ہوا ہے تو اس سب سے احتراز کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۳:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ قیمت جلد قربانی یا عقیقہ براہ راست مسجد یا مدرسہ دینیہ میں صرف کی جاسکتی ہے یا تمسک مسکین کی ضرورت واقع ہوگی؟

الجواب:

ہاں جلد براہ راست صرف کی جاسکتی ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واتجروا

اور اگر مسجد مدرسہ میں دینے کے لئے داموں کو فروخت کی تو دام بھی براہ راست صرف کیے جاسکتے ہیں۔ تین الحقائق میں ہے۔

لانه قرۃ کا التصدق۔

ان صورتوں میں تمسک مسکین کا ضروری جاننا شرع مطہرہ میں زیادت کرنا جس پر کوئی دلیل شرعی نہیں تو اپنی طرف سے ایجاب و ایجاد ہوا۔

ما نزل اللہ بہا من سلطان۔

ہاں اپنے خرچ میں لانے کے لئے داموں کی نیچی تو اس کی سبیل تصدیق ہے کہ ملک خبیث ہے براہ راست مسجد و مدرسہ میں نہ دے۔

فان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب

اس سوال کا جواب پہلے فتویٰ میں نظر نہ آنا عجیب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۸۵۲:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرح متین ان مسائل میں (۱) از روئے شریعت اسلامیہ قبرستان کا بیع و رہن جائز ہے یا نہیں (۲) قبرستان کی زمین کسی کی ذاتی ملکیت ہو سکتی ہے یا نہیں اور مخصوص قبرستان بنانا کیسا ہے اور اس کی نسبت کیا احکام شرعی ہیں (۳) قبروں کو منہدم کرتے ہوئے یا برباد کر دیتے ہوئے یا کھودتے ہوئے دیکھ کر کوئی مسلمان ایسا کرنے والے کو روکنے کا شرعاً مجاز ہے یا نہیں۔ (۴) قبرستان میں یا ان کی زمین متعلقہ میں بول و براز یا گندگی وغیرہ پھینکنا یا قبرستان کو گندگی کا مخزن بنانا کیسا اور اس کی نسبت کیا حکم ہے۔ (۵) مسلمانوں پر قبرستان کی حرمت کس حد تک واجب ہے؟ بینوا تو جروا۔

الجواب:

(۱) و (۲) عامہ قبرستان وقف ہوتے ہیں اور وقف کے بیع اور رہن حرام ہے اور جو خاص قبرستان کسی کی ملک ہو جس میں اس نے مردے دفن کئے ہوں مگر اس کام کے لئے وقف نہ کیا ہو وہ بھی مواضع قبور کو نہ بیچ سکتا ہے نہ رہن کر سکتا ہے نہ رہن میں تو جین اموات مسلمین ہے اور ان کی تو جین حرام ہے۔ (۳) حرام ہے مگر یہ کہ کسی کی مملوک زمین میں بے اجازت کے کسی نے مردہ دفن کر دیا ہو اور اس نے اسے جائز نہ رکھا تو اسے اس کے نکلوا دینے اور زمین خالی کر لینے اور کھیتی اور عمارت ہر شے کا اختیار ہے۔ (۴) جو شخص ایسے جرم شدید کا مرتکب ہو مسلمان پر واجب ہے کہ بقدرت اسے روکے جو اس میں پہلو جچی کرے گا اس فاسق کی طرح مستحق عذاب نار ہوگا۔

قال اللہ تعالیٰ کانوا الا یتناہون عن منکر فعلوه لبئس ما کونوا یفعلون۔

(۵) حرام حرام سخت حرام اور اس کا مرتکب مستحق عذاب نار و غضب جبار ہے۔ (۶) قبور مسلمین پر چلنا جائز نہیں۔ بیٹھنا جائز نہیں اس پر پاؤں رکھنا جائز نہیں یہاں تک کہ ائمہ نے تصریح فرمائی کہ قبرستان میں جو نیاراستہ پیدا ہو اس میں چلنا حرام اور جس کے اقرباء ایسی جگہ دفن ہوں کہ گردان کے اور قبریں ہو گئیں اور اسے ان کی قبور تک اور قبروں پر پاؤں رکھے بغیر جانا ممکن ہے وہ دور ہی سے فاتحہ پڑھے اور پاس نہ جائے زیادہ تفصیل ہمارے رسالہ ”الہاک الوہابین“ میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۹:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ قبور پر روشنی کا کیا حکم ہے؟

الجواب:

قبر پر خواہ کہیں حاجت سے زیادہ اور بے منفعت روشنی کہ لغو اسراف ہو ممنوع ہے۔ یونہی خود قبر پر چراغ رکھنا کہ سقف قبر حق میت ہے اور اس میں اس کی ذیبت اور جوان مخدرات سے پاک ہو وہاں روشنی ممنوع نہیں مثلاً قبر جبکہ سربراہ ہو یا مزار کسی ولی اللہ کا ہو وہاں اس نیت سے کہ نگاہ عوام میں باعث وقار ہو اس علامت سے جائیں کہ مزار کسی محبوب خدا کا ہے اسے تبرک چاہیں اس کے پاس حق تعالیٰ سے دعا کریں یہ صورتیں جواز کی ہیں جن کی ممانعت پر شرع سے اصلاً دلیل نہیں فقر غفرلہ تعالیٰ نے خاص اس مسئلہ میں رسالہ طوابع النور فی حکم السراج علی القبور لکھا تحقیق مقام اس میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۰:

بعض بلاد میں بروز عیدین یا استقاء لوگ مل کر علم شہر میں قصائد نعت نبی (ﷺ) پڑھتے ہوئے عید گاہ تک لے جاتے ہیں یہ کیسا ہے۔ بینوا تو جروا؟

الجواب:

جبکہ اس کے ساتھ کوئی منکر شرعی نہ ہو اور جمع مسلمین و علامت جماعت اہل دین کے سوا اور کوئی غرض بیجا مرفی نہ ہو تو علم مذکور کا عید گاہ تک لے جانا بلاشبہ جائز و مباح ہے جس کی ممانعت پر شرع مطہرہ سے اصلاً دلیل نہیں اور یہی اس جواز کو بس ہے۔ علامہ عبدالغنی نابلسی پھر علامہ شامی شرح تنویر میں فرماتے

ليس الاحتياط في الافتراء على الله تعالى باثبات الحرمة الكراهته الذين
لا يد لهما من دليل بل في القول هالا باجة التي هي الاصل

علاوہ ازیں صحیح بخاری شریف میں ایک باب وضع کیا۔ باب العلم بالمصلیٰ اور اس میں حدیث روایت کی

عن عبدالرحمن بن عباس قال سمعت ابن عباس رضي الله عنهما
قيل له اشهدت له مع النبي (ﷺ) قال نعم ولو لا مكاني من الصغير ماشهدته حتى
الى العلم الذي عند دار كثير ابن الصلت فصلى ثمه خطب الخ۔

یعنی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے پوچھا آپ عید میں حضور اقدس (ﷺ) کے ساتھ حاضر ہوئے ہیں فرمایا ہاں اس قرب منزلت کے سبب
جو بارگاہ رسالت میں مجھے حاصل ہے ورنہ بچپن کے باعث حاضر نہ ہوتا۔ حضور عید گاہ کو تشریف لے گئے یہاں تک کہ اس علم کے پاس پہنچے جو کثیر بن
الصلت کے مکان کے قریب تھا اول نماز پڑھی پھر خطبہ فرمایا علماء تجویز فرماتے ہیں کہ یہاں علم بمعنی نشان ہو مجمع البہار میں ہے۔

منه الى العلم الذي عند دار بفتح عين ولا الرية

عید گاہ زمانہ اقدس میں کف دست میدان تھی۔ علماء فرماتے ہیں کثیر بن ابن الصلت کا مکان بعد کو بنا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے موضوع علم کا پتا
دیئے کو اس کا نام لیا۔ ارشاد الساری میں ہے۔

الذار المذكورة بعد العهد النبوي وانما عرف المصلي بال شهرتها علم

یعنی نشان کے لئے وہاں یہی طریقہ معقول کہ روز عید لے جاتے۔ پھر واپس جاتے ہوں اس تقدیر پر یہ صورت عیدین کا خاص جزئیہ ہے۔
و تفصيل المسئلة في فتاوانا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ نفس علم کا حکم ہے ہاں جہاں اس سے کوئی محذور شرعی ہوتا ہو مثلاً جن بلاد میں محرم کے علم رائج ہیں۔ عوام اسے ان سے ان کے جواز پر استدلال کریں
اور فرق سمجھانے کی ضرورت پڑے وہاں اس سے احتراز ہی کیا جائے کہ کوئی امر ضروری نہیں اور احتمال وقتہ و فساد عقیدہ ہے نہ ہر ایک کو سمجھا سکیں گے اور
نہ ہر ایک کو سمجھانے سے سمجھے گا تو ایسی بات کرنی کیا ضرورت حدیث میں ارشاد ہوا **ایاک وما يعتذر منه** واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۱:

بسم اللہ الرحمن الرحیم کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نماز پڑھنا اس مسجد میں جس میں قبر واقع ہو جائز ہے یا نہیں اور اگر قبر ایک جانب کو مسجد
سے خارج ہو تو کیا حکم ہے؟

الجواب:

قبر اگر مسجد سے خارج ایک جانب کو واقع ہے تو جواز نماز میں کچھ شبہ نہیں۔

قال في البحر الرائق و ذكر في الفتاوى اذا غسل مرضا من الحمام ليس

فيه تمثال لا باس به وكذا في المقبرة اذا كان فيها موضع اعد للصلوة وليس فيه قبر

ولا نجاسة انتهى ومثله في ملنية المصلي وغنيه المبتدى قلت فانا كان موضع في المقبرة

اعد للصلوة احاطت به القبور لم يكن بالصلوة به با لس فما ظنك بالمسجد الذي بجنبه قبر

خارج عن جلد اره واقع عن يمينه اويساره انه الا ولى بالجواز و اجد ار

اور اگر داخل مسجد ہے تو نماز اس کے اوپر پڑھنا مکروہ ہے۔

قال الشيخ السيد محمد امين الشهير بابن العابدین فی ردالمختار وعلى الدر

المختار تكره الصلوة على القبر والى القبر لو ودوا النهى عن ذلك انتهى

اور ان کی جانب منہ کر کے نماز پڑھنا چھوٹی مسجدوں میں مطلقاً مکروہ ہے اور مسجد کبیر اور صحرائیں اگر قبرین میں مسجد کی جگہ واقع ہو مکروہ ہے ورنہ نہیں

قال فی الفتاوی الهندیة الشهيرة بالفتاوی الغالمکیریة ان کان بینہ وبين القبر المقدار مالو کان

فی الصلوة ویمر انسان لا یکره فیهنا ایضا لا یکره و کذا فی التاتار خالية انتهى قال الشيخ الامام

المفتی علاؤ الدین محمد بن علی بن محمد علی بن عبدالرحمن بن محمد الحصکفی الدمشقی

فی الدار المختار شرح تنویر الابصار ولا یفسدها مرد مراری السحراء او بمسجد

کبیر بموضع سجوده فی الاصح او مروره بین یدیہ الی حائط القبلة فی بیت و

مسجد صغیر فانه کبقعة واحدة وان اثم المار انتهى ملتقطاً

اور بعض ائمہ کے نزدیک مطلقاً بخود کا اعتبار ہے صحرا ہو یا مسجد صغیر ہو یا کبیر

قال امام احمد بن محمد الحطیب العسطنانی فی الرشاد الساری لشرح صحیح البخاری

فالبیضاوی لما كانت اليهود والنصارى یسجدون لقبور الانبیاء تعظیماً لشانهم ویجعلونہا قبلة

یتوجهون فی الصلوة نحوھا واتخذوها اوثاناً لعنهم النبی (ﷺ) ومنع المسلمین عن ذلك ما من

اتخذ مسجداً فی جوار صالح وقصد التبرک بالقبور منه لا تعظیم ولا للتوجه الیه فلا یدخل فی

الوعید المذكور انتهى وقال الشيخ عبدالحق بن سیف الدین بن سعد الله المحدث الدهلوی

البخاری فی شرح مشکوٰۃ عن بعض الائمة واما اتخاذ مسجد لحوار بنی اوعبد صالح والصلوة

فیه عند قبره لا تعظیمة او التوجه نحو القبر بل لحصول مدد منه ولتکمیل العبادة ببركة مجاورة

ببركة مجاورة ارواحهم الطاهرة فلا حج فی ذلك انتهى.

بقول مرزا جناب اسماعیل و مرقد حضرت ہاجرہ عین عظیم میں واقع ہے۔ معہد ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ہا مر جناب رسالت علیہ افضل

الصلوة والحق یہ اس میں نماز پڑھی اور آپ نے اس نماز کو قائم مقام الصلوة فی الکعبہ کے قرار دیا۔

روای الامام ابو داؤد و سلیمان بن الاشعث بن اسحق بن بشیر السجستانی والحافظ ابو عیسیٰ

محمد بن عیسیٰ بن سورة بن موسیٰ بن الضحاک السلمی الترمذی ولفظ لابی عیسیٰ قال

حدثنی فتلیة فذكر باسناده عن عائشة قالت كنت احب ان ادخل البيت فاصلى فيه فاخذ رسول

الله (ﷺ) بیدی فادخلنی الحجران اردت دخول البيت فانما هو قطعة من البيت الحديث قال

ابو عیسیٰ! هذا حديث حسن صحيح قال العلامة مجد الدين محمد بن يعقوب الشيرازي الفيروز آبادي في القاموس الحجر بالكسر ماهواه الحطيم المدار بالكعبة شروها الله من جانب الشمال انتهى بالالقتاط قال الامام الحصكفي في الدار المفتار وبه قبر اسماعيل وهاجر انتهى وقال ابن دريد في الحجره فيه قبرها وانبها اسماعيل على نبينا وعليه الصلوة فالسلام انتهى كذا قال لقاضي الامام ابو محمد بدر الدين شيخ الاسلام محمود بن احمد يعلن في النياية حاشية الهداية والعلم عند ربي منه البدايه واليه النهايه .

لاشك في صحت جواز الصلوة	الجواب الجواب
على ما صرح به المجيب المصيب	العبد المذنب احمد رضا
على ما صرح به المجيب المصيب	محمد نقی علی عفی عنه
محمد يعقوب علی	عفی عنه بحمد المصطفى (ﷺ)
اجاد المجيب و افاد	اصاب من اجاب
عفی عنه	محمد سلطان حسن عفا الله عنه
محمد احسن الصديقي	محمد نقی عفی عنه
محمد احسن الصديقي	احمد رضا خان عفی عنه

مسئلہ ۳۲:

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام اوام فیضہم المولیٰ العلام ان مسائل میں بیجا تو جروا؟

الجواب:

(۱) ایک صاحب مسمی مولوی اشرف علی ساکن قصبہ تلہر ضلع شاہجہان پور دوسرے صاحب حکیم عبداللہ متیم تلہر ہیں۔ حکیم صاحب کا بیان ہے کہ یزید فاسق فاجر نہ تھا اس کو برائہ کہا جائے اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو اس کے وہاں نہ جانا چاہیے تھا کیوں گئے اور یہ ملکی جنگ تھی دوسرے یہ کہ نماز فجر کے بعد مسلمانوں نے ان سے مصافحہ کرنا چاہا انہوں نے مصافحہ نہ کیا اور بدعت بتایا۔ کیا حکیم صاحب کا یہ بیان سراسر غلط نہیں۔ کیا انہوں نے حضرت سید الشہد ارضی اللہ عنہ کی شان ارفع واعلیٰ میں گستاخی نہ کی۔ اور کذب بیانی نہ دی۔ کیا مصافحہ سے دست کشی وانکار اس امر کو ثابت نہیں کرتا کہ ان کی مراد بدعت سیئہ ہے اور ان کا یہ فعل وہابیہ ہے۔

(۲) اول الذکر مولوی صاحب ایک زمانہ تک مدرسہ مولوی یسین واقع بریلی محلہ سرائے خام کے مدرس رہ چکے ہیں کیا ان کی وہابیت کو اسی قدر کافی نہیں کہ بد مذہب کے مدرسہ میں ملازم رہ کر اس مدرسہ کے دستور العمل درس تعلیم کی پابندی کر کے درس دیا چہ جائے کہ علم غیب حبیب خدا سید ہر دوسرا علیہ افضل التحیۃ والثناء میں وہابیہ نہ خیال مغویانہ قیل وقال ہے۔

جو کوئی شخص صحیح العقیدہ علم حضور سراپا نور کو روز ازل سے قیامت تک کے تمام اشیاء ذرہ ذرہ کلیہ وجزئیہ محیط جانے اور ان کے واسطے ماکان و مایکون کا علم مانے اور قائل علوم غیب خمسہ ہو وہ شخص ان مولوی صاحب کے نزدیک مفصل وضال قائل عقاب و نکال۔

کا بر علمائے اہلسنت کثر ہم اللہ تعالیٰ کی شان میں جن کی مدح وستائش میں مفتیان عظام اور علمائے ذی الاحترام حرمین طہمین وروم وشام وغیرہم مباغثہ فرمائیں اور ان کو پیشوا و سردار علمائے اہلسنت بتائیں یہ صاحب بیہودہ الفاظ و ناشائستہ کلمات زبان پر لائیں۔

ان صاحب کے تمام اوصاف میں ہاشتنانے مدرسہ مذکورہ حکیم صاحب مذکورہ بھی شریک وہم خیال۔ یہ دونوں صاحب مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند و مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی اشرف علی تھانوی کو اپنا پیشوا جانتے ہیں اور سرتاج اہلسنت مانتے ہیں۔ کیا یہ دونوں صاحب کم سے کم بدعتی و بد مذہب نہیں کیا ان کے ساتھ (ان احادیث واقوال کے مطابق عمل نہ کیا جائے جو فتاویٰ الحرمین میں طبع ممبئی میں مذکور ہیں۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ ایاکم وایاہم لایضلونکم ولا یفتونکم

صحیح مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی (ﷺ) نے فرمایا ان لوگوں سے الگ رہو انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں، کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔

ولا بی داؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی ﷺ وان مردو

افلا تعود وہم وان ماتوا فلا تشہد وہم

ابوداؤد کی حدیث میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے نبی (ﷺ) نے فرمایا وہ بیمار پڑیں پوچھنے نہ جاؤ مرجائیں تو جنازہ پر حاضر نہ ہو۔

زاد بن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ وان یقتسموہم فلا تسلما علیہم

ابن ماجہ نے بروایت جابر رضی اللہ عنہ اس قدر اور بڑھایا جب انہیں ملو تو سلام نہ کرو۔

وعند العقیلی عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ لا تجالسوہم

وتشاربوہم ولا تواقلوہم ولا تناکحوہم۔

عقیلی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی نبی (ﷺ) نے فرمایا ان کے ساتھ نہ بیٹھو۔ ساتھ پانی نہ پیو۔ ساتھ کھاؤ نہ شادی بیاہت کرو۔

زاد ابن حبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا تصلوا معہم۔

ابن حبان نے انہیں کی روایت سے زائد کیا ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔

وللد یلمی عن معاذ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ انی بری منہم وہم براء

منی جہادہم کجہاد الترمک والد یلم۔

یلمی نے معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی (ﷺ) نے فرمایا میں ان سے بیزار ہوں۔ وہ مجھ سے بے علاقہ ہیں ان پر جہاد ایسا ہے جہاد کا فرمان ترک و دہلیم پر۔

ولا بن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ اذا رایتم صاحب بدعة

فاکفروا فی وجہۃ فان اللہ یرغض کل مبتدع ولا یجوز احد منہم علی صراط

لکن یتنافتون فی النار مثل الجراد والد باب۔

ابن عساکر رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ سے راوی نبی (ﷺ) فرماتے ہیں جب کسی بد مذہب کو دیکھو تو اس کے رو برو اس سے ترش روئی کرو۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر بد مذہب کو دشمن رکھتا ہے ان میں کوئی پل صراط پر گزرنے پائے گا بلکہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آگ میں گر پڑیں گے جیسے مڈی اور کھیاں گرتی ہیں۔

والطبرانی وغیرہ عن عبد اللہ بن بشیر رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ من وتر

صاحب بدعة فقد اعان علی ہدم الاسلام

جو کسی بد مذہب کی توقیر کرے اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی۔

وله في الكبير ولا بی نعيم في الحلية عن معاذ رضى الله عنه عن النبي (ﷺ) من مشى الى صاحب بدعة ليوقره فقد اعان على هدم الاسلام وغيره من الاحاديث .

میز طبرانی معجم کبیر ابو نعیم نے علیہ میں معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں جو کسی بد مذہب کی طرح اس کی توقیر کرنے کو چلے اس نے اسلام ڈھانے میں اعانت کی اور اس کے سوا اور حدیثیں ہیں۔

قال العلماء في كتب العقاد كشرع المقاصد وغيره ان حكم المبتدع البعض والاهانة والرد والطرود

علماء کتب عقائد مثل شرع مقاصد وغیرہ میں فرماتے ہیں کہ بد مذہب کا حکم اس سے بغض رکھنا اس ذلت کو دنیا اس کا رد کرنا اسے دور ہانکنا۔

وفي غنية الطالبين قال فضيل بن عياض من احب صاحب بدعة احبط الله عمله واخرج نور الايمان من قبله واذا علم الله عز وجل من رجل انه مبغض لصاحب بدعة رجوت الله تعالى ان يغفر ذنوبه وان قل علمه واذا ريت مبتدعا في طريق فخذ طريقا اخر .

غنی الطالبین شریف میں ہے فضیل ابن عیاض نے فرمایا جو کسی بد مذہب سے محبت رکھے اس کے عمل حبط ہو جائیں اور ایمان کا نور اس کے دل سے نکل جائے گا اور جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو جانے کہ وہ بد مذہب سے بغض رکھتا ہے تو مجھے امید ہے کہ مولیٰ سبحانہ و تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے اگرچہ اس کے عمل تھوڑے ہوں جو کسی بد مذہب کو راہ میں آٹا دیکھو تو تم دوسری راہ ہو لو۔

(۳) جب شرع مطہر نے ایسے لوگوں سے اس درجہ نفرت دلائی اور اس قدر برائی بیان فرمائی تو کیا مسلمانوں کا فرض مذہبی نہیں کہ ان کو مسجد میں آنے سے روکیں ان سے ہر قسم کا قطع تعلق کریں۔ علی الخصوص وہ شخص جس کے ہاتھ میں مسلمانوں کا کام ہو اور مسلمان اس کو مانتے ہوں اور عزت اور وقار کی نظر سے دیکھتے ہوں خواہ باعث علم یا بجمت پیری مریدی یا بخيال تو انگریز وغیرہ وغیرہ اس پر سخت ضروری کہ ان کو دخول مسجد سے حتی الوسع روکے اور ان کے ساتھ میل جول سے مسلمانوں کو باز رکھے جو شخص ان مولوی صاحب و حکیم صاحب کے خیالات باطلہ و حالات فاسدہ پر مطلع ہو کر ان دونوں کو امام بنانے اور ان کے پیچھے نماز پڑھے، کہے یہ مولویوں کے جھگڑے ہیں ہمیں ان سے کیا سروکار آخر یہ دونوں عالم تو ہیں کہ وہ زبان کا را اور انہیں مفیدین فی الدین میں سے نہیں اور وہ نماز اسکی باطل و مردود نہیں حالانکہ جن تین علمائے مذکورین کو یہ دونوں پیشوا جانتے ہیں ان کے بارے میں مفتیان و علمائے مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ نے یہ حکم دیا جیسا کہ فتاویٰ حسام الحرمین میں مذکور ہے۔

ان هولاء العراق الوقعين في السوال غلام احمد القادياني و رشيد احمد ومن تبة كخييل احمد الانبهي و اشر فعلي وغيرهم لا شبهة في كفرهم بلا مجال بلا لا شبهة في كفر من شك في كفرهم بحال من الاحول .

بے شک یہ طائفے جن کا تذکرہ سوال میں واقع ہے۔ غلام احمد قادیانی اور رشید احمد گنگوہی اور جو اس کے پیرو ہوں جیسے خلیل احمد انجیٹی اور اشرف علی وغیرہ ان کے کفر میں شبہ نہیں اور نہ شک مجال بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے تو اس کے کفر میں شبہ نہیں اسی میں ہے۔

اظهر فضائحهم القبيحة في معتمد المستند فلم يبق من نتجائهم الفاسدة فيه الاوزار يقها فليكن

من التمسك بتلك العجالة السنية تظفر في بيان الرد عليهم بكل واضحة دامغة حليلة لاسيما
المتصدى لحل راية هذه الفرفة المارقة التي تدعى بالوهابية ومنهم مدعى النبوة غلام احمد
القادياني والمارقة لآخر المنقضى لسان الالوهية والرسالة قاسم النانوتوى و رشيد احمد
الگنگوہی و خلیل احمد الانبہتی و اشرف علی التانوی و من خذا حدوہم انتہی بقدر الضرورة.

مصنف نے اپنی کتاب معتمد المستند میں اس گروہ کی بری رسوائیاں کیں۔ پس ان کے فاسد عقیدوں سے ایک ایک بھی بغیر پوچھ لچر کئے نہ چھوڑا تو اسے
مخاطب تجھ پر لازم ہے کہ اس روشن رسالہ کا دامن پکڑے جسے مصنف نے بزدلی لکھ دیا تو ان گروہوں کے رو میں ہر ظاہر روشن و سرکوب و دلیل پائے گا۔
خصوصاً جو اس گروہ خارج از دین کون ہے جسے وہابیہ کہا جاتا ہے اور ان میں مدعی نبوت غلام احمد قادیانی ہے اور دین سے دوسرا نکلنے والا شان الوہیت
و رسالت گھٹانے والا قاسم نانوتوی و رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبہشی اور اشرف علی تھانوی اور جو ان کی چال چلا اسی میں ہے۔

وبالجملة هو لاء الطائف كلهم كفار مرتدون خارجون عن الاسلام باجماع المسلمين وقد قال
في البزازیة والدرر والغرر والفتاوی الخیریہ والانہر والدر المختار و غیرہا من معتمدات الاسفار
فی مثل هؤلاء الکفار من شک فی کفرہ وعذابه فقد کفرا وقال فی الشفاء الشریف ونکفر من لم
یکفر من دان بغير ملة اسلام ادرقف فیہم او شک اھ وقال فی البحر الرائق و غیرہ من حسن
کلام اهل الاهواء او قال معنوی او کلامہ معنی صحیح ان کان ذالک کفرا من القائل کفر
لمحسن اھ وقال الامام ابن حجر فی الاعلام فی فصل الکفر التفرق علیہ بین ائمتنا الاعلام
من تلقط بلفظ الکفر یکفر و کل من استحسنة او رضی به یکفر اھ

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ طائفے سب کے سب (اسمعیلیہ، نذیریہ، امیریہ، قاسمیہ، مرزائیہ، رشیدیہ، اشرفیہ) مرتد ہیں۔ باجماع امت اسلام سے خارج
ہیں اور بے شک بزاز یہ اور دروغ اور فتاویٰ خیریہ اور مجمع الانہر اور در مختار وغیرہ معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا ہم اسے کافر کہتے ہیں
جو ایسے کو کافر نہ کہے جس نے ملت اسلام کے سوا کسی ملت کا اعتقاد کیا یا ان کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے اور بحر الرائق وغیرہ میں فرمایا جو
بد دینوں کی بات کی تحسین کرے یا کہے کچھ معنی رکھتی ہے یا اس کے کلام کے کوئی صحیح معنی ہیں اگر اسے کہنے والے کی وہ بات کفر تھی تو یہ جو اس کی تحسین
کرتا ہے۔ یہ بھی کافر ہو جائے گا اور امام ابن حجر نے کتاب الاعلام کی اس فصل میں جس میں وہ باتیں گنائی ہیں جن کے کفر ہونے پر ہمارے ائمہ اعلام کا
اتفاق ہے۔ فرمایا جو کفر کی بات کہے وہ کافر ہے اور اس بات کو اچھا بتائے یا اس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے۔ انتہی۔

تو موافق ارشاد علمائے مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ و مطابق حکم معتمد المستند نذیر حسین دہلوی و امیر احمد سہوانی و امیر حسن سہوانی و قاسم نانوتوی و مرزا غلام احمد
قادیانی و رشید احمد گنگوہی و اشرف علی تھانوی اور ان سب کے مقلدین و تبعین و پیروان و مدح خوں باتفاق علمائے اعلام کافر ہوئے اور جو ان کو کافر نہ
جانے ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی بلاشبہ کافر ہے چچا نیکہ پیشوا اور سردار جانا۔

والعیاذ باللہ الکریم و هو یهدی من یشاء الی صراط مستقیم .

ہم کو چونکہ اختصار منظور تھا، لہذا ان گمراہ گروہوں کافروں کے وہ اقوال ملعونہ و مردودہ جن پر حکم فسق و کفر کو لگایا بالکل نقل نہیں کئے اور ان اقوال پر علمائے
حریمین نے جس قدر الزام لگائے ہیں ان میں سے صرف دس پانچ تحریر ہو جو صاحب ان فرق باطلہ عقوبت مآل اور ان پر احکام علمائے اہل کمال پر اطلاع
چاہیں وہ قلوبی الحرمین و حسام الحرمین کا مطالعہ فرمائیں۔

(۳) ایسے نازک وقت میں کہ چہارم طرف سے دین اسلام پر حملے ہو رہے ہیں اور بیچ کنان سنت یکبارگی ٹوٹ پڑے ہیں۔ کیا علمائے اہلسنت پر

واجب نہیں کہ اپنے علم کو ظاہر کریں اور میدان میں آ کر تحریر یا تقریر احیائے سنت و امانت بدعت و نصرت ملت فرمائیں۔ اگر ایسا نہ کریں سکوت و خاموشی سے کام لیں تو کیا اس حدیث شریف کے مورد نہ ہوں گے جو قناتوی الحرمین میں مذکور ہے۔

قال الامام ابن حجر المکی فی الصواعق المحرقة ان الحاصل الدعی لی علی التالیف فی ذلک وان کنت قاصرا عن حقائق ما هنالك ما اخرجہ الخطیب البغدادی فی الجامع وغیره انه (علیہ السلام) قال اذا اظهرت الفتن او قال البدع وسب اصحابی فليظهر العالم علمه فمن لم يفعل ذلک فعليه لعنة الله والملئكة والناس اجمعين لا يقبل الله منه صرفا.

امام ابن حجر کی صواعق محرقة میں فرماتے ہیں واضح ہو کہ اس تالیف پر میرے لئے باعث و سبب اگرچہ میرے ہاتھ یہاں کے حقائق سے کوتاہ ہے۔ وہ حدیث ہوئی جو خطیب بغدادی نے جامع میں اور ابن کے سوا اور محدثین نے روایت کی کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جب نکتے یا فرمایا بد مذہبیاں ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو برا کہا جائے تو واجب ہے عالم اپنا علم ظاہر کرے جو ایسا نہ کرے گا۔ اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کے فرض قبول فرمائے گا نہ نفل۔

(۵) جو شخص مسجد میں آ کر اپنی زبان سے لوگوں کو ایذا دیتا ہو اس شخص کو مسجد سے نکلنے کا حکم ہے اس کے نکالنے کے بارے میں درمختار کا یہ قول نص صریح ہے یا نہیں

واكل نحوثوم ويمنع منه وكذاكل مردو لو بلسانه.

یعنی مسجد میں داخل ہونے سے بدبودار چیزوں مثلاً کچا لہسن کھانے والے کو منع کیا جائے اور اسی طرح ہر ایذا دینے والا اگرچہ زبان سے دیتا ہو دخول مسجد سے روکا جائے۔ رد المحتار میں تحت

قول واكمل نحوثوم فرمایا ای كبصل و نحو فماله رائحة كريهة للهديت الصحيح في النهي عن قربان اكل الثوم والبصل المسجد قال الامام العيني في شرح على صحيح البخاري قلت علة النهي اذى الملائكة واذ المسلمين .

یعنی جیسے پیاز وغیرہ ان چیزوں سے جن میں بدبو ہو یہ حکم موافق حدیث صحیح ہے جو کچا لہسن اور پیاز کھانے والے کی ممانعت دخول مسجد میں ہے امام عینی نے اپنی کتاب میں جو صحیح بخاری پر لکھی ہے فرمایا میں کہتا ہوں دخول مسجد سے ممانعت کا ایذا اے مسلمانان ہے۔

والحمد لله رب العلمين وفضل الصلوة واكمل التسليمات على اشرف الانبياء والمرسلين وعلى اله وصحبه ومن تبعهم اجمعين .
فقير محمد ضياء الدين المكي بابي المساكين .

الجواب:

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبى بعده واله وصحبه المكرمين عنده وسائر المسلمين المتبعين بعده فاضل سائل بلکہ مجیب سلمہ القریب الحیب کا سوال خود ہی جواب و حق و صواب ہے۔ فمادذا بعد

الحق الاضلال ہمیں زید و عمر کی شخصیت سے کام نہیں، احکام شرعیہ عام ہوتے ہیں جس سے یہ امر صادر ہوا کہ یہ حکم ہے کہ باشندے خاک ہو یا جھنڈے باشند اسی عوام کے طور پر ہم کلام کریں گے اگر فلاں فلاں اس کے مصداق تو ضرور انہیں ان کے احکام کے استحقاق ہیں ورنہ جس پر صادق وہ مستحق و لائق

والله يقول الحق وهو يهدي السبيل وحسبنا الله ونعم الوكيل .

(۱) یزید پلید علیہ ما یتخذه من العزیز الجید قطعاً یقیناً باجماع اہل سنت فاسق فاجر و جری علی الکبائر تھا اس قدر پر اہل سنت کا اطلاق و اتفاق ہے صرف اس کی تکفیر و لعن میں اختلاف فرمایا امام بن حنبل رضی اللہ عنہ اور ان کے اتباع و موافقین اسے کافر کہتے ہیں اور یہ تخصیص نام اس پر لعنت کرتے ہیں اور اس آیت کریمہ سے اس پر سند لاتے ہیں۔

فهل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم اولئک

لعنہم اللہ فاصمہم واعمی ابصارہم

کیا قریب ہے کہ اگر والی ملک ہو تو زمین میں فساد کرو اور اپنے نسبی رشتہ کاٹ دو یہ ہیں وہ لوگ جن پر اللہ نے لعنت فرمائی تو انہیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں شک نہیں کہ یزید نے والی ملک ہو کر زمین میں فساد پھیلا یا یا حرمین طہین و خود کو کعبہ معظمہ و روضہ طیبہ کی سخت بے حرمتیاں کیں۔ مسجد کریم میں گھوڑے باندھے ان کی لید اور پیہ شام منبر اطہر پر پڑے تین دن مسجد نبوی (ﷺ) بے اذان و نماز رہی۔ مکہ و مدینہ و حجاز میں ہزاروں صحابی و تابعین بے گناہ شہید کئے کعبہ معظمہ پر پتھر پھینکے خلاف شریف پھاڑا اور جلایا۔ مدینہ طیبہ کی پاک دامن پارسانیں تین شبانہ روز اپنے خبیث لشکر پر حلال کر دیں۔ رسول اللہ (ﷺ) کے جگر پارے کو تین دن بے آب و آنا رکھ کر مع ہمراہیوں کے تیغ ظلم سے پیسا سونچ کیا۔ مصطفیٰ (ﷺ) کے گود کے پالے ہوئے تن ناز نہیں پر بعد شہادت گھوڑے دوڑائے کہ تمام استخوان مبارک چور ہو گئے۔ سرانور کہ محمد (ﷺ) کا بوسہ گاہ تھا کاٹ کر تیر پر چڑھایا اور منزلوں پر پھرایا حرم محترم محذرات مشکوٰۃ نے رسالت قید کئے گئے اور بے حرمتی کے ساتھ اس خبیث کے دربار میں لائے گئے اس سے بڑھ کر قطع رحم اور زمین میں فساد کیا ہوگا۔ ملعون ہے وہ جو ان ملعون حرکات کو فسق و فجور نہ جانے قرآن عظیم میں صراحۃً اس پر لعنہم اللہ فرمایا لہذا امام احمد اور ان کے موافقین اس پر لعنت فرماتے ہیں اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ لعن و تکفیر سے احتیاط سکوت کی اس سے فسق و فجور متواتر ہیں۔ کفر متواتر نہیں اور بحال احتمال نسبت کبیرہ بھی جائز نہیں نہ کہ تکفر اور امثال و عیدات مشروط بعدم تو یہ بقول تعالیٰ فسوف یلوم غیا الامن تاب اور تو بہ تو دم غرغرہ مقبول ہے اور اس کے عدم پر جزم نہیں اور یہی احوط و اسلم ہے مگر اس کے فسق و فجور سے انکار کرنا اور امام مظلوم پر الزام رکھنا ضروریات اہل سنت کے خلاف ہے اور مخالفت و بددینی صاف ہے بلکہ انصاف یہ اس قلب سے متصور نہیں جس میں محبت سید عالم (ﷺ) کا شمع ہوا۔

وسیعلمہم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون .

شک نہیں کہ اس کا قائل ناہی مروود اور اہل سنت کا عدو و عنود ہے ایسے گمراہ بدوین سے مسئلہ مصافحہ کی شکایت بے سود ہے اس کی غایت اس قدر تو کہ اس نے قول صحیح کا خلاف کیا اور بلا وجہ شرعی دست کشی کر کے ایک مسلمان کا دل دکھایا مگر وہ تو ان کلمات ملعونہ سے حضرت بتول زہرا علی مرتضیٰ اور خود حضور سید الانبیاء (ﷺ) کا دل دکھا چکا ہے۔ اللہ واحد و قہار کو ایذا دے چکا ہے۔

والذین یوذون رسول اللہم عذاب الیہم مہینا . ان الذین یوذون اللہ ورسولہ

لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ و دعو لہم عذاب مہینا . واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) سائل نے یہاں بھی قطعیات کے ساتھ قرآن کو ضم قطعی کے ہوتے قرینی یا ظنی کی کیا بحث کسی مدرسہ خلاف کی نوکری یا علم

میں کھام یا علمائے اہل سنت کو سب دو شام تفصیل رکھتے ہیں جن کی اصلاً حاجت نہیں جب علماء حرمین طہیین زادہما اللہ شرفاً و کرمیما نانوتوی و گنگوہی و تھانوی کی نسبت نام بہ نام تصریح فرما چکے ہیں کہ یہ سب کفار مرتدین ہیں اور یہ کہ

من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر

جوان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر نہ کہ ان پیشوا اور سرتاج اہل سنت چنانہ بلاشبہ جو ایسا جانے ہرگز ہرگز صرف بدعتی و بد مذہب نہیں قطعاً کافر و مرتد ہے اور ان تمام احادیث کا کہ سوال میں فتاویٰ الحرمین سے مقبول ہو نہیں مورد ہے بلاشبہ اس سے دور بھاگنا اور اسے اپنے سے دور کرنا۔ اسے بعض اس کی اہانت اس کا رد فرض ہے اور تو قیر حرام و ہدم اسلام۔ اسے سلام کرنا حرام۔ اس کے پاس بیٹھنا حرام اس کے ساتھ کھانا پینا حرام اس کے ساتھ شادی بیابہت حرام اور قربت زنائے خالص اور بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا حرام مر جائے تو اس کے جنازے میں شرکت اسے مسلمان کا سا غسل کفن دینا حرام۔ اس پر نماز جنازہ پڑھنا حرام بلکہ کفر اس کا جنازہ اپنے کندھوں پر اٹھانا اس کے جنازے کی مشایعت حرام اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا حرام اس کی قبر پر کھڑا ہونا حرام اسے کے لئے دعائے مغفرت یا ایصال ثواب حرام بلکہ کفر **والعیاذ باللہ رب العلمین واللہ تعالیٰ اعلم**۔

(۳) جواب سابق میں واضح ہو چکا کہ ان سے ہر قسم کا قطع تعلق فرض ہے اور جب وہ تمام علمائے حرمین شریفین کے متفق علیہ فتویٰ سے کافر و مرتد ہیں تو مسجد میں تو ان کا کیا حق حدیث ابن حبان مذکور فتاویٰ الحرمین میں ہے **لا تصلو امعہم** ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو ان کے پیچھے تو نماز نہیں تو ان کے کھڑے ہونے سے صف قطع کے غیر نمازی حائل اور صف قطع کرنا حرام نبی (ﷺ) فرماتے ہیں۔ **من قطع صفا قطعہ اللہ جو صف قطع کرے اللہ اسے کاٹ دے** تو جو مسلمانوں میں سربر آوردہ ہو جو ان کے منع پر بلاقتہ و فساد قدرت رکھتا ہو اس پر فرض ہے کہ انہیں مسجد میں آنے سے روکے اور مسلمانوں کی نماز خراب ہونے سے بچائے کہ مسلمانوں کو نرمی و تعہیم اور جو نہ مانے اسے ہر جائز سختی و تشدد کے ساتھ ان کے میل جول سے باز رکھے کہ یہ نبی عن المنکر تا قدر قدرت فرض قطعی ہے اور جو نہ کرے وہ اسی مجرم کا اس کے عذاب میں ساتھی اصحاب سبت پر جب عذاب الہی نازل ہوا کہ **قلنا لہم کونوا قردة خاسئین** ہم نے ان سے فرمایا ہو جاؤ بندر و حاکارے ہوئے جو انہیں منع نہ کرتے تھے وہ بھی ان کے ساتھ بندر کر دیے گئے۔ منع کرنے والوں نے نجات پائی جو ان کے خیالات و حالات وہ بھی ان کے انہیں عالم جانے یا قابل امامت مانے ان کے پیچھے نماز پڑھے وہ بھی انہیں کی طرح کافر و مرتد ہے کہ **من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر** اس کے لئے حسام الحرمین کی وہ عبارتیں کہ سوال سوم میں مذکور ہوئیں کافی ہیں یونہی جو ان احکام ضروریات اسلام یہ مولویوں کے جھگڑے ہیں وہ بھی کافر ہے محیط و عالمگیری میں ہے۔

رجل قال آنها کہ علی آموزند داستان ها است کہ می آموزند او قال من علم

حلیہ را منکر م هذا کله کفر۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۵، ۴) بلاشبہ علمائے اہل سنت پر اعانت سنت و اہانت بدعت تحریراً و تقریراً بقدر قدرت فرض اہم و اعظم ہے اور ہر موذی کو مسجد سے نکالنا بشرط استطاعت واجب اگرچہ صرف زبان سے ایذا دینا ہو خصوصاً وہ جس کی ایذا مسلمانوں میں بد مذہبی پھیلاتا اور اضلال اغوا ہوان کی سند میں وہی احادیث و روایات کہ سائل فاضل نے ذکر کیں کافی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

عبدالمصطفیٰ احمد رضا خاں

محمدی سنی حنفی قادری

مفتیان کرام و فقہائے ذوی الاحترام کا اس بارے میں کیا ارشاد ہے۔ زید کہتا کہ جلد قربانی و عقیقہ مسجد و مدرسے صرف میں آسکتی ہے۔ بکر کا قول ہے کہ کسی فقیر کو دی جائے۔ وہ خرچ کر سکتا ہے کیونکہ یہ صدقہ ہے اور صدقات کی تفصیل کلام الہی نے فرمادی۔ **انما الصدقات للفقراء الایہ** سورہ توبہ اور حکم باری تعالیٰ ہے

فان تنازعتم فی شیء فردوه الی اللہ والرسول .

ہذا کلام ربانی کی طرف رجوع کی گئی نیز بکر کا بیان ہے کہ بر تقدیر صحت قول ترید اس کا ماخذ کہاں ہے امید کہ مسئلہ کی توضیح مع نقل عبارت فرمائی جائے۔

الجواب:

بے شک ہر منازعت میں اللہ و رسول ہی کی طرف رجوع لازم ہے مگر ہر ایک کو بلا واسطہ رجوع کی لیاقت کہاں نہیں دیکھئے۔ آیہ کریمہ صدقات سے مذکورہ مراد کہ اس میں ارشاد ہوتا ہے۔ **والعلمین علیہا** اور بکر نے اسے قربانی و عقیقہ کو شامل کر دیا۔ یہ بھی نہ دیکھا کہ اس کے تو گوشت کی نسبت خود قرآن کریم میں ارشاد ہے **فکلوا منها** اس میں سے خود کھاؤ۔ اب کہاں رہی صدقات کی وہ تفصیل جو اس آیہ کریمہ میں بالخصوص ارشاد ہوئی تھی کہ **انما الصدقات للفقراء الایہ** بھی نہ سمجھا کہ عوام تک قربانی کہتے ہیں نہ کہ صدقہ روہر کا تقرب اس میں روا۔ لہذا امام علامہ ذیل نے شرح کنز الدقائق میں فرمایا۔ **لانه قربۃ کالتصدق** ہاں ہم نے خاص مسئلہ قربانی میں اللہ عز و جل کی طرف رجوع کی تو اس کا ارشاد پایا **کلوا منها واطعموا الباس الفقیر** خود اس میں سے کھاؤ اور ضرورت مند فقیر کو کھاؤ۔ اطعام کے لفظ نے بتایا کہ تصدیق ہی لازم نہیں اباحت بھی کافی ہے جو محض ایک قربت ہے رسول اللہ (ﷺ) کی طرف رجوع کی تو حضور کا ارشاد پایا **فکلوا وادخروا و تجرو** خود کھاؤ اور اٹھا رکھو روایات کا کام کرو **راواہ ابو داؤد عن نبشۃ الیہذا الی رضی اللہ عنہ** مسجد و مدرسہ دینے اہل سنت میں دینا بھی ثواب کا کام مثل اطعام اور اس و اتجروا کے حکم میں داخل۔ ہاں اگر کوئی شخص اس کی جلد اپنے صرف میں لانے کی نیت سے روپوں پیسوں کو بیچے تو بے شک قیمت اس کے حق میں فضول ہوگی۔

لانه خرج من لتمول کما نصوا علیہ وفی حدیث المستدرک من باع جلد الضحیہ

وہ قیمت نہ مسجد میں دے نہ مدرسہ میں دے **فان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب** بلکہ فقراء پر تصدق کرے **کما ہو حکم المال الخبیث** اور اگر نہ اپنے لئے بلکہ مدرسہ یا کسی فقیر کو دینے کے لئے روپوں پیسوں کو بیچے خود یہ خواہ متوالی مسجد ہو وکیل بہر صورت جائز ہے اور وہ مدام مدرسہ مسجد میں صرف ہو سکتے ہیں کہ ممنوع تمول ہے نہ کہ تقرب

و قدمو عن التبن انه قربۃ کالتصدق و تمام تحقیقہ فی رسالتنا الصافیۃ حکم جلود الاضحیۃ .

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ
عبدالمصطفیٰ احمد رضا خاں
محمدی سنی حنفی قادری

استفتاء

علمائے دین متین و وارثان حضور سید المرسلین (ﷺ) کا مسائل ذیل میں کیا ارشاد ہے۔ بیو تو جروا۔

(۱) ماہ صفر کے آخری چہار شنبہ کی نسبت جو یہ مشہور ہے کہ سید عالم (ﷺ) نے اس میں غسل صحت فرمایا اسی بناء پر تمام ہندوستان کے مسلمان اس دن کو روز عید سمجھتے اور غسل اور اظہار فرح و سرور کرتے ہیں۔ شرع مطہرہ اس کی کوئی اصل ہے یا نہیں۔

(۲) قوال جس طریقے سے گایا کرتے ہیں اسی طریقے سے اگر وہ کوئی غزل وغیرہ حمد و نعت یا مدحت بزرگان دین گائیں اور کسی مزامیر کا استعمال نہ کریں تو اس کے سننے میں کسی قسم کی قباحت شرعی ہے یا نہیں بیوا تو جروا۔

المستغنی

بوالساکین ضیاء الدین متوطن پبلی بھیت۔

جواب سوال اول :

یہ محض بے اصل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جواب سوال دوم :

کوئی قباحت نہیں جبکہ قوال نہ مرد ہو نہ عورت نہ سننے والی عورات نہ اور کسی طرف منکر حالاً یا مالاً موجود متوقع۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالمذنب احمد رضا البریلوی

کتبہ

عفی عنہ محمدان المصطفیٰ النبی الامی (ﷺ)

مسئلہ ۳۴ :

از میرٹھ کبہ دروازہ کارخانہ دروندہ یاد الہی صاحب مرسلہ جناب مرزا غلام قادر بیگ صاحب ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۰۷ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ فی زمانہ کرتوں اور صدویوں میں چاندی کے بوتام مع زنجیر لگاتے ہیں جائز ہے یا نہیں۔ ایک صاحب کہتے ہیں کہ مولوی رشید احمد صاحب کے شاگرد فارغ التحصیل کہتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ (ﷺ) نے کرتے شریف میں قریب گریبان چاندی کا پتھر لگایا ہے۔ اس قیاس پر بوتام مع زنجیر لگانا جائز ہے بیوا تو جروا۔

جواب :

چاندی کے صرف بوتام تاکنے میں حرج نہیں کہ کتب فقہیہ میں سونے کی گھنڈیوں کی اجازت مصرع فی الدر المختار

عن التار خالية عن السير الكبير لابس باذرار الديباج و الذهب

اور گھنڈی اور بوتام ایک چیز ہے صرف صورت کا فرق ہے۔ اور جب جائز تو چاندی بدرجہ اولیٰ جائز مگر یہ چاندی کی زنجیریں کہ بوتاموں کے ساتھ لگائی جاتی ہیں سخت محل نظر ہیں کلمات ائمہ سے جب تک ان کے جواز کی دلیل واضح کہ آفتاب روشن کی طرح ظاہر و جلی نہ ملے حکم و جواز دنیا محض جرات کہ چاندی سونے کے استعمال میں اصل حرمت ہے۔ شیخ محقق مولانا عبدالحق دہلوی قدس سرہ اشعۃ اللدعات شرع مطہر نے حکم تحریر فرما کر ان کی ابا جت صلیہ کو نسخ کر دیا تو اب ان میں اصل حرمت ہو گئی کہ جب تک کسی خاص چیز کی رخصت شرع سے واضح و آشکار نہ ہو ہرگز اجازت نہ دی جائے بلکہ مطلق تحریم کے تحت داخل رہے گی۔ **ہذا وجہ و قول ثانیاً** ظاہر ہے کہ ان زنجیروں کے اس طرح لگانے سے تزیین مقصود ہوتا ہے بلکہ تزیین ہی مقصود ہوتا ہے اور ایسے ہی تزیین کو حلی کہتے ہیں اور علمائے تصریح فرماتے ہیں مرد کو سوا انگوٹھی پٹی اور تلواریں کے سامنے مثل پر تلے وغیرہ کے چاندی سے کسی طرح تزیین جائز نہیں۔ تنویر الابصار میں ہے۔ **لا يتجلى الرجل بذهب وفضة الابخاتم و منطقة و مليلة سيف منها غرر الافکار میں ہے۔**

لودود آثار و الرخصة منها في هذه الاشياء خاصته

رد المحتار میں ہے

وقل ولا يتحلى اى يتزين

اور جب یہ زنجیریں ان مستثنیات سے خارج ہیں تو لاجرم حکم نہیں میں داخل ہیں۔ **وقول ثانیاً** اس طرح پر لگانا اگرچہ زنجیر پہننا نہیں تو پہننے سے

مشابہ ہے اور محرمات میں شبہ مثل یقین ہے فی رد المحتار

التعلیق یشبه اللبس محرم ذالک لما علم ان لشبهة فی باب المحرمات ملحقہ بالیقین دملی

انصاف کیجئے تو یہ اس مسئلے کا گویہ صریح جزیہ ہے پھر علماً کی یہ تصریح ریشم کے بارے میں ہے جس کا صرف پس یعنی اوڑھنا اور جس امر میں ان کی مشابہت ہو ممنوع ہے باقی طرق استعمال

فی الشرح الملتقى للعلائی لا تکره الصلاة علی سجادة من الابر الشیم لان الحرام هو اللیس اما الانتفاع بسائر الجوه فلیس بحرام کما هو فی صلاة لجواهر و اقره الفهستانی وغیره اه نقلد العلامة تان محشیا الدرر و اقره .

پھر کیا گمان ہے اشیائی فضہ کے باب میں جن کا صور معدودہ کے سوا استعمال مطلقاً ناروا۔ رد المحتار میں ہے۔

الذی کله ففته یحرم استعماله بای وجه کان کما قد مناه ولو بالامس بالجسد والذا حرم ایقاد العود فی مجرة الفقة والساعة وقدرة التباک التی یوضع فیها الماء وان کان لا یمسها بیده ولا بقة لانه استعمال فیما صنعت له

نسخ اور یہ خیال کہ اگر یہاں چار انگل کے عرض تک چاندی کا کام ہوتا جائز ہوتا کہ تابع تھا اسی کی جگہ زنجیریں ہیں انہیں بھی تابع ٹھہرا کر مباح ماننا چاہیئے محض خیال محال ہے کام اور زنجیروں میں فرق بدیہی ہے۔ علماء صحیح فرماتے ہیں کہ مذہب صحیح میں مرد کو ریشمی کمر بند ناروا ہے کہ وہ پا جامہ کا تابع نہیں بلکہ مستقل جداگانہ چیز ہے در مختار میں ہے

تکره التکممة منه ای من الدیاج وهو الصحیح .

حاشیہ علامہ طحاوی میں ہے۔ **هو الصحیح لانها مستقلة** جب کمر بند یا آنکھ پا جامہ کی غرض ہے اس کے تمام نہیں ہوتی مستقل قرار پایا تو یہ زنجیریں جن کے کپڑے کو کچھ علاقہ نہیں نہ اس کی غرض ان پر موقوف کیونکر تابع ٹھہر سکتی ہیں اور اگر بالفرض کام کی جگہ لگایا جانا پتر کو بھی کام کے حکم میں کر دے تو لازم کہ چاندی کے کنگن توڑے۔ چنپا کلی جھومر وغیرہ زیور بھی جائز ہوں جبکہ وہ آستینوں گریبان ٹوپی وغیرہ میں کام کے قائم مقام ٹانگے جائیں بلکہ واجب کہ وہ زنجیریں اور یہ سب گہنے سونے کے بھی حلال ہوں کہ تابع قلیل ذہب و فضہ دونوں روارد الحقار میں ہے

یوید عدم الفرق ما من ابا حع الثوب المنسوخ من ذهب اربعة اصابع .

نسخ غرض کوئی وجہ ان زنجیروں کے جواز کی نظر نہیں آتی اور جب تک کلمات ائمہ سے اجازت نہ ثابت حکم ممانعت ہے لہذا بیاری وہ حدیث کہ حضور اقدس (ﷺ) نے قریب گریبان مبارک چاندی کا پتر لگایا فقیر کو کسی کتاب سے یا انہیں نہ عادات بلاد اس کی مساعدت کریں گے گریبانوں میں چاندی کے پتر لگائے جاتے ہوں۔ ہاں یہ بے شک حدیث میں آیا ہے کہ حضور پر نور سید یوم النشور (ﷺ) نے جب پہنا جس کے گریبان اور آستینوں اور چاکوں پر ریشم کی خیاطت تھی۔

کما فی حدیث اسماء بنت الصدیق رضی اللہ عنہما اخرجه الاثمه احمد فی المسند و

البخاری فی الادب المفرد و مسلم فی صحیحہ و ابوداؤد فی السنن .

سوا اس کے جواز میں کلام ہے خواہ ریشم کا کام ہو یا گوٹ سناں جبکہ بوٹی یا ٹکڑا چار انگل عرض سے زائد نہ ہو پتر کی حدیث کا پتہ دینا مذمہ مدعی ہے کہ دیکھا جائے کہ وہ کس مرتبے کی حدیث ہے اور اس کا مطلب کیا اور اس مدعی کو تمسک کہاں تک روا۔ سیدین علامتیں طحاوی و شامی حواش درو میں فرمایا ہیں۔

الوره عن الشارع (علیہ السلام) انه لیس الحبة المكفوفة بحریر لیس فیہ ذکر فضہ اولاذہب واللہ

سبحانه وتعالیٰ اعلم وعلمه جل مجده اتم واحکم .

نحمدہ نصلی علی رسولہ الکریم ؐ

حصہ سوئم

سوال نمبر ۱ :

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ قبر کی طرف نماز پڑھنا یا قبرستان میں قبروں کے برابر ہو جانے کے بعد مسجد بنانا یا کھیتی کرنا یا پھول وغیرہ کے درخت لگانا کیسا ہے۔ بیوا تو جروا؟

الجواب :

قبر پر نماز پڑھنا حرام ہے۔ قبر کی طرف نماز پڑھنا حرام اور مسلمان کی قبر پر قدم رکھنا حرام، قبروں پر مسجد بنانا یا زیارت وغیرہ کرنا حرام۔ ردالمحتار میں ہے **منکرہ اصلاۃ علیہ والیہ لور دو النہی** مسجد میں کوئی قبر آجائے تو اس کے چاروں طرف تھوڑی دیوار اگرچہ پاؤ گزر ہو قائم کر کے اس پر چھت بنا لیں کہ اب نماز یا پاؤں رکھنا قبر پر نہ ہوگا بلکہ اس چھت پر جس کے نیچے قبر ہے اور نماز قبر کی طرف نہ ہوگی اس کی دیوار کی طرف اور یہ جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۲ :

ہمارے دینی پیشوا مقتدا کیا فرماتے ہیں آب گرم کھٹلوں وغیرہ موڈی چیزوں کو مارنا احراق بالنار ہے یا نہیں؟

الجواب :

اگر اور طریقہ دفع آسان ہو تو بہتر و نہ گرم پانی ڈالنا مضائقہ نہیں رکھتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۳ :

ہمارے دینی پیشوا اور مذہبی مقتدا کیا حکم فرماتے ہیں کہ مدارس اسلامیہ میں کفار سے مدد چاہنا یا ان کی مدد کرنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب :

کار دینی میں کفار سے مدد چاہنا منع ہے۔ رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں **ان لا نستعین بمشرك** رہا بے طلب مسلمانان ان کا مدد کرنا اگر اس میں وہ اپنا احسان سمجھے اور بطور استعمال دے تو لینا جائز نہیں اور اگر نیاز متداند بطور خدمت پیش کرے تو احتراز اولیٰ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۴ :

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرح متین اس مسئلہ میں کہ ہندوستان کے اکثر شیروں میں مثل لکھنؤ پنڈ عظیم آباد اکثر لوگ بعد فراغت بول کلوخ سے استنجا نہیں کرتے بلکہ صرف پانی پر کفایت کرتے ہیں آیا ان کا پا جامہ یا تہبند نجس ہوتا ہے یا نہیں۔ بر تقدیر نجاست نماز صحیح ہوتی ہے یا نہیں اور ایسے شخص کی امامت میں کوئی خرابی لازم آتی ہے یا نہیں اور بعض آدمیوں کا بیان ہے کہ پانی لینے سے قطرہ رک جاتا ہے کہ صرف ان کا خیال ہی خیال ہے یا واقعی امر ہے؟

الجواب :

کلوخ و آب میں جمع افضل ہے۔ نفس سنت ہر ایک سے ادا ہو جاتی ہے۔ سب سے اولیٰ جماع ہے۔ پھر تہا کلوخ۔ صرف پانی پر قناعت سے کپڑا نجس نہیں ہوتا۔ نماز و امامت میں کوئی حرج نہیں۔ **والمسائل فی الحیلة ورد المختار وغیرہم** اپنی خصوصاً سردا اکثر امزج میں بوجہ تکلیف ضرور اسناد و قطرہ پر معین ہوتا ہے۔ حدیث میں خروج مذی پر غسل مذاکیر کے حکم کو علماء نے اسی حکمت پر محمول کیا ہے کما افادہ الامام الطحاوی فی شرح معانی الآثار اور محال برودت مثلاً نزول قطرہ کا اور مؤید ہوتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و فقہائے عظام اس مسئلہ میں کہ آج کل جو عام رواج ہو رہا ہے کہ عورتیں اپنے نامحرم کے سامنے ہونے میں کچھ پاک نہیں رکھتیں۔ حجاب نہیں کرتیں جیسے چچا زاد، خالہ زاد، ماموں زاد بھائی یا دیور وغیرہ بلکہ جو دور کا ذرا بھی رشتہ قرابت رکھتا ہے یا سر سے دوپٹہ کھسکا ہے یا دوپٹہ ایسا باریک ہے کہ سر کے بال اور لنگی ہوئی چوٹی تک چسکتی ہے یا کرتا ایسا باریک ہے کہ اندر کا جسم ظاہر ہوتا ہے اس کے گھر والے اور شوہر منع نہیں کرتے بلکہ اگر عورت نے شوہر کے کسی ادنیٰ قرابت دار سے بھی پردہ کیا تو اس پر شوہر وغیرہ کا سخت عتاب ہوتا ہے تو ایسی صورت میں ایسے مردوں کو امام بنانا کیسا اور ان کے شوہروں کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب:

عورت اگر کسی نامحرم کے سامنے اس طرح آئے کہ اسکے بال اور گلے اور گردن یا پیٹھ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر ہو یا لباس ایسا باریک ہو کہ ان چیزوں سے کوئی حصہ چمکے تو بالا جماع حرام اور ایسی وضع و لباس کی عادی عورتیں فاسقات ہیں اور ان کے شوہر اگر اس پر راضی ہوں یا حسب مقتدرت بندوبست نہ کریں تو دیوث ہیں اور ایسوں کو امام بنانا گناہ اور اگر تمام بدن پاؤں تک مونے کپڑے میں خوب چھپا ہوا ہے صرف منہ کی لنگی کھلی ہوئی ہے جس میں کوئی حصہ کان کا یا ٹھوڑی کے نیچے کا یا پیشانی کے بال کا ظاہر نہیں تو اب فتویٰ اس سے ممانعت پر ہے اور یہ امر شوہروں کی رضا سے ہو تو ان کی امامت سے بھی احتراز اہم واجبات شرعیہ سے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۶:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید معمر قریب ہفتاد سال مریض رعشہ کہ تہا سفر کے قابل نہیں کبھی اپنے زمانہ صحت و شباب میں اتنے مال کا مالک نہ ہوا کہ اس پر حج فرض ہوتا۔ اب کہ حالت یہ ہے اس نے مکان وغیرہ بیچا اور پانچ سو روپے اس کے پاس ہو گئے یہی اس کا کل سرمایہ ہے بوجہ ضعف وامراض دوسرے شہر میں جہاں اس کے اعزہ میں سکونت کرنا اور وہاں مکان خریدنا چاہتا ہے اس صورت میں اس پر خود حج کرنا یا روپیہ دے کر حج بدل کروانا واجب ہے یا نہیں مینوار و جروا۔

الجواب:

صورت مستفسرہ میں زید پر حج بدل اصلاً واجب نہیں۔ ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مذہب صحیح ظاہر الروایہ میں تو ایسی تندرستی جو اس سفر مبارک کے قابل ہر شرط و وجوب ہے کہ بغیر اس کے حج سرے سے واجب نہیں ہوتا اور صاحبین رضی اللہ عنہ کے مذہب صحیح میں اگرچہ شرط و وجوب ادا ہے کہ وہ نہ ہو تو خود جانا لازم نہیں۔ مگر اپنے عوض اپنے روپیہ سے اپنی حیات میں یا بعد موت حج کرانا واجب ہے مگر مال جملہ حاجات سے فاضل جانے آنے کے قابل باتفاق فقہائے کرام شرط و وجوب ہے کہ بے اس کے حج واجب ہی نہیں ہوتا اور مکان حاجات اصلیہ سے ہے اس کی خریداری یا بنانے کے بعد اس زمانہ میں کہ اب مصارف حج بہت قریب گزر رہے ہوتے۔ زمانہ سے تقریباً دو چند ہو گئے۔ اتنا بچنا کہ اس کے حج کے جانے رہنے کے بھی تمام مصارف ہوں اور زید کے لئے اس حالت میں کہ نہ مال اور نہ کسب پر قدرت کچھ ذریعہ معاش بچ بھی رہے۔ معقول نہیں لہذا باتفاق و علی الترتیل صاحب مذہب رضی اللہ عنہ کے مذہب صحیح و مرجع پر بلاشبہ حج کرنا بھی واجب نہیں۔ خود حج کو جانا تو بالا جماع اصلاً صورت و وجوب نہیں رکھتا۔ **لا یکلف**

لله نفساً الا وسعها تو میرا ابصار و درمختار میں ہے

الحج فرض علی مسلم مکلف صحیح البدن ای سالم عن الافات المانعة عن القيام بمالا بدمنه فی السهو فلا یجب علی مقعد و مفلوج شیخ کبیر لا یثبت علی اسحراحة بنفسه و اعمی و ان وجد قائد الا بانفسهم والا بالنیابة فی ظاہر المذهب عن الامام و هو روایة وجوب الاجحاج علیهم و ظاہر التحفة اختیار قولہم لو کذا الا سبیحابی و قواہ فی الفتح و حکو فی اللبات اختلاف التصحیح و شرحہ امن مشی علی الاول فی النہایة و قال فی البحر العمیق انه المذهب الصحیح و ان الثانی محمد قاضی خان فی شرح الجامع و اختارہ کثیر من المشائخ (۵) یصیر ذی زاد و راحلة فضلاً عمالاً بدمنه و منه المسکن و مرمتہ و کذالو کان عنده مالو اشتری به مسکنار خاد مالاً مسکنار خاد مالاً بدمنه و منه المسکن و مرمتہ و کذالو کان عنده مالو اشتری به مسکنار خاد

بیکھی بعدہ ما یکفی للحج لا یلزمہ خلاصہ وحرر فی النہر انہ یشرط بقاء راس مال لحرفة ان
 احتاجت لذلك والا لا اور اس المال یختلف باختلاف الناس بحرف المراد ما یمکنہ الا
 کستاب بہ قدر کفایہ و کفایہ عیالہ (ملتقطات واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۷:

یاد فرماتے ہیں علمائے خفائیں اہل سنت وجماعت کثر اللہ تعالیٰ نصرہم واعدادہم مسئلہ ذیل میں کہ زید بجد اللہ تعالیٰ کسی ضرورت دینی کا انکار بلکہ ایسے
 شخص کو بھی کافر و مرتد جاننا ہے یا وجوہ اس کے اس کا یہ عقیدہ ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اگرچہ افضل الناس بعد الانبیاء ہیں لیکن بحکم مامن عام
 الا وقد خص منہ البعض اس ناس سے حسین رضی اللہ عنہ مستثنیٰ ہیں کیونکہ حسین کریمین رضی اللہ عنہما بوجہ جزئیہ کریمہ ایک افضل جزئی حضرات عالیہ
 خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر رکھتے کلی سبطین کو دیا اور افضل البشر بعد الانبیاء ابوبکر الصدیق کو عام مخصوص منہ البعض ٹھہرایا اور انہیں امیر المؤمنین
 مولیٰ علی سے افضل کہا یہ سب باطل اور خلاف اہل سنت ہے اس عقیدہ سے تو یہ فرض ہے ورنہ وہ سنی نہیں اور اس کی دلیل محض مردود ذلیل اگر جزئیہ
 فضیلت مرتبہ عند اللہ ہو لازم کہ آج کل کے بھی دارے میر صاحب اگرچہ کیسے ہی فسق و فجور میں مبتلا ہوں اللہ عزوجل کے نزدیک امیر المؤمنین مولیٰ علی
 سے افضل واعلیٰ ہوں اور یہ نہ کہے مگر جاہل اجہل مجنوں یا ضال مضل مفتون **قال اللہ تعالیٰ عزوجل قل هل یستوی الذین**
یعلمون والذین لا یعلمون۔ تم فرما دو کیا برابر ہو جائیں گے عالم اور بے علم اور فرماتا ہے۔ **یرفع اللہ الذین امنوا متکم**
والذین اتوا العلم درجات اللہ بلند فرمائے گا تم میں سے مومنوں اور بالخصوص عالموں کے درجے تو عند اللہ فضل علم فضل نسب سے اشرف و
 اعظم ہے۔ یہ صاحب کہ عالم نہ ہوں اگرچہ صالح ہوں آج کل کے عالم سنی صحیح العقیدہ کے مرتبہ کو شرعاً نہیں پہنچتے نہ کہ ائمہ نہ کہ اصحاب نہ کہ مولیٰ علی نہ کہ
 صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما جمعین۔ تنویر الابصار و در مختار میں ہے۔

للشارب للعالم ان یتقدم علی الشیخ الجاہل ولو قرشیاء قال تعالیٰ والذین اتوا

العلم درجات فالرافع هو اللہ فمن یضعہ یضعہ اللہ فی جہنم

فتاویٰ خیر یہ امام خیر الدین ربلی میں ہے

کونہ قریشیا لا ینبیح لہ التقدّم علی ذی العلم مع جہلہ از کتب العلم طافحة بتقدم العالم علی
القرشی ولم یفرق سبحنہ و تعالیٰ بین القرشی الغیر العالم والدلیل علی ذلک تقدم الصہرین
علی الختین وان کان الختن اقرب نسباً منہم۔

ولہذا رسول اللہ (ﷺ) نے سرداری حضرات سبطین کریمین کو حفظ تعلیم کے لئے جوانان اہل جنت سے خاص فرمایا۔ **الحسن والحسین**
سید الشباب اہل الجنة کہ خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم کو شامل نہ ہوا اور متعدد صحیح حدیثوں میں اسی کے ثبوت میں فرمایا ابوصالح خیر منہما حسن
 حسین جوانان اہل جنت کے سردار ہیں اور ان کا باپ ان سے افضل ہے

رواہ ابن ماجہ والحاکم عن ابن عمر والطبرانی فی الکبیر عن قرۃ بن ایاس بسند وعن مالک بن
الحویرث والحاکم وصححہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہم

اور ارشاد ہوا

ابوبکر و عمر خیرا لعالمین والاخرین و خیر اہل السموات و خیر

اہل الارمنین الالبین والمرسلین.....

یو بکر و عمر سب اگلوں پچھلوں سے افضل ہیں۔ سوا حبیباً مرسلین کے علیہم الصلوٰۃ والسلام والہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۸:

کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت کہ زید نعوذ باللہ منہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا جانتا ہے سیدنا ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ فک کی تصدیق کرتا ہے نیز مجتہدین شیعہ حال کو تعظیم دیتا ہے اور ان سے مصافحہ کر کے چومتا ہے نیز عمرو سے اپنی شان میں یہ اشعار سن کر کچھ نہ کہا۔
انتہائے انبیاء اولیاء تم ہی تو ہو تم محمد علی تم فاطمہ تم نور عین

طور پر موسیٰ حرب میں مصطفیٰ تم ہی تو ہو چاند کے ٹکڑے کئے تھے واں نبی کے روپ میں تو زید کا فرو مرتد ہے یا نہیں۔ بینو اتو جروا۔

الجواب:

ضرور کا فرو مرتد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۹:

کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت کثر ہم اللہ مسئلہ میں کہ امام نے آیت **یا ایہا الذین امنوا اصلوا علیہ وسلمو تسلیما**۔ پڑھی۔ مقتدی کے منہ سے عادیہ صلی اللہ علیہ وسلم نکل گیا۔ نماز فاسد ہوئی یا نہیں اور **الہم صلی** منہ سے نکلا جانے سے درود شریف تمام کرنا فرض ہے یا نہیں۔ فاسد نفل کی قضا میں اور اس میں کیا فرق ہے۔ بینو اتو جروا؟

الجواب:

اس میں جواب امام مقصود نہیں ہوتا بلکہ اشتغال امر الہی للہذا فساد نماز نہیں۔ درود شریف ناقص چھوڑنا کسی عذر کے باعث تو اس کا اتمام لازم نہیں۔ وہ نوافل معدود ہیں جو شروع سے واجب ہو جاتے ہیں درمختار میں سات کہے۔ ہر نفل کا یہ حکم نہیں ہاں معاذ اللہ قصد ناقص چھوڑنا مرض قلب سے ہوگا یہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۱۰ تا ۱۵:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرح متین مسائل ذیل میں کہ ایک شخص کا انتقال ہوا۔ اس کے وارث دو لڑکے ایک لڑکی بنام غلام رسول غلام علی، فاطمہ تھے۔ بعد غلام رسول غائب ہو گئے۔ ان کے لئے علیحدہ ان کا حصہ ان کے والد کی ملک سے نہیں کیا گیا۔ پھر غلام علی صاحب کا انتقال ہو گیا۔ انہوں نے دو لڑکے ایک لڑکی ایک بی بی چھوڑی جن کے نام بنو میاں، غلام نبی، بی بی، اور عائشہ ہیں بچے نابالغ تھے ان کی والدہ عائشہ نے ان کی پرورش کی اور ملکیت نقد اپنے شوہر کا تھا کسی کو معلوم نہ ہونے دیا اور مکان زیور وغیرہ سب مع غلام رسول صاحب کے حصہ کے اپنے قبضہ میں رکھا جب بچے بڑے ہوئے تو پہلے بی بی بوکی شادی کرادی۔ شادی میں ان کو مکان، زیور وغیرہ دیا اور روانہ کیا۔ پھر دو لڑکوں کی شادی کرادیں اور بقیہ مکانات وغیرہ ان کے لئے رکھا بعض مکانات وغیرہ کی انہوں نے آپس میں تقسیم کر لی۔ ان کے انتقال کے بعد اس کی اولادوں نے آپس میں پوری تقسیم کر لی اور جو مکان زیور وغیرہ اپنے اپنے حصہ میں آیا وہ بعض نے فروخت بھی کر دیا تو اب دریافت طلب امور ہیں کہ:

نمبر ۱: غلام علی صاحب کی اولاد کی اولاد کو جو حصہ کہ ان کو ملا ہے۔ ان میں سے غلام رسول کے لئے امانت نکالنا چاہئے یا نہیں۔ غلام رسول صاحب کے لڑکوں کا پتہ چلا تھا پھر وہ غائب ہو گئے وہ ان کے وارث قرار دیئے جائیں گے یا نہیں اگر قرار دیئے جائیں گے تو کب اور کب تک اگر ان کے لئے امانت رکھا جائے گا حکم ہے تو جو حصہ مکان زیور وغیرہ کہ ان کو ملتا مکان زیور ہی اندازہ کر کے ان کے لئے الگ کر کے امانت رکھا جائے یا اس کے دام۔ اس کے واسطے کہ بعضوں نے مکان، زیور وغیرہ بیچ دیئے ہیں بعضوں کے پاس ہیں۔ غرض امانت رکھے جانے کا اگر حکم ہے تو کس طرح کب تک کس کے لئے رکھا جائے اور کون رکھے کتنا رکھے۔

نمبر ۲: عائشہ صاحبہ نے جو اپنی اولاد کی پرورش شادی وغیرہ میں خرچ کیا اور جو مکانات زیورات نقد وغیرہ وغیرہ ان کو شادی غیر شادی میں دیا۔ وہ ان کے ورثہ میں شمار ہوگا یا نہیں۔

نمبر ۳: میت کے کسی وارث کو حصہ نہیں دیا گیا۔ وہ اپنی مرضی خوشی دوسرے وارثوں کے ساتھ رہا تو اس کا حصہ ساقط ہو جائے گا یا باقی رہے گا۔ اس وارث کے انتقال کے بعد اس کے وارثوں کو اس کا حصہ طلب کرنے کا حق ہے یا نہیں۔

نمبر ۴: میت کے ایک وارث کو حصہ نہیں دیا گیا۔ دوسرے وارثوں نے لے لیا۔ پھر ان وارثوں کے وارثوں میں تقسیم ہو گیا تو کیا ان کے لئے جائز ہو گیا۔ وہ اس طرح خیال کر سکتے ہیں کہ ہم کو تو ہمارے مورثوں سے ملا ہے ہمارے لئے حلال ہے چاہے ان کے پاس کس طرح آیا ہو۔ صورت مذکورہ میں غلام علی صاحب کی اولاد کی اولاد کو جو ان کے پاس ہے استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں۔

نمبر ۵: کیا میت کا مال اسو کے وارثوں کے جائز ہو جاتا ہے۔

نمبر ۶: غلام علی صاحب کی اولاد کی اولاد۔ ہر ایک اپنے طور پر علیحدہ جتنی قیمت کا اس کے حصہ زیور، گھر وغیرہ ہے وہ قیمت امانت رکھے یا اپنے اوپر قرض سمجھے اور جو اپنے پاس گھر وغیرہ ہے استعمال کرے تو اس کے لئے جائز ہے۔

الجواب:

جبکہ غلام کا مفقود ہونا انتقال مورث کے بعد ہے تو اس کے تمام متروکہ میں اپنے حصہ شرعیہ کا مالک ہو لیا۔ بعد ملک اس کا غائب ہونا اس کی ملک ذایل نہیں کر سکتا اس کا حصہ مکان، زیور، گھر ہر شے سے محفوظ رہنا لازم ہے جو چیز باقی رہنے کی ہے جیسے مکان و زیور اس میں بعینہ اس کا حصہ محفوظ رہنا ضروری ہے بیخ کر دام کرنے کے اجازت نہیں اس میں سے جو کچھ عاشرہ یا اس کی اولاد یا جس نے تلف کر دیا۔ اس کا تاوان اس پر لازم ہے اگر عذاب آخرت سے نجات چاہیں اس کا معاوضہ پورا پورا اور جو کچھ مکان زیور وغیرہ باقی ہے اس کا حصہ سب غلام رسول کے لئے امانت رکھیں اس کے مفقود ہونے کے وقت اس کا مال اس کی طرف سے جس کے قبضہ میں تھا وہی اس کا امین ہو اور اگر اس نے کسی کو امین نہیں کیا تھا تو جماعت مسلمین شہر اہل دین و دیانت و خدا ترسی کسی دیانتدار ہوشیار دیانت دار کو اس کا امین کریں۔ یہاں امانت اس وقت رہے کہ غلام رسول کی پیدائش کو ستر سال کامل گزر جائیں اور اس کا پتہ نہ ملے اس وقت اس کی موت کا حکم دے دیا جائے اور اس وقت جو اس کے وارث شرعی ہوں ان پر تقسیم کیا جائے اس کے بیٹوں کی مفقود کی اس وقت لحاظ رکھا جائے گا۔

(۲) عاشرہ نے جو اپنی نابالغ اولاد کی پرورش و شادی میں خرچ کیا۔ وہ اولاد کے حصوں سے محسوب ہوگا جبکہ خرچ بقدر معروف ہو نہ اسراف اور عاشرہ اپنے شوہر کی طرف سے ان پر وصی ہو یعنی غلام علی انکی نگہداشت اسے سپرد کر دیا گیا ہو اور اگر وصی نہ تھی یا خرچ زائد کیا تو وہ خود عاشرہ کے حصہ پڑے گا۔ (۳) ترکہ کا حصہ نہ لینے سے ساقط نہیں ہوتا۔ اس کی اولاد دعویٰ کر سکتی ہے جبکہ جن کے قبضہ میں ہے انہیں اس کا متروکہ مورث ہونا تسلیم ہو۔ (۴) ترکہ میں جبکہ دوسرے کا حصہ یا اجنبی کا مال ہو تو وہ وارثوں کے لئے حلال نہیں ہو سکتا، یہ خیال کہ ہمیں تو مورث سے ملا ہے اس کے پاس کیسا ہی ہو ہمارے لئے حلال ہے، غلط و باطل ہے غلام رسول کا حصہ استعمال کرنا اولاد غلام علی پر حرام ہے۔

(۵) میت کا وہ ناجائز مال وارثوں کے لئے جائز ہو سکتا ہے جس کا حال کچھ معلوم نہ ہو نہ یہ معلوم کہ فلاں چیز حرام ہے اور یہ کہ اتنی مقدار حرام تھی، نہ یہ کہ اس کا اصل مالک فلاں ہے ورنہ وہ شے اصل مقدار مال اصل مالک یا اس کے ورثہ یا فقراء مسلمین کو دنیا فرض ہوتا ہے۔ (۶) کا جواب اوپر آ گیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۱۶:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ ہندہ بہت محتاج ہے اور ویران بظاہر کوئی حیلہ رزق نہیں رکھتی۔ اس کا بھائی زید مزدوری کر کے لاتا ہے اس میں دونوں گزر کر لیتے ہیں۔ ہندہ کے خسر نے بعد اپنی موت کے ایک مکان تقریباً ڈیڑھ سو گز وسعت کا چھوڑا جو اب ٹوٹ پھوٹ گیا ہے۔ اس کے دو وارث ہوئے ہندہ کا شوہر اور دوسرا ہندہ کا جیٹھ۔ ہندہ کے جیٹھ نے اپنا حصہ اپنے لڑکے کو دے دیا۔ اب ہندہ کے شوہر کے حصہ پر قبضہ کر کے بیچنا چاہتا ہے اور کہتا ہے کہ اس میں ہندہ کا کیا حق ہے۔ میں ہندہ کا کیا حق اس واسطے میرے بھائی کو غائب ہوئے تقریباً تیس برس ہو گئے غالباً مر گیا ہوگا کیونکہ پانچ چھ برس سے اس کی خبر نہیں اور قانون کہتا ہے کہ تین برس بعد دعویٰ مہر نہیں چل سکتا اور وکیل کہتا ہے کہ دعویٰ مہر کرو تم کو ملے گا اور وکیل یہ رائے دیتا ہے کہ تمہارا یہ دعویٰ چلے گا اس صورت میں کہ ہندہ کہے کہ میرے شوہر کے مرنے کی خبر تو نے آج دی ہے میں ابھی تک اپنے آپ کو بیوہ نہیں جانتی تھی۔ میں جانتی تھی کہ وہ زندہ ہے اگر تم کہتے ہو کہ وہ مر گیا تو آج سے تین برس بعد دعویٰ مہر نہیں چل سکتا اور وکیل کہتا ہے کہ ہندہ کے عزیزوں میں سے کسی کو مہر کی تعداد یاد نہیں اس نکاح کو کم و بیش چالیس برس ہو گئے ہوں گے۔ ہندہ کو خوب یاد ہے کہ میرا مہر دوسرو پے کا تھا اور میں سختی ہوں کہ میری والدہ اور پھوپھی کا مہر بھی دوسرو پے کا تھا اور اب میری بھتیجیوں اور میرے بھائیوں کا بھی دوسرو پے مہر ہے۔ اب ہندہ کے اقوال پر اس کا حق شرعی دلانے کے واسطے اہل محلہ کہہ سکتے ہیں کہ اس کا مہر دوسرو پے تھا ان کے لئے پکھری میں اس کا واقعی حق دلانے کے واسطے یہ کہہ دینا جائز ہوگا یا نہیں کہ ہاں دوسرو پے تھا ان لوگوں کی گواہی پر اگر اس کا حق انشاء اللہ ملے گا تو اس کا رہنا اور موت باسانی ہو جائے گی۔ کسی وقت ہندہ کے جیٹھ نے ہندہ کی خبر لی کہ وہ کس حالت میں ہے۔ بیوہ تو جرو۔

الجواب:

ہندہ جبکہ دوسرو پے مہر بیان کرتی ہے اور اس وقت کا گواہ کوئی نہیں اور ثابت ہو کہ یہ اس کا خاندانی مہر مثل ہے تو وہ ضرور دوسرو پے دلائی جائے گی۔ گواہوں کی گواہی یہ جائز نہ ہوگی کہ ہمارے سامنے دوسرو پے مہر باندھا تھا بلکہ یہ گواہی دیں کہ اس کا مہر مثل دوسرو پے ہے یہی گواہی اس کی ڈگری کے لئے کافی ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرح تین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق دے دی۔ پھر اس کی بد چلتی کے ہندہ طلاق کے بعد عمرو کے پاس رہی اور ہندہ کو عمرو سے حمل رہ گیا۔ عمرو نے ہندہ کے ساتھ بعد گزرنے ایام عدت نکاح اور بعد نکاح عمرو کو اس بات کا علم ہوا کہ ہندہ کو مجھ سے حمل ہے آیا یہ نکاح جائز ہے اور یہ کہ بعد طلاق نکاح کے واسطے عدت کا زمانہ کیا ہے۔ بیٹو تو جروا؟

الجواب:

طلاق کی عدت حیض والی کے لئے تین حیض ہیں کہ بعد طلاق شروع ہو کر ختم ہو جائیں اور جسے ابھی حیض نہ آیا یا حیض کی عمر سے گزر چکی اس کے لئے تین مہینے اور حمل والی کے لئے وضع حمل۔ یہ احکام قرآن عظیم میں مخصوص ہیں اور عمرو نے جو قبل عدت اس سے تعلق کیا اور حسب بیان سائل اس سے حمل رہ گیا تو کون سے ایام عدت تھے جو اسے گزارے۔ اس کی عدت تین حیض تھے اور حاملہ کو حیض آتا نہیں اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے اور ابھی وضع حمل ہوا نہیں۔ یہ نکاح فاسد ہوا۔ اس پر فرض ہے کہ عورت کو فوراً جدا کر دے اور انتظار کیا جائے اگر یہ بچہ طلاق شوہر سے دو برس کے اندر پیدا ہو تو شوہر کا بی بی ہے اور اب وہ عدت سے نکلی اب اس سے نکاح ہو سکتا ہے اور دو برس کے بعد پیدا ہو تو شوہر کا نہیں اور اب نکاح بہر حال جائز ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ یہاں شام پنج شنبہ کو ابر محیط تھا روایت نہ ہوئی مگر دوسرے دن چاند قدرے بڑا دیکھ کر بعض لوگوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید کل کا ہو۔ جنتری میں اگرچہ عید اتوار کی لکھی مگر ساتھ ہی روایت کو مشکوک لکھ دیا۔ ایسی صورت میں شرعاً عید دو شنبہ کی ہونی چاہیے یا اتوار کی اور اگر عید و قربانی اتوار کو کر لیں تو درست ہوگی یا نہیں؟ بیٹو تو جروا۔

الجواب:

شرح مطہر میں روایت کا اعتبار ہے کہ خود ہمیں دیکھا جائے یا دوسرے شہر پر شرعی شہادتیں گزریں۔ حدیث میں فرمایا **ان الله امدہ لرویتہ** خط یا تاریخ یا عقلی قیاسوں یا دوسرے شہر کی حکایتوں کا شرع میں اصلاً اعتبار نہیں مثلاً کچھ لوگ آئے اور بیان کیا کہ وہاں فلاں دن کی عید ہے یا وہاں روایت ہوئی اس پر اصلاً لحاظ نہیں جب تک گواہان عادل شرعی خود اپنا دیکھنا بیان نہ کریں۔ درمختار میں ہے **لا اشہد و ابر و یتہ غیر ہم لانہ حکایۃ** جنتریوں کا مشکوک لکھنا تو آپ ہی مشکوک و مبہل ہے اگر وہ یقینی لکھیں جب بھی شرع میں اس کا اعتبار نہیں۔ درمختار میں ہے **لا عبرۃ بقول الموقنین ولو عد دلا علی المذہب** چاند کے بڑے ہونے پر بھی لحاظ نا جائز ہے۔ حدیث میں فرمایا

من اقتراب الساعة انتفاج الاهلة رواه الطبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

دوسری حدیث میں ہے

من اقتراب الساعة ان یری الهلال قبل اذ فیقال هو الملتین رواه فی

الاوسط عن انس رضی اللہ عنہ

دونوں حدیثوں کا حاصل یہ ہے کہ قرب قیامت کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ ہلال پھول ہوا نکلے لوگ کہیں کل کا ہے۔ پس ایسی صورت میں اتوار کی عید قربانی بالکل باطل و خلاف شرع ہے۔ عید کوئی دنیوی تقرب نہیں حکم الہی ہے جب تک مطابق شرع نہ ہو محض بیکار بلکہ گناہ ہے۔ بالفرض اگر چاند پنج شنبہ کو ہی ہو گیا جب بھی دو شنبہ کی نماز و قربانی بلا شبہ صحیح ہے اور جمعہ کو ہوا تو ایک شنبہ کی نماز و قربانی محض باطل تو ایسے امر میں پڑنا شرع و عقل دونوں کے خلاف ہے مسلمان بھائیوں کو چاہیے کہ شرع کے کام شرع کے طور پر کریں۔ اپنے خیالات کو دخل نہ دیں۔ **وباللہ التوفیق**۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

نماز میں سرکارِ دو عالم (ﷺ) کی جناب میں خود عرض کرتا یا جواب حضور عرض کرنا مفید نماز ہے یا نہیں؟

الجواب:

قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا استجبوا للہ وللرسول اذا دعاکم ایک صحابی نماز پڑھ رہے تھے۔ حضور اقدس (ﷺ) نے انہیں ندا فرمائی۔ انہوں نے بعد فراغ نماز آ کر عرض کیا۔ فرمایا کیا تم نے نہ سنا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا اور یہی آیہ کریمہ تلاوت فرمائی۔ ذوالیدین کے قصہ میں ہے کہ حضور نے صحابہ سے اور صحابہ نے حضور سے باتیں کیں جب سہو تحقیق ہو گیا باقی ماندہ نماز مع اصحاب ادا فرمائی۔ وہ کلام

بطل نماز نہ ہوا تمام متون فقہ میں تصریح ہے کہ کسی کو سلام اگرچہ کہو اہو مفسد نماز ہے اور یہاں حکم ہے کہ وسط نماز میں عرض کریں۔

سوال نمبر ۴۰:

خاص صاحبین کے نزدیک جائز ہے امام کے نزدیک جس کا بانارشم ہوتا ناسوت ہو مجاہدین کو جائز ہے۔ غیر کو نہیں، ریشمی کپڑا یہ بھی ہوا کہ کپڑا نہیں ہوتا مگر بانے سے درمختار میں ہے۔

يُحِلُّ لَيْسَ مَاسِدَاهُ اِبْرَشِيمَ وَلَحْمَةُ غَيْرِهِ لَانَ الثَّوْبِ اِنَّمَا يَصِيرُ ثَوْبًا بِالْحِمْتِ وَهَلْ عَسَكَه فِي الْحَرْبِ
فَقَطُّ لَوْ ضَغِيْقًا يَحْصُلُ بِهِ اتِّقَاءُ الْعَدُوِّ وَاَمَّا حَالِصُهُ فَيَكْرَهُ فِيْهَا عِنْدَهُ خِلَافًا لِّهَمَّا مُلْتَقَى .

سوال نمبر ۴۱:

تعویذ نجار وغیرہ کے لئے اس شکل کا بنا کر بائیں ہاتھ میں باندھتے ہیں اور پہلے روز صبح سویرے ایک جوتا اس کھول کر مارتے ہیں اگر صحت ہوگئی۔
قیہا ورنہ دوسرے روز دو جوتے مارتے ہیں صحت ہوگئی تو خیر ورنہ تیسرے روز تین جوتے مارتے ہیں علیٰ ہذا القیاس اور اس میں ابلیس، فرعون، ہامان، قارون، نمرود کے نام جوتے ہیں شکل یہ ہے آیا یہ جائز ہے؟

الجواب:

یہ ناجائز و گناہ ہے کہ حروف کی توہین ہے عالمگیری میں ہے۔

اذا كتب اسم فرعون او كتب ابو جهل على عرض يكره ان يرموا اليه لان
تلك الحروف الحرمة كذا في السراجيه .

فتاویٰ امام قاضی خان میں ہے

حكي ان بعض الائمة راى شبانا يرمون الى الهدف وكتب على الهدف ابو جهل فنهاهم عن
ذلك ثم مربهم وفصلوا الحروف فنهاهم ايضا وقال مانهيتكم في الابتداء لاجل
الكلمه وانما نهيتكم لاجل الحروف .

سوال نمبر ۴۲:

کیا غیر مقلدین کے مسائل ایسے بھی ہیں جو مذاہب اربعہ اہل سنت میں سے کسی کے نزدیک جائز نہ ہوں؟

الجواب:

بہت مسائل ہیں جیسے ایک جلسہ میں تین طلاقیں سے ایک ہی طلاق پڑنا۔ وضو میں سر کی جگہ گڈڑی کا مسح کرنا ان کی کتاب تحفۃ المؤمنین میں جو
ان کا پیشوا نذیر حسین کے شاگرد نے بعد نظر ثانی کے مطبع نولکھور میں دوبارہ چھپوائی اس کے صفحہ ۷ پر صاف لکھا کہ پھوپھی کے ساتھ نکاح درست ہے۔
ان کے یہاں خون اور شراب اور سوری چربی ناپاک نہیں ہے جیسا کہ ان کی کتاب روضہ ندبہ صفحہ ۱۲ وغیرہ سے ثابت ہے۔

سوال نمبر ۴۳:

قیاس امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے خلاف و باطل کہنے والے کا کیا حکم ہے؟

الجواب:

فتاویٰ عالمگیری وغیرہ میں ہے جو شخص امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے قیاس کو حق نہ مانے کافر ہے۔

سوال نمبر ۴۴:

حضرت شیخین رضی اللہ عنہما کو جو گالی دینے والا ہے اس کے بارے میں اکابر علمائے اہل سنت کی کیا رائے ہے؟

الجواب:

جو شخص ابوکر صدیق یا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو برا کہے بہت ائمہ نے اسے کافر کہا ہے اور اس قدر پر تو اجماع ہے کہ ایسا شخص بدوین ہے۔ دیکھو تنویر الابصار و در مختار و فتاویٰ عالمگیری و فتاویٰ خلاصہ و فتح القدر و اشباہ بحر الرائق وغیرہ و عقود الدریہ وغیرہ۔

سوال نمبر ۲۵:

حنیفوں کی نماز شافع المذہب کے پیچھے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

نہیں جائز ہے اس لئے کہ غیر مقلدین اہل اہوا سے ہیں اور اہل اہوا کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔ فتح القدر شرع ہدایہ میں ہے کہ امام محمد، امام ابو حنیفہ و امام ابو یوسف رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ اہل اہوا کے پیچھے نماز ناجائز ہے اور ان کے مذہبی مسئلے اس قدر مخالف ہیں کہ ہمارے مذہب میں ان کی طہارت ٹھیک ہوتی ہے نہ نماز کہ وہ مردار اور سور کی چربی تک کو ناپاک نہیں جانتے اور کٹورہ بھر پانی میں چھ ماشے پیشاب پڑ جائے تو اسے پاک سمجھتے ہیں۔ ان کا مذہب ہے کہ جب تک اتنی نجاست نہ پڑے کہ پانی کا رنگ مزہ بدل جائے جب تک پانی پاک رہے گا۔ دیکھو غیر مقلدین کی کتاب فتح الغیث صفحہ ۵ اور طریقہ محمدیہ صفحہ ۶۷۔

سوال نمبر ۲۶:

غیر مقلدین کی بدعت لزوم تک پہنچی ہے یا نہیں؟

الجواب:

بہت وجہ سے پہنچتی ہے۔ تین وجہیں یہ ہیں کہ غیر مقلدین اجماع اور قیاس اور تقلید کے منکر ہیں جیسا کہ ان کتابوں سے ظاہر ہے اور ان کے پیشوا نواب صدیق حسن خان نے لکھا ہے کہ قیاس باطل اور اجماع بے اثر آمد اور ہمارے تصریح فرماتے ہیں کہ اجماع و قیاس اور تقلید ضروریات دین سے ہیں دیکھو کشف الاسرار امام عبدالعزیز بخاری مطبع قسطنطنیہ اور فصول الہدایع استنبول اور مواقف اور شرح موافق اور فوائج وغیرہ اور ضروریات دین کا منکر مسلمان نہیں ہے۔ دیکھو تنویر الابصار اور در مختار اور شرح فقہ اکبر اور اعلام امام ابن حجر اور بحر الرائق اور رد المحتار وغیرہ وغیرہ۔ چوتھے یہ کہ ان کے اسماعیل دہلوی نے ایضاح الحق میں اللہ تعالیٰ کو مکان و جہت سے پاک ماننے کے عقیدہ دینی کو بدعت حقیقی بتایا ہے اور یہ کلمہ کفر ہے۔ دیکھو فتویٰ قاضی خان و فتاویٰ عالمگیری وغیرہ۔ پانچوں ان کے امام مذکور نے تقویۃ الایمان میں امیہ علیہم السلام کی شان میں سخت گستاخی کے کلمے لکھے اور یہ کفر ہے دیکھو شفا کے شریف قاضی عیاض اور سیف المسلمون امام سبکی وغیرہ چھٹی اس تقویۃ الایمان میں ہمارے نبی (ﷺ) کی نسبت مرکز مٹی میں مل جانا لکھا ہے اور اماموں نے تصریح فرمائی ہے کہ یہ کفر ہے۔ دیکھو شرح مواہب علامہ زرقانی مطبع مصر، ساتویں یہ سارا فرقہ تقلید کہ شرک اور مسلمان مقلدین کو مشرک کہتا ہے اور یہ کلمہ کفر ہے دیکھو در مختار و رد وغیرہ مجمع الانہر و عالمگیری و شرح فقہ اکبر وغیرہ۔

سوال نمبر ۲۷:

بدعتی اور فاسق کی امامت مکروہ و ممنوع ہے یا نہیں؟

الجواب:

ہاں ممنوع و مکروہ ہے۔ دیکھو طحطاوی در مختار اور غنیۃ اور صغیری اور فتح المعین۔

سوال نمبر ۲۸:

امام بنانا دینی تعظیم ہے یا نہیں اور مبتدع کی دینی تعظیم حرام ہے یا نہیں؟

الجواب:

ہاں دیکھو رد المحتار اور فتح اور طحطاوی اور زیلعی وغیرہ اور مشکوٰۃ وغیرہ میں حدیث ہے کہ جو کسی بدعت والے کی تعظیم کرے۔ بے شک اس نے اسلام ڈھانے میں مدد دی۔

سوال نمبر ۲۹:

کیا مسجد میں سب مسلمانوں کا حق ہوتا ہے اور مسلمان کسے کہتے ہیں؟

الجواب:

مسلمان وہ ہے جو ہمارے نبی (ﷺ) کی امت ہو امت کے دو معنی ہیں امت دعوت جنہیں نبی (ﷺ) نے حق کی طرف بلایا یوں تو تمام عالم ہمارے نبی (ﷺ) کی امت ہے اور امت اجابت وہ جنہوں نے بلانا قبول کیا اور حق کو پورا نامانا جب امت مطلق بولتے ہیں یہی دوسرے معنی مراد ہوتے ہیں اسی معنی پر جو مسلمان ہے اس کے لئے مسجد میں حق ہے مگر مبتدع اسی معنی میں داخل نہیں دیکھو توضیح امام صدر الشریعہ اور تلویح تفتازانی۔

تقریر امام میں بحالت اختلاف قلت رائے کا اعتبار ہے یا کثرت کا؟

الجواب:

کثرت رائے کا اعتبار ہے یہاں تک کہ اگر جماعت کثیر جسے چاہے اس سے وہ افضل ہو جسے جماعت قلیل چاہے تو وہی مقرر ہوگا جیسے جماعت کثیر نے چاہا دیکھو عالمگیری وغیرہ۔

یاشیعہ کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

شیعہ میں جو صرف تفصیلی ہے کہ بہت صحابہ کو اچھا جانتا ہے۔ اہل سنت سے صرف اتنی مخالفت رکھتا ہے کہ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو حضرت شیخین سے افضل جانتا ہے اس کے پیچھے نماز بحکم فقہائے کرام محض باطل ہے۔ دیکھو ارکان اربعہ اور جو تیرائی ہے اس کے پیچھے نماز بحکم فقہائے کرام محض باطل ہے۔ دیکھو خلاصہ اور عالمگیری وغیرہ اور جو ضروریات دین سے کسی بات کا منکر ہے وہ کسی کے نزدیک مسلمان نہیں اس کے پیچھے نماز بالیقین سب کے نزدیک باطل ہوگی۔

کسی شخص کا دعویٰ استحقاق امامت کا بانی مسجد یا اولاد بانی مسجد کے ہوتے ہوئے قابل اعتبار ہے یا باطل ہے اور اولاد بانی کو حق امام و مؤذن وغیرہ کا حاصل ہے یا اوروں کو؟

الجواب:

اوروں کا دعویٰ بانی مسجد یا اس کی اولاد کے آگے خلاف فقہ ہے دیکھو عالمگیری وقاضی خان اور امام مؤذن قائم کرنے کا حق بانی مسجد کو ہے اور وہ نہ ہو تو اس کی اولاد کو۔ دیکھو حموی شرح اشباہ۔

کیا ارشاد ہے علمائے ربانین کثر اللہ تعالیٰ مثلاً ہم وفضلاً حقانین خذل اللہ اعدائهم کا اس مسئلہ میں کہ زید فرقہ دیوبندیہ کا مرتکب کفر ہونا تسلیم ہے لیکن کہتا ہے کہ اپنی زبان سے ان کو کافر نہ کہوں گا۔ دریافت کرنے پر کہتا ہے کہ فی الواقع دیوبندیوں نے کفر کا ہے لیکن اگر دیکھا جائے تو خود ہم پر کفر عائد ہوتا ہے کیونکہ کفر کی دو قسمیں ہیں کفر قوی کفر فعلی۔ کفر قوی یہ کہ کسی نے ایسی بات کہی جس میں ضروریات دین کا انکار ہو جیسے دیوبندی نے تو بین اللہ اور رسول (ﷺ) کی بکی اور کفر فعلی یہ کہ ایسا فعل کیا جو انکار ضروریات دین پر امامت ہو جیسے زنا باندھنا۔ بت کو سجدہ کرنا وغیرہ اب دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فلا وربک لا یؤمنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی

انفسہم حرجاً مما قضیت ویسلموا تسلیماً

تم کھا کر فرمایا جاتا ہے کہ ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتے جب تک اپنے اختلاف کو موافق احادیث و آیات نہ طے کریں پھر کوئی رجس یا کراہت کے انگریزی قوانین سے طے کروا تے ہیں ہم تو دیوبندیوں سے بدتر ہیں گویا نص قرآنی ہماری تکفیر فرما رہی ہے جب ہمارا خود یہ حال ہے تو دوسروں کو کیونکر کافر کہیں۔ ہم تو خود ہی کفر میں مبتلا ہیں۔ اتنی کلام۔ اب استحضار یہ ہے کہ زید کا کیا حکم ہے اور آیت کریمہ کی صحیح تفسیر کیا ہے۔ بینوا تو جروا۔

الجواب:

جو مدعی حق پر ہیں۔ وہ تکلیف نہیں کرتے بلکہ اپنا حق کہ بے زور حکومت نہیں مل سکتا نکلوانا چاہتے ہیں اور مدعا علیہ کہ حق پر ہے وہ تو مجبوری ہے کہ جواب دہی نہ کرے تو یکطرفہ ڈگری ہو جائے ان دونوں فریق پر اگر آیت کریمہ وارد ہو تو ہندوستان ہی نہیں بلکہ دنیا میں آج سے نہیں صد ہا سال سے مدعی مدعا علیہ وکیل گواہ سب کافر ہوں کہ عام سلطنتوں نے شرع مطہر سے جدا اپنے بہت سے قانون نکال لئے ہیں اور جو مدعی جھوٹا ہے وہ ناحق دوسرے کا مال مثلاً چھیننا چاہتا ہے جس پر اپنی چرب زبانی یا مقدمہ سازی یا جھوٹے گواہوں کے ذریعہ حکومت سے مدد لیتا ہے یہ باتیں گناہ ہیں مگر گناہ کو کفر کہنا خارجیوں کا مذہب ہے آیت اس کے بارے میں ہے جو حکم شریعت کو باطل جانے اور غیر شرعی حکم جب اس کے خلاف ہو تو نہ نفس امارہ کی ناگواری بلکہ واقعی دل سے اس حکم کو برا جانے یہ لوگ کافر ہیں۔ یہ نہ صرف مقدمات بلکہ عبادات میں بھی جاری ہے۔ رمضان خصوصاً گرمیوں کے روزے نماز خصوصاً جاڑوں میں صبح اور عشا کی نفس امارہ پر شاق ہوتی ہے۔ اس سے کافر نہیں ہوتا جبکہ دل احکام کو حق و نافع جانتا ہے ہاں اگر دل ہی سے نماز کو بیگانہ اور روزے کو مفت

کا قاتل جانے تو ضرور کافر ہے اگلی آیہ کریمہ اس معنی کو خوب واضح فرماتی ہے۔

قال الله تعالى 'ولو انا كتبنا عليهم ان يقتلو انفسكم او اخرجوا من دياركم مافعلوه الا قليلا منهم .

اگر ہم انہیں حکم دیتے ہیں کہ اپنے آپ کو قتل کر دیا اپنے گھروں سے نکل جاؤ تو اسے نہ کرتے مگر ان میں تھوڑے ظاہر ہے کہ یہ نہ کرنا ان احکام کے نفس پر شاق ہونے ہی کے سبب ہے تو یہ ثابت ہوا کہ حکم کا نفس پر شاق ہونا یہاں تک کہ اس کے سبب بجا آوری حکم سے باز رہنا کفر نہیں ورنہ معاذ اللہ یہ ٹھہرے گا کہ صحابہ کرام بھی کتنی ہی کے مسلمان تھے کہ فرماتا ہے۔

**ولكن الله حيب اليكم الايمان وزينه في قلوبكم وكره اليكم الكفرو والفسوق والعصيان
اولئك هم الراشدون فضلا من الله ونعمة والله عليم حكيم**

اے محبوب کے صحابو اللہ نے تمہیں ایمان پیارا کر دیا اور اسے تمہارے دلوں میں زینت دی اور کفر و بے حکمی و نافرمانی تمہیں ناگوار کر دی۔ یہی لوگ راہ پر ہیں۔ اللہ کا فضل اور اس کی نعمت اور اللہ جانتا ہے اور حکمت والا ہے۔ یہ دل کی محبت ہے کہ مدار ایمان اور کمال ایمان ہے اور وہ نفس کی ناگواری جس پر زیادہ ثواب اس عبادت کا ہے جو نفس امارہ پر زیادہ شق ہو۔ بہر حال یہ شخص خود اپنے کفر کا مقرر ہے۔ قطعاً کافر ہے فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

مسلم قال انا ملحد يكفر ولو قال ما علمت انه كفر لا يعذر بهذا . والله تعالى اعلم۔

سوال نمبر ۳۴:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرح متین اس مسئلہ میں کہ عورتوں کے واسطے زیارت قبور ہے یا نہیں؟

الجواب:

رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں **لعن زوارات القبور** اور فرماتے ہیں (ﷺ) **كنت نهيتكم عن زيارة القبور الا فرور** **دھا.....** علماء کو اختلاف ہوا کہ آیا اس میں اجازت بعد انہی میں عورات بھی داخل ہوئیں یا نہیں اصح یہ کہ داخل ہیں **كما في البحر الرائق** مگر جو انہیں ممنوع میں جیسے مساجد سے اگر تجدد حزن مقصود ہو تو مطلقاً حرام اقوال قبور اقربا پر خصوصاً بحال قرب عہد ممات تجدد حزن لازم نہا ہے اور مزارات اولیاء کرام پر حاضری میں احد سے الشناعتیں کا اندیشہ یا ترک ادب یا ادب میں افراط ناجائز تو سمیل الطلاق منع ہے ولہذا غیبتہ میں کراہت پر جزم فرمایا البتہ حاضری و خاک پوی آستان عرش نشان سرکار اعظم (ﷺ) اعظم الممدوبات بلکہ قریب واجبات ہے اس سے نہ روکیں گے اور تعدیل ادب سکھائیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۳۵:

علمائے کرام دام فیض ہم کا اس مسئلہ میں کیا ارشاد ہے کہ ایک عورت کا شوہر موجود ہے اس سے ایک لڑکا پیدا ہوا ہو۔ بعض بد چلنی وغیرہ کے خیال سے شوہر کہتا ہے کہ یہ لڑکا میرے نطفہ سے نہیں حرامی ہے یہ کہاں تک صحیح ہے۔ بیوقوفو جروا۔

الجواب:

بچہ کو جو زوجین میں پیدا ہوا سے ولد الحرام نہیں کہہ سکتے رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں **الولد للفراس وللعاہر الحجر** یہاں تک کہ اگر نکاح کے بعد چھ مہینے سے کم میں پیدا ہوا (حالانکہ اس سے کم مدت حمل نہیں ہو سکتی) تو یہ ظہرائیں گے کہ پہلے انہوں نے خفیہ نکاح کر لیا تھا یہ بچہ اس نکاح سے ہے جبکہ عورت نکاح سے چھ مہینے بعد ولادت کی دعویٰ کرتی ہو اگرچہ شوہر کم مدتی ہو یہاں تک کہ اگر اس پر گواہ دے گا نہ سنے جائیں گے۔ درمختار میں ہے

ولدت فاختلفا في البداة فقلت نکحتنی مند نصف حول و ادعی الاقل فالقول لها والولدانیہ

بشهادة الظاهر لها بالولادة من نكاح حملا لها على الصلاح

ردالمحتار میں ہے

النسب يحطاط لاثباته مهما امكن والمكان هنا بسبق التزوج بها سر المهر
يسير وجهرا باكثر سمعته ويقع ذلك كثيراً

یہاں تک کہ اگر شوہر دعویٰ کرے کہ یہ بچہ زنا کا ہے اور عورت بھی تصدیق کرے جب بھی نہ مانیں گے اور بچہ کو صحیح النسب جانیں گے کہ صحت نسب بچہ کا حق ہے ماں باپ کو اس کے ابطال کا حق نہیں۔ درمختار میں ہے

قذف زوجته او نفى نسب الولد منه وطالبته به لاعن فان ابى حبس فان لاعن لاعنت والا جست
حتى تلاعن او تصدقه فبندفع به اللہان ولا تحدد ولا ينقى النسب لا نه حق الولد
فلا يصدقان في خطاله . واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۳۶:

علمائے دین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ حرامی کفو ہوتا ہے یا نہیں اور اس کی امامت کیسی ہے۔ بینوا تو جروا۔

الجواب:

حرامی نکاح میں کفو نہیں اور اس کی امامت مکروہ ہے جبکہ وہ موجودین میں سب سے زیادہ نماز و طہارت کا علم نہ رکھتا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۳۷:

فقہائے کرام کا اس مسئلہ میں کیا حکم ہے کہ نکاح پڑھانے کے وقت چند عورتیں موجود ہوں اور وہ ایجاب و قبول سن لیں تو نکاح ہو جائے گا۔ بینوا تو جروا۔

الجواب:

نکاح کے لئے لازم ہے کہ ایجاب و قبول دو یا ایک مرد و عورتوں کے سامنے ہوا ہو جنہوں نے ایک جلسہ میں دونوں قول سنے اور اتنا سمجھے کہ یہ نکاح ہو رہا ہے اور اگر عورت مسلمان ہے تو ان گواہوں کا مسلمان ہونا بھی لازم بغیر اس کے اگر سو بار مرد و عورت باہم ایجاب و قبول کر لیں یا صرف ایک مرد کے سامنے یا دس بیس عورتوں کے سامنے جن کے ساتھ کوئی مرد نہ ہو یا ہزار مردوں کے سامنے مگر ایسی زبان میں جسے وہ نہ سمجھے اور اتنا نہ جانا کہ یہ نکاح ہو رہا ہے تو ہرگز نکاح نہ ہوگا اگرچہ اس کے بعد اپنا نکاح ہو جانا مشہور بھی کریں۔ درمختار میں

شرط حضور شاہدین حرین او حر و حر تین مکلفین سامعین وقولہما معا فاهمین انه
نکاح مسلمین لنکاح مسلمة واللہ تعالیٰ اعلم۔

اگر بغیر اس کے صحبت کی تو وہ صحبت حرام و گناہ شدید ہے اور جو اولاد ہو و ولد الحرام ہے مگر ولد الزنا نہیں اس شخص کی اولاد قرار پائے گی۔ درمختار ہے

یحب مهر المثل فی نکاح فاسد وهو الذی فقد شرائط من شرائط الصحة كشهود بالوطی
ردالمحتار میں ہے

وحکم الدخول فی النکاح الموقوف کالدخول فی الفاسد فیسقط الحدیث ویشبث
النسب یجب الاقل من المسمى ومن مهر المثل . واللہ تعالیٰ اعلم .

کیا حکم دیتے ہیں حاکمان محکمہ شریعت کہ حمل کی حالت میں اپنی عورت سے جماع جائز ہے یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

الجواب:

حمل میں صحبت جائز ہے۔ واللہ اعلم۔

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و فقہائے عظام اس مسئلہ میں کہ مرد و عورت میاں بی بی کہلاتے ہیں اور اس کی عام شہرت ہے لیکن ان کا نکاح ہوتا کسی کو معلوم نہیں تو محض شہرت کی بناء پر ان کو زوج و زوجہ تصور کیا جائے یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

الجواب:

لوگوں میں عام اشتہار سے بھی لوگوں کے نزدیک نکاح ثابت ہو جاتا ہے۔ یہاں تک ان کے زوج و زوجہ ہونے پر گواہی دینی جائز ہے مگر عند اللہ اگر واقعی نکاح بطور شرع نہ کیا تو وہ زوج نہیں۔ **والمسالة ظاهرة وفي الكتب دائرة كالهدياء والدرو شرو حهما۔** واللہ تعالیٰ اعلم۔

تائبان رسول (ﷺ) اس بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ مرد و عورت نابالغ اور بالغ کے نکاح میں ان کے اذن کی ضروریات ہے اگر ہے تو گواہوں کی موجودگی بھی شرط ہے یا نہیں۔ بینوا تو جروا۔

الجواب:

نابالغ اور نابالغہ کے اولیاء اور بالغ اور بالغہ کے خوہ اپنے اذن کی حاجت ہے اور دو گواہوں کے سامنے ہونا مطلقاً لازم۔ اگر نابالغ یا نابالغہ کے غیر ولی نے بلا اذن ولی یا بالغ یا بالغہ کے ولی ہی نے ان کے اذن کے نکاح بحضور شہود پڑھا دیا۔ اول میں ولی اور دوم میں خود اس بالغ یا بالغہ کی اجازت پر موقوف رہے گا۔ اگر جائز رکھیں جائز ہو جائے گا رد کریں باطل ہو جائے گا۔ **کما هو لحکم عقد الفضولی۔** زن و شوہر کے علاوہ دوسرا ایک

عورتوں کا ہونا ضروری ہے اگر چہ ان کی موجودگی میں ایک یا دونوں مرد ہی ہوں جن جوان کی طرف سے ایجاب و قبول کر رہے ہوں۔ **لانه محض** **سفسیر کما نصوا علیہ۔** واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان اقوال کے باب میں اول ایک رسالہ میں لکھا ہے کہ شب معراج میں حضرت محمد (ﷺ) کو حضرات پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے عرش معلیٰ پر اپنے اوپر سوار کر کے پہنچایا یا کاندھا دے کر اوپر جانے کی معاونت کی یعنی یہ کام اوپر جانے کا براق اور جبرائیل علیہ السلام اور رسول کریم (ﷺ) سے انجام کو نہ پہنچا۔ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ مہم سرانجام کو پہنچائی؟

دوسری: یہ کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو پیران پیر ہوتے؟

تیسری: یہ کہ ذنبیل ارواح کی حضرت عزرائیل علیہ السلام سے حضرت پیران پیر نے چھین لی تھی۔

چوتھی: یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت غوث اعظم کی روح کو دودھ پلایا ہے؟

پانچویں: اکثر عوام کے عقیدہ میں یہ بات جمی ہوئی ہے کہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی زیادہ مرتبہ رکھتے ہیں اس اقوال کا کیا حال ہے۔ مفصل بیان فرما کر اجر عظیم اور ثواب کریم پائے اور رفع نزاع بین الفرقین فرمائیں؟

الجواب:

اللهم لك الحمد فقیر غفر اللہ تعالیٰ لکلمات چند مجمل و سودمند گزارش کرے کہ اگرچہ فریقین میں کسی کو پسند نہ آئیں مگر بھونہ تعالیٰ حق و

انصاف ان سے متجاوز نہیں۔ **والحق ان یبع واللہ الہادی الی صراط مستقیم** یہ قول کہ اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو حضور غوث پاک

رضی اللہ عنہ نبی ہوتے اگرچہ اپنے مفہوم شرطی پر صحیح و جائز اطلاق ہے کہ بے شک مرتبہ علیہ رفیعہ حضور پر نور رضی اللہ عنہ ظل مرتبہ نبوت ہے خود حضور معلیٰ

رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو قدم میرے جدا کریم (ﷺ) نے اٹھایا میں نے وہی قدم رکھا سو اقدام نبوت کے کہ ان میں غیر نبی کا حصہ نہیں۔

از نبی برداشت گام از تو نہاد قدم غیر اقدام النبوة سد مضایا الخیام

اور جواز اطلاق یوں کہ خود حدیث میں امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے لئے **رواہ لو کان بعدی نبی فکان عمر بن**

الخطاب میرے بعد نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ **رواہ احمد والترمذی والحاک عن عقیقہ بن عامر والطبرانی عن**

عصمة بن مالک رضی اللہ عنہما دوسری حدیث میں حضرت ابراہیم صاحبزادہ حضور اقدس سید المرسلین صدیق و خیر ہوتے ہوئے۔ **رواہ ابن عساکر عن جابر بن عبد اللہ وعن عبد اللہ بن عباس وعن ابی اوفی والنہادی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم**۔ علماء نے امام ابو محمد جو یہی قدس سرہ کی نسبت کہا ہے کہ اگر اب کوئی نبی ہو سکتا تو وہ ہوتے امام ابن حجر کی اپنے اپنے فتاویٰ حدیث میں فرماتے ہیں۔

قال فی شرح المہذب نقلاً عن الشیخ الامام المسجع علی جلالہ و صلامہ و امامتہ ابی محمد الجوینی الذی قیل فی ترجمہ لوجازان یبعث اللہ فی ہذہ الامتہ نبیاً لکان ابا محمد الجوینی۔

مگر ہر حدیث حق ہے ہر حق حدیث نہیں۔ حدیث ماننے اور حضور اکرم سید عالم (ﷺ) کی طرف نسبت کرنے کے لئے ثبوت چاہتے ہیں۔ بے ثبوت نسبت جائز نہیں اور قول مذکور ثابت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ حضرت ام المؤمنین محبوبہ سید المرسلین (ﷺ) کا روح اقدس سیدنا نقیث الاعظم رضی اللہ عنہ کو دودھ پلانا۔ بعض مداحین حضور اسے واقعہ خواب بیان کرتے ہیں۔ **کما رایت فی بعض کتبہم التصریح بذالک**۔ اس تقدیر تو اصلاً وجہ استعجاب نہیں اور اب اس پر جو کچھ ایزاد کیا گیا۔ سب بے جا و بے محل ہے اور اگر بیداری ہی میں مانا جاتا ہوتا ہم بلاشبہ عقلاً ممکن اور شرعاً جائز اور اس میں کوئی استحالہ درکنار استعجاب بھی نہیں **ان اللہ علی کل شیء قدیر** نہ ظاہر میں حضرت ام المؤمنین کے پاس شیر نہ ہوتا کچھ اس کے منافی کہ امور خارجہ العادۃ اسباب ظاہریہ پر موقوف نہیں نہ روح عامہ متکلمین کے نزدیک مجردات سے ہے اور فی نفسہا مادہ نہ کسی تاہم مادہ سے اس کا تعلق بدیہی نہ جسم۔ جسم شہادت میں مختصر جسم مثالی بھی کوئی چیز ہے کہ ہزاروں احادیث برزخ وغیرہ اس پر گواہ کی فنا کا شک نہیں کہ روح سفارق کی طرف نصوص متواترہ میں نزول و صعود وضع و تحکم وغیرہ اعراض جسم و جسمانیات قطعاً منسوب اور وہ نسبتیں اہل حق کے نزدیک ظاہر پر محمول مالیت شعری جب ارواح شہداء کامیوہای جنت کھانا ثابت **الترمذی عن کعب بن مالک قال قال رسول اللہ (ﷺ) ان زواج الشهداء فی طیر خضر تعلق من الثمر الجنة** دوسری روایت میں ارواح عام مؤمنین کے لئے یہی ارشاد

الامام احمد عن الامام الشافعی عن الامام مالک عن الزہری عن عبدالرحمن بن کعب بن مالک عن ابیہ رضی اللہ عنہ عن النبی (ﷺ) نسمة المومن طائر یعلق فی شجر الجنة حتی یرجعہ اللہ عن النبی (ﷺ) نسمة المومن طائر یعلق فی شجر الجنة حتی یرجعہ اللہ الی جسدہ یوم یبعثہ

تو دودھ پینے میں کیا استحالہ ہے حال روح بعد فراق و پیش از تعلق میں فارق کیا ہے۔ آخر حضرت ابراہیم علی ابیہ و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے صحیح حدیث میں ہے کہ جنت میں دودھ یا ان کی مدت رضاعت پوری کرتی ہیں۔ **احمد و مسلم عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی (ﷺ) ان ابراہیم ابیہ و انہ مات فی الثدی وان لی ظرین یکملان رضاعہ فی الجنة**۔ بایں ہمہ یہ باتیں منافی استحالہ نہ ثبت و وقوع قول بالوقوع تا وقتیکہ نقل ثابت نہ ہو جواف و بے اصل ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔ زمیمل ارواح چھین لینا خرافات مخترعہ جہاں سے ہے سیدنا عزرائیل علیہ السلام رسل ملائکہ سے ہیں اور رسل ملائکہ اولیائے بشر سے بالا جماع افضل مسلمان کو ایسے باطل و اہیہ سے احتراز لازم واللہ البہادی۔

تنبیہ :

سبائی انکار یہ طرز ادا ہے ورنہ ممکن کہ سیدنا عزرائیل علیہ السلام نے کچھ روچیں بار الہی قبض فرمائی ہوں اور حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی دعا سے باذن الہی پھر اپنے اجسام میں پلٹ آئی ہوں کہ احیای مردہ حضور پر نور و دیگر محبوبان خدا سے ایسا ثابت ہے جس کے انکار کی گنجائش نہیں یونہی ممکن کہ حضرت ملک الموت نے بنظر صحائف و اثبات قبض بعض ارواح شروع کیا اور علم الہی میں قضائے ابرام نہ پایا تھا نہ برکت دعاء محبوب رضی اللہ عنہ قبض سے باز رکھے گئے ہوں۔ **امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرابی قدس سرہ الربانی کتاب مستطاب لواقیع**

الانوار میں حالات حضرت سیدنا محمد شریفی قدس سرہ میں لکھتے ہیں۔

لما ضعف ولده احمد و اشرف على الموت و حضرت عزرائيل لقبض و روحه قال له
الشيخ ارجع الى ربك فراجعہ فان الامر نسخ فرجع عزرائيل وشفی احمد من
تلك الضعفة و عاش بعدها ثلثين علماء

یعنی جب ان کے صاحبزادے احمد ناتوان ہو کر قریب مرگ ہوئے اور حضرت عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کی روح قبض کرنے آئے۔ حضرت شیخ نے ان سے گزارش کی کہ اپنے رب کی طرف واپس جائیے۔ اس سے پوچھ لیجئے کہ حکم موت منسوخ ہو چکا ہے۔ عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام پلٹ گئے۔ صاحبزادہ نے شفا پائی اس کے بعد تیس سال زندہ رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یونہی جس کا یہ عقیدہ ہو کہ حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ حضرت جناب افضل اولیاء الحمد میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے افضل یا ان کے ہمسری ہیں۔ مگر اہل بد مذہب ہے بحان اللہ اہل سنت کا اجماع ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ امام الاولیاء مرجع العرفاء امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے بھی اکرام و افضل و اتم اکمل ہیں جو اس کا خلاف کرے اسے بدعتی شیعہ رافضی مانتے ہیں نہ کہ حضور غوثیت مآب رضی اللہ عنہ کو تفصیل دینی معاذ اللہ انکار آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ و خرق اجماع امت مرحومہ ہے۔ **ولا حول ولا قوة الا بالله العظیم**۔ یہ مسکین اپنے زعم میں سمجھا کہ میں نے حق محبت حضور پر نور سلطان غوثیت رضی اللہ عنہ کا ادا کیا کہ حضور کو ملک مقرب پر غالب یا افضل الصحابہ سے افضل بتایا حالانکہ ان بے ہودہ کلمات سے پہلے بیزار ہونے والے حضور سیدنا غوث الاعظم ہیں۔ رضی اللہ عنہ واللہ التوفیق۔

برہاشب معراج میں روح پر فتوح حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا حاضر ہو کر پائے اقدس حضور سید عالم (ﷺ) کے نیچے گردن رکھنا اور وقت رکوب براق یا صعود عرش بننا شرعاً و عقلاً اس میں بھی کوئی استحالہ نہیں۔ سدرۃ المنتہی اگر منتہائے عروج ہے تو باعتبار اجسام بہ نظر ارواح عروج روحانی ہزاروں کا ہر اولیاء کا منکر بلکہ مافوق العرش تک ثابت و واقع جس کا انکار نہ کرے گا مگر علوم اولیاء کا منکر بلکہ ہا وضو سونے والے کے لئے حدیث میں وارد کہ اس کی روح عرش تک بلند کی جاتی ہے۔ ایسا ہی سجدہ میں سو جانے والے کے حق میں آیا نہ اس قصہ میں معاذ اللہ کوئی بولے تفصیل یا ہمسری حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے لئے نکلے ہے نہ اس کی عبارت یا اشارت سے کوئی ذہن سلیم اس طرف جاسکتا ہے کیا عجب سواری براق سے بھی یہی معنی تراشے جائیں کہ یہ اوپر جانے کا کام حضرت جبرائیل علیہ السلام اور رسول کریم علیہ السلام سے انجام کو نہ پہنچا براق نے یہ ہم سر انجام کو پہنچائی تو در پردہ اس میں فراق کی تفصیل دینا لازم آتا ہے کہ حضور اقدس (ﷺ) بہ نفس نہ پہنچ سکے اور براق پہنچ گیا اسکے ذریعہ سے حضور کی رسائی ہوئی نعوذ باللہ تعالیٰ منہ یا خدا خدمت کے افعال جو بنظر تعظیم و اجلال سلاطین بجالائے جاتے ہیں کیا ان کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ بادشاہ ان امور میں عاجز اور ہمارا محتاج ہے علاوہ بریں کسی بلندی پر جانے کے لئے زینہ بننے سے یہ کیونکر مفہوم کہ زینہ بننے والا خود بے زینہ وصول پر قادر نہ ہو ان ہی کو دیکھئے کہ زینہ صعود ہے اور خود اصلاً صعود پر قادر نہیں فرض کیجئے اگر ہنگام بت شکنی حضرت امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کی عرض قبول فرمائی جاتی اور حضور پر نور افضل صلوات اللہ تعالیٰ و اکمل تسلیما علیہ علی آلہ ان دوش مبارک پر دم رکھ کر بت گراتے تو کیا اس کا یہ مفاد ہوتا کہ حضور اقدس (ﷺ) تو معاذ اللہ اس کام میں عاجز اور حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ قادر تھے۔ غرض ایسے معنی محال نہ ہرگز عبارت قصہ سے مستفاد نہ اس کے قائلین بے چاروں کو مرادو اللہ الہادی الی سبیل الرشاد یہ بیان تو ابطال استحالہ و اثبات صحت بمعنی امکان کے متعلق تھا۔ اس بیان روایت کی نسبت بقیہ کلام وہ فقیر غفر اللہ تعالیٰ الہ کے مجلد دوم العطا یا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ کتاب مسائل شتی میں مذکور کہ یہ سوال پہلے بھی کیا اور اس کا جواب قدرے مفصل دیا گیا تھا۔ خلاصہ مقصد اس کا بعض زیادت جدیدہ نفسیہ یہ کہ اس کی اصل کلمات بعض مشائخ میں مسطور اور اس میں عقلی و شرعی کوئی استحالہ نہیں بلکہ احادیث و اقوال اولیاء و علماء میں متعدد ہندگان خدا کے لئے ایسا حضور روحانی وارو مسلم اپنی صحیح اور ابوداؤد طیالسی مسند میں جابر بن عبد اللہ انصاری اور عبد بن حمید سند انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے راوی حضور سید عالم (ﷺ) فرماتے ہیں۔

دخلت الجنة وسمعت خشفة فقلت ما هذا قالوا هذا بلال ثم دخلت الجنة وسمعت

خشيعه فقلت ما هذا قالوا هذا الغميصاء بنت ملحان

میں جنت میں داخل ہوا تو ایک کھنکھل سنی میں نے پوچھا۔ یہ کیا ہے۔ ملائکہ نے عرض کیا یہ بلال ہیں۔ پھر تشریف لے گیا کھنکھل سنی پوچھا کہا غمیریاں

ملحان یعنی ام سلیم مادر انس رضی اللہ عنہا ان کا انتقال خلافت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ میں ہوا۔ **کما ذکرہ الحافظ فی التقریب**۔
 امام احمد وابو یعلیٰ بسند صحیح حضرت عبداللہ بن عباس اور طبرانی کبیر اور ابن عدی کامل میں بسند حسن ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہم سے راوی حضور اقدس
 (ﷺ) فرماتے ہیں

دخلت الجنة ليلة اسرى بي فسمعت في جانبها وجساً فقلت يا جبرائيل ماهذا

قال هذا بلال الموزن

میں شب معراج جنت میں تشریف لے گیا اور اس کے گوشہ میں ایک نرم آواز سنی پوچھا۔ اے جبرائیل یہ کیا ہے عرض کی یہ بلال موزن ہیں رضی اللہ عنہ
 امام احمد و مسلم و نسائی انس رضی اللہ عنہ سے راوی۔ حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ فرماتے ہیں۔

دخلت الجنة فسمعت خشفة بين يدي فقلت ماهذا الخشفة فقيل الغميصا بنت ملحان

میں بہشت رونق افروز ہوا اپنے آگے گھٹا سنا۔ پوچھا یہ کیا ہے عرض کی گئی **غميصا بنت ملحان**۔ امام احمد و نسائی ما وکم باسانید صحیح امام المومنین
 صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی حضور سید المرسلین (ﷺ) فرماتے ہیں۔

دخلت الجنة فسمعت فيها تראה فقلت من هذا قالوا احارثة بن النعمان كذا لكم البر كذا لكم

البر میں بہشت میں جلوہ فرما ہوا وہاں قرآن پڑھنے کی آواز آئی۔ پوچھا یہ کون ہے فرشتوں نے عرض کی حارثہ بن النعمان نیکی ایسی ہی ہوتی ہے۔ یہ
 حارثہ رضی اللہ عنہ راہی جنان ہوئے۔ **قالہ ابن سعد فی الطبقات ذکرہ الحافظ فی الاصابة ابن سعد طبقات میں ابو بکر عدوی**
 سے مرسل راوی حضور سید العالمین (ﷺ) فرماتے ہیں **دخلت الجنة فسمعت نعمة من نعيم** میں جنت میں تشریف فرما ہوا تو
 نعيم کی کھکاسنی۔ یہ نعيم بن عبداللہ وردی معرف بہ نعام (کہ اسی حدیث کی وجہ سے ان کا یہ عرف قرار پایا۔ خلافت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
 میں جنگ اجنادین میں شہید ہوئے۔

کما ذکرہ موسیٰ بن عقبہ فی المغازی عن الزهري وكذا قاله ابن اسحاق

ومصعب الزبيري واخرون كما فی الاصابة

سبحان اللہ جب احادیث صحیحہ سے احیائے عالم شہادت کا حضور ثابت تو عالم ارواح سے بعض ارواح قدسیہ کا حضور کیا۔ دور امام ابو بکر ابن ابی الدنیا ابو
 الخارق سے مرسل راوی حضور پر نور (ﷺ) فرماتے ہیں۔

مررت ليلة اسرى برجل مغيب في نور العرش قلت من هذا ملك قيل لا قلت نبی قيل

لا قلت من هو قال هذا رجل كان في الدنيا لسانه رطب من ذكر الله تعالى وقبلة

معلق بالمساجد ولم يسلب لوالديه

تقد یعنی شب اسرا میرا گزرا ایک مرد پر ہوا کہ عرش کے نور میں غائب تھا میں نے فرمایا یہ کون ہے کوئی فرشتہ ہے عرض کی گئی نہ میں نے فرمایا نبی ہے عرض
 کی گئی نہ۔ میں نے فرمایا یہ کون ہے عرض کرنے والے نے عرض کی۔ یہ ایک مرد ہے کہ دنیا میں اس کی زبان یاد الہی سے تر تھی اور دل مسجدوں سے لگا ہوا
 اور (اس نے کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر) کبھی اپنے ماں باپ کو برا نہ کہلوا یا) **ثم اقول وبالله التوفيق** کیوں راہ دور سے مقصد قرب کا

شنان دیتے فیاض قادریت جوش پر ہے۔ بحر حدیث سے خاص گوہر مراد حاصل کیجئے۔ حدیث مرفوع مروی کتب شہودہ ائمہ محدثین سے ثابت کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ مع اپنے تمام مریدین واصحاب و غلامان بارگاہ آسمان قباب کے شب اسرا اپنے مہربانی (ﷺ) کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضور اقدس کے ہر کاب بیت بیت المعور میں گئے۔ وہاں حضور پر نور کے پیچھے نماز پڑھی۔ حضور کے ساتھ باہر تشریف لائے۔

والحمد لله رب العالمین اب ناظر غیر وسیع انظر حجباً نہ پوچھے گا کہ یہ کیونکہ ہاں ہم سے سنے۔ واللہ الموفق ابن جریر وابن ابی حاتم ویزار و ابی یعلیٰ وابن مردودہ و یحییٰ وابن عساکر ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث طویل معراج میں راوی حضور اقدس (ﷺ) فرماتے ہیں

ثم صعدت الى السماء السابعة فاذا انا يا ابراهيم الخليل مسنده ظهرة الى البيت المعمور (فذكر الحديث ان قال) واذا بامتي شطرين شطر عليهم ثياب بيض كانها القراطيس و شطر عليهم ثياب ومدخلت البيت المعمور ودخل معي الذين عليهم الثياب وحجب الاخرون الذين عليهم الثياب (مدوهم على خير فصليت انا ومن المؤمنين في البيت).

پھر میں ساتویں آسمان پر تشریف لے گیا ناگاہ وہاں ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے بیت المعمور سے پیٹھ لگائے تشریف فرما ہیں اور نگاہ اپنی امت دوم قسم پر پائی۔ ایک قسم کے سپید کپڑے ہیں۔ کاغذ کی طرح اور دوسری قسم خاکستری لباس میں بیت المعمور کے اندر تشریف لے گیا اور میرے وہ سپید پوش بھی گئے۔ میلے کپڑے والے رو کے گئے مگر وہ بھی ہیں۔ خیر و خوبی پر پھر میں نے اور میرے ساتھ کے مسلمان نے بیت المعمور میں نماز پڑھی۔ پھر میں اور میرے ساتھ والے باہر آئے۔ ظاہر ہے کہ جب ساری امت مرحومہ بفضلہ عزوجل شرف باریاب سے مشرف ہوئی یہاں تک کہ میلے لباس والے بھی تو حضور غوث الوریٰ اور حضور کے مشنجان باصفا توبلا شیدان اجلے پوشاک والوں میں ہیں جنہوں نے حضور رحمت عالم (ﷺ) کے ساتھ بیت المعمور میں جانا نماز پڑھی۔ والحمد للہ رب العلمین اب کہاں گئے وہ جاہلانہ استعجاؤ کہ آج کل کے کم علم مفتیوں کے سدراہ ہوئے اور جب یہاں تک بھگدھ اللہ ثابت تو معاملہ۔ قدم میں کیا وجہ انکار ہے کہ نقول مشائخ کو خواہی رو کیا جائے۔ ہاں سند محدثانہ نہیں پھر نہ ہوا کی جگہ اسی قدر بس ہے سند کی حاجت نہیں

كما بيناه في رسالتنا هدى الحيران في لفی الفی عن سمس الاكوان امام جلال الدین سیوطی منال الصفا فی تحری

تخریج احادیث اشفاء میں مرثیہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بابی انت وامی یا رسول اللہ الخ کی نسبت فرماتے ہیں

لم اجده في شي من كتب الاثر لكن صاحب اقتباس الانوار و ابن الحاج في مدخله ذكره في ضمن حديث طويل كفي بذلك سند المثل فانه ليس يتعلق

بالاحکام اور یہ تو کس سے کہا جائے کہ حضرات مشائخ کرام قدست اسرار ہم کے علوم اسی طریقہ سند ظاہری حدیث فلامن فلاں میں منحصر نہیں وہاں ہزار باب وسیعہ و اسباب رفیعہ ہیں کہ اس طریقہ ظاہرہ کی وسعت ان میں کسی کے ہزارویں حصہ تک نہیں تو صرف اپنے طریقہ سے نپانے کو ان کو تکذیب کی جہت جاننا کیسی نا انصافی ہے انسان کی سعادت کبریٰ ان مدارج عالیہ و معارج غالبہ تک وصول ہے ورنہ تصدیق اور اس کی بھی توفیق نہ ملے تو کیا درجہ تسلیم نہ کر معاذ اللہ انکار و تکذیب کہ سخت مہلکہ ہائیکہ ہے۔ والعیاذ باللہ رب العلمین بالجملہ روایت مذکورہ تسلیم نہ عقلاً اور نہ شرعاً مجبور اور کلمات مشائخ میں مسطور و ماثور اور کتب حدیث میں ذکر معدوم نہ کہ مذکور نہ روایات مشائخ اس طریقہ سند ظاہری میں محصور اور قدرت قادر وسیع و موفور اور قدرت قادری کی بلندی مشہور پھر رد و انکار کیا۔ مقتضائے ادب و شعور والحمد للہ العزیز الغفور واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۶۶ :

کیا امامت میں شرعاً وراثت جاری ہے کہ امام مرجع ہو اس کے بعد اسی کی اولاد یا خاندان سے امام ہونا ضروری ہے غیر شخص امام ہو تو ان کے حق میں دست اندازی ہو۔

الجواب :

امامت میں وراثت جاری نہیں ورنہ سہام فرائض پر تقسیم ہوا اور بحکم آیہ کریمہ **يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِهِ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حِطِّ**

الانشیین۔ دو ہر حصہ بیٹوں کو ملے اور اکبر انبیوں کو اور بحکم آئیہ کریمہ **ولہن الثمن مما ترکتم ان کان لکم ولد**۔ آنھویں دن کی امامت بی بی کو ملے بلکہ پیٹ کے بچے بھی امامت کا حصہ پائیں کہ شرعاً وارث تو وہ بھی ہیں۔ عورت و اطفال کا اصلاً اہل امامت نہ ہونا ہی دلیل واضح ہے کہ امامت میں وراثت خاندانی اسی شے میں جاری ہو سکتی ہے جو ہر وارث کو پہنچ سکے بلکہ سب معاً پہنچتا لازم اور امامت میں تعدد محال تو کس بنا پر کہا جاسکتا ہے کہ امام کے بعد اس کے وارثوں ہی میں امامت ضرور ہے۔ یہ صریح جہلِ مبین ہے۔

رد المحتار میں ہے۔

واعتقاد ہم ان خیز الادب لابنہ لا یفیدلما فیہ من تغیر حکم الشرح واعطاء الوظائف من تدریس و امامة وغیرہا الی غیرہا مستحقہا وکذلک اعتقاد ہم ان الارشاد اذا فوض فی مرض موتہ لمن اداد صح لان مختار الارشد رشد فہو باطل لان الرشد صفة قائمة بالرشد لا تحصل بمجرد اختیار غیرلہ کمالا یصیر الجاہل عالماً بمجرہ اختیار الغیرلہ فطفیة التدریس وکل هذه امور ناشئة عن الجہل واتباع العادة المخالفة لصریح الحق مجرد تحکم العقل المختل ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم ملخصاً واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۴۷ :

امامت اصل علمائے حق دین کا ہے یا جاہلوں کا؟

الجواب :

امامت اصل حق حضور پر نور سید المرسلین (ﷺ) کا ہے کہ نبی اپنی امت کا امام ہوتا ہے۔ **قال اللہ تعالیٰ انی جاعلک للناس اماماً**..... اور حضور اقدس (ﷺ) تو نبی الایمیا و امام اممہ ہیں۔ (ﷺ) اور ہر عاقل جانتا ہے کہ جہاں اصل تشریف فرمانہ ہو وہاں اس کا نائب ہی قائم ہوگا۔ نہ کہ غیر اور تمام مسلمان آگاہ ہیں کہ علمائے دین ہی نائبان حضور سید العالمین (ﷺ) ہیں نہ کہ جہاں تو امامت خاص حق علماء ہے جس میں جہاں کو ان سے منازعت کا اصلاً حق نہیں ولہذا علمائے کرام نے تصریح فرمائی کہ الحق بالامامة اہم قول ہے۔ تنویر الابصار و درمختار و غیرہا میں ہے **الاحق بالامامة تقدیماً بل نصاب مجمع الانہر الاعلم باحکام الصلوة واللہ تعالیٰ اعلم**۔

سوال نمبر ۴۸ :

اگر امت کے لئے شرعاً الحق والیق علماء ہیں تو جو لوگ عالم دین صالح متین جامع جملہ شرائط امام کے ہوتے ہوئے جاہلوں کو امام بنائیں یا بنانا چاہیں یا اس میں کوشش کریں ان پر شرعاً الزام ہے یا نہیں۔ بینوہ تو جروا؟

الجواب :

بے شک جو عالم دین کے مقابلے میں جاہلوں کو امام بنانے کی کوشش کرے۔ وہ شریعت مطہرہ کا مخالف اور اللہ و رسول اور مسلمانوں کا خائن ہے۔ حاکم و عقیلی و طہرانی و ابن عدی و خطیب بغدادی نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی حضور پر نور (ﷺ) نے فرمایا۔

من استعمل رجلاً من عصابة وفيهم من هو رضى الله منه فقد خان الله ورسوله المومنین

جو کسی جماعت سے ایک شخص کو کام پر مقرر کرے اور ان میں وہ موجود ہو جو اللہ عز و جل کو اس سے زیادہ پسند ہے بے شک اس نے اللہ و رسول اور مسلمانوں کی خیانت کی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۴۹ :

اگر یہ لوگ اپنے اوپر عالم دین کی ترجیح و دفع کرنے کو حدیث و مسئلہ تجوز الصلوة خلف کل برقا جری پیش کریں تو ان کا یہ استدلال صحیح ہے یا باطن۔ بینوہ تو جروا؟

زید نہائے خلافت میں سلاطین خود امامت کرتے۔ حضور عالم ماکان و مایکون (ﷺ) کو معلوم تھا کہ ان میں فساق و فجار بھی ہوں گے کہ **ستکون علیکم امراء یؤخرون الصلوة عز و قہا** اور معلوم تھا ان سے اختلاف آتش فتنہ کو مشتعل کرنے والا ہوگا اور دفع فتنہ دفع اقتدائے فاسق ہے اور اہم و اعظم تھا **قال اللہ تعالیٰ والفتنة اکبر من القتل** لہذا اور واہ فتنہ بند کرنے کے لئے ارشاد ہوا کہ **صلو اخلف کلہ** **برو فاجر** اسی معنی پر ہے جو اوپر گزرے کہ نماز فاسق کے پیچھے بھی ہو جاتی ہے اگرچہ غیر معطن کے پیچھے مکروہ تنزیہی اور معطن کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے مگر ان مدعیوں کے لئے اسی حدیث و مسئلہ فقہ میں کوئی حجت و سند نہیں نفس جواز و صحت سے مساوات کیونکہ نفی کے منافی ترجیح ہو اللہ عز و جل فرماتا ہے **اما نجعل المتقین کالفجار** فقہائے برابر تصریح فرماتے ہیں کہ امامت کا حق اہل علم قوم ہے اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ پھر جواز بھی غیر نماز جمعہ عیدین و کسوف میں ہے ان نمازوں کی شرط تو وہ جنگ ہے کہ بے امامت عامہ بمعنی مذکور کسی صالح متقی کے پیچھے بھی نہیں ہو سکتیں۔ **کم** **اتقدم بیانہ** پھر عجب تناقض ہے کہ اپنا استحقاق جتانے کے لئے تو امامت خاص اپنے خاندان میں محصور کر دیں کہ خاندان کے باہر کسی عالم دین کی ترجیح دفع کرنے کوکل برو فاجر کے عموم کا دامن تھا۔ میں اور اسی امامت کو ہر نیک و بد کا مساوی حق قرار دیں جب ہر صالح و طالح اس میں یکساں ہے تو تمہارے خاندان کی خصوصیت کہاں ہے اور جب ہر فاسق و بدکار کے پیچھے روا جاتا ہے ہو تو عالم دین صالح ائمہ متقی سے کیوں الجھتے ہو معلوم ہوا کہ اپنے ہوائے نفس کے پیرو ہو۔ باقی بس۔ اللہ تعالیٰ اتباع شرع و اطاعت علمائے دین کی توفیق بخشے آمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۵۰:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مکان موقوف مدرسہ کے بغرض نفوع مدرسہ کرایہ پر یا کاشت کے واسطے دینا یا اس کو فروخت کر کے کسی دوسری جگہ مکان مدرسہ بنانا دیگر مصارف مدرسہ میں اس کی قیمت لانا درست ہے یا نہیں۔ بینوا تو جروا۔

مکان موقوف بلا ضرورت شدیدہ شرعیہ بیع کر بدلتا حرام اس کی آمدنی دوسرے مصارف مدرسہ میں صرف کرنا مطلقاً حرام بے ضرورت شدیدہ شرعیہ اسے کرایہ یا کاشت پر دینا حرام۔ ہاں بحالت مجبوری اس کا کوئی جز کرانے پر بتاریف ضرورت دے سکتے ہیں۔ **والمسائل فی الدر والفتح وغیرہما . واللہ تعالیٰ اعلم .**

سوال نمبر ۵۱:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہبہ باوصیت علی الورث مرض الموت میں درست ہے یا نہیں؟

بے اجازت دیگر ورثاء نافذ نہیں تو میر میں ہے۔

اس میں ہے **ہبۃ کو ہبۃ اسی میں ہے صحت لا لوارثہ الا باجازۃ ورثۃ وهو کبار . واللہ تعالیٰ اعلم**

سوال نمبر ۵۲:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ نابالغوں کے لئے حد بلوغ کیا ہے۔ مرد ہوں یا عورت؟

لڑکا بارہ اور لڑکی نو برس سے کم عمر تک ہرگز بالغ و بالغ نہ ہوں گے اور لڑکا لڑکی دونوں پندرہ سال کامل کی عمر پر ضرور شرعاً بالغ و بالغ ہیں اگرچہ آثار بلوغ کچھ ظاہر نہ ہوں ان عمروں کے آثار پائے جائیں، یعنی لڑکے خواہ لڑکی کو سوتے جاگے میں انزال ہو یا لڑکی کو حیض آئے یا جماع سے لڑکا حاملہ کر دے یا لڑکی کو حمل رہ جائے تو یقیناً بالغ و بالغ سمجھے جائیں گے اور تمام احکام بلوغ کے نفاذ پائیں گے۔ اور اگر ظاہر حال ان کا کذب ہو تو نہ مانا جائے گا اور نابالغ تصور کئے جائیں گے آثار مذکورہ کے سوا بغل یا پنڈلی یا پیڑ پر بالوں کا جنسا لڑکے کی داڑھی موٹھ ٹکٹا یا لڑکی کی پستان میں ابھار پیدا ہونا کچھ معتبر نہیں۔

سوال نمبر ۵۳:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ پانی بارش کا جو خاص شہر میں برستا ہے اور نالی وغیرہ دھو کر باہر چلا جاتا ہے۔ پاک ہے یا نہیں۔ اس پانی کو جاری کہیں گے یا نہیں بینوا تو جروا؟

جس وقت بارش ہو رہی ہے اور پانی بہہ رہا ہے ضرور ماء جاری ہے اور ہرگز ناپاک نہیں ہو سکتا جب تک نجاست کی کوئی ہفت مثلاً رنگت اس میں ظاہر نہ ہو۔ صرف نجاست کا موجب نہیں۔ **فان الماء الجاری يطهر بعضه بعضا** رہا اس سے وضو اگر کسی نجاست مرئیہ کے اس میں ایسے بہتے جارہے ہیں کہ جو حصہ پانی کا اس سے لیا جائے۔ ایک آدھ ذرہ اس میں بھی آجائے گا جب تو یقیناً حرام و ناجائز وضو نہ ہوگا اور بدن ناپاک ہو جائے گا کہ حکم طہارت بوجہ جریان منقطع ہوا اور نجاست کا ذرہ موجود اب پانی نجس ہو گیا اور اگر ایسا نہیں جب بھی بلا ضرورت اس سے احتراز چاہیے کہ نالیوں کا پانی غالباً جزائی نجاست سے خالی نہیں ہوتا اور عام طبائع میں اس کا استفادہ یعنی گھن کرنا اسے ناپسند رکھنا ہے اور ایسے امور سے شرعاً احتراز مطلوب۔

حادیث میں ہے۔ **ایاک وما یسوالا ذن ایاک وما یعتذر منه بشر واولا تنفروا** اور اگر بارش ہو چکی اور پانی ٹھہر گیا اور اب اس میں بعض اجزائے نجاست ظاہر ہیں یا نالی کے پیٹ میں نجاست کی رنگت یا بوتھی اور بارش اتنی نہ ہوئی کہ اسے بالکل صاف کر دیتی۔ انقطاع کے بعد وہ رنگت یا بو هنوز باقی ہے تو اب یہ پانی ناپاک ہے اور اگر نالی صاف تھی یا مینہ نے بالکل صاف کر دی اور پانی میں بھی کوئی جز نجاست محسوس نہیں ہوتی تو پاک ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

اسوال نمبر ۵۴:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کو چند غریب مسلمانوں نے آپس میں چندہ کر کے ایک مسجد خدام بنوائی اور بوجہ لاعلمی مٹی میں کچھ حصہ گوبر ملا کر دیواروں میں پلاستر کر دیا اور بعد وقفیت اس پلاستر پر بابو کا پلاستر بھی کر دیا مگر اب بھی بعض لوگ اس میں نماز کو منع کرتے ہیں۔ اس صورت میں آیا نماز اس میں جائز ہے یا نہیں۔ بینوا تو جروا؟

اس مسجد میں نماز جائز ہونا تو یقینی ہے جس میں اصل محل شہہ نہیں۔ دیواروں پر جو مٹی لگائی گئی اس میں گوبر کے خلط سے نہ وہ مسجد مسجدیت سے خارج ہو گئی نہ اس کی زمین کہ محل نماز ہے ناپاک وہ ناقابل نماز ہو گئی صرف قرب نجاست سے ایک نوع کی کراہت تھی کہ اوپر کے پاک پلاستر سے وہ بھی جاتی رہی۔ اس میں نماز سے منع کرنا مسجد شرعی کی تعطیل و تجزیہ ہے کہ ہرگز جائز نہیں۔ **قال تعالیٰ ومن الظلم ممن منع مسجد اللہ ان یصلحوا** **بذلک کر فیہا اسمہ وسعی فی خرابہا**۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ نجاستات سے مسجد کی تطہیر و تعطیف اہم واجبات شرعیہ سے ہے دیوار اگرچہ حقیقتاً جز مسجد نہیں اوصاف ہیں مگر کالج ضرور ہیں۔ جیسے حیوان کے لئے اس کے ہاتھ پاؤں اور تطہیر و تعطیف تو فحائی مسجد کی بھی واجب ہے نہ کہ دیوار ہائے مسجد اور اس کا طریقہ یہ نہ تھا جو برتا گیا کہ اوپر سے پاک پلاستر کر دیا بلکہ لازم ہے کہ ان تمام اجزائی نجاست کو یکسر چھیل کر صاف کر دیں اس کے بعد پھر کھنگل پلاستر چکاری جو چاہیں کریں واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل واتم احکم۔